
بسم الله الرحمن الرحيم
إنه من سليمان وإنه

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اردو ادب پر نقوش کربلاء

حسینیؑ دائرۃ المعارف کی روشنی میں

از قلم

حجت الاسلام والمسلمین مولانا میرزا محمد جواد شبیر

ناشر

الجواد ٹرسٹ لندن، برطانیہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تعارف کتاب

نام کتاب: اردو ادب پر نقوش کربلاء

اقتباسات: از حسینیؑ دائرۃ المعارف، مؤلفہ آیت اللہ محمد صادق الکرباسی

از قلم: حجت السلام والمسلمین مولانا میرزا محمد جواد شبیر

پیشکش: حسینیؑ سنٹر آف ریسرچ لندن، برطانیہ

طبع: دوم

تاریخ اشاعت ۲۰۱۴ء

طباعت: سلمان بک سنٹر، عبادت خانہ حسینی، دار الشفاء

ہدیہ: ۴۰۰ ہندوستانی روپیہ، برطانیہ ۱۰ پاونڈ، امریکہ ۱۶ ڈالر

ناشر: الجواد ٹرسٹ لندن، برطانیہ

0044 786 229 6910	فون:
shaikh.jawad.inc@gmail.com	ایمیل:
www.al-jawad.org	سایٹ:

ملنے کا پتہ

Mirza Murtuza Ali & Mirza Zaki Hasan
22-1-100/101, Flat NO 301, 3rd floor, Ornate Homes
Noor Khan Bazar, Hyder: 500024, AP, India
Mr Mirza Murtuza Ali & Mr Mirza Zaki Hasan
0091- 8978678261 & 0091-9885391987

SALMAAN BOOK CENTRE
Opp Ibadath Khana Husaini
Darulshifa, Hyderabad 500024, AP, India

Our Bank Details & Contact

HSBC	
Account Name:	**Al-jawad**
Sort Code:	**40-07-27**
Account No:	**61614347**
IBAN:	**GB88MIDL40072761614347**
BIC:	**MIDLGB22**
Bank Address:	**91 High Road, NW10 2TA, London, UK**

Name of Author	**Mirza Mohammed Jawad**
Email:	**mmjawad2000000@yahoo.com**
Web:	**www.al-jawad.org**
Phone:	**0044 786 229 6910**
Facebook	**http://www.facebook.com/mjawadshabbir**

15 Shelley Court, Wembley, London, UK, HA0 3BA
Contact person in Hyderabad, India:

حسینؑ چراغ ہدایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْحُسَیْنَ

مِصْبَاحُ هُدًی

وَ سَفِیْنَةُ نَجَاةٍ

وَ اِمَامُ خَیْرٍ وَ یُمْنٍ وَ عِزٍّ وَ فَخْرٍ

وَ بَحْرُ عِلْمٍ وَ ذُخْرٍ

بیشک حسینؑ ہدایت کا چراغ، نجات کی کشتی اور وہ امام ہیں کہ جو صاحب خیر و برکت، صاحب عزت و فخر اور دریائے علم و سرمایہ ہیں (عیون اخبار الرضاؑ جلد ۱ ص ۶۲)۔

صلب حسینؑ سے بارہ امامؑ

سنہ ۷ ھ میں ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیۂ **وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ** (زخرف ۲۸) کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

جَعَلَ الاِمَامَةَ فِيْ عَقِبِ الْحُسَيْنِ

يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ تِسْعَةٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ

مِنْهُمْ مَهْدِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے امامت کو صلب امام حسین علیہ السلام میں قرار دیا ہے، نسل حسینؑ سے ۹ ائمہ متولد ہونگے، اورانہیں ائمہ سے امام مہدیؑ بھی متولد ہونگے۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۵۳)

حسینؑ غدیر خم میں

سنہ ۱۰ ہجری میں رسولؐ اسلام نے آخری حج کی تیاری کی جس میں آنحضرتؐ کی تمام ازواج، امام علیؑ، حضرت زہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہم السلام بھی موجود تھے، حج کے بعد غدیر خم کے میدان میں ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے اعلان کے ساتھ ساتھ رسولؐ اسلام نے ولایت ائمہ کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

يَا مَعَاشِرَ النَّاسِ فَاتَّقُوا اللهَ وَ بَايَعُوْا عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ، وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الائِمَّةَ كَلِمَةً طَيِّبَةً بَاقِيَةً، يُهْلِكُ اللهُ مَنْ غَدَرَ وَ يَرْحَمُ مَنْ وَفٰى

اے لوگو تقوائے الٰہی اختیار کرو اور علیؑ کی بیعت کرو کہ وہ امیر المومنینؑ ہے، اور حسنؑ و حسینؑ اور ائمہؑ کی بیعت کرو جو ایک ایسا پاک سلسلہ ہے جو باقی رہنے والا ہے، جو ان سے غداری کرے اللہ اسے تباہ کرے گا اور جو ان سے وفا کرے اللہ ان پر احسان کرے گا(خطبۃ الغدیر: ۹)، اس روز رسولؐ اسلام نے تمام اصحاب سے ان الفاظ میں اقرار لیا:

اَطَعْنَا اللهَ بِذٰلِكَ وَ اِيَّاكَ وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْائِمَّةَ الَّذِيْنَ ذَكَرْتَ عَهْدًا وَ مِيْثَاقًا مَاخُوْذًا لِاَمِيْرِ الْمُومِنِيْنَ مِنْ قُلُوْبِنَا وَ اَنْفُسِنَا وَ اَلْسِنَتِنَا وَ مُصَافَقَةِ اَيْدِيْنَا

ہم اِس پر اللہ کی اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور علیؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جن ائمہؑ کا آپ

نے تذکرہ فرمایا ہے کی ولایت کا دم بھرتے ہیں، یہ ہمارا پختہ عہد وپیمان ہے جو امیر المومنینؑ کے لئے لیا گیا ہے، ہمارا یہ عہد ہمارے دلوں، جانوں اور زبانوں سے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیعت کر کے ہے۔

(السیرۃ الحسینیہ جلد دوم ص ۲۱۹)۔

حسینؑ دین کی بقاء

رسول اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے جب چالیس سال مکمل ہوئے تو غار حرا میں جبرئیل امین ۲۷ رجب المرجب مطابق ۳ جولائی سنہ ۶۱۰ عیسوی کو رسولؐ اسلام پر وحی الٰہی لے کر نازل ہوئے اور فرمایا:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (علق آیہ ۱)۔

رسولؐ اسلام نے تلاوت کی جس کے بعد جبرئیل امین نے بہت سارے واقعات کے تذکرہ کے بعد فرمایا:

وَ سَوْفَ يَقِرُّ عَيْنُكَ بِبِنْتِكَ فَاطِمَةَ، وَ سَوْفَ يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مِنْ عَلِيٍّ اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَوْفَ يَنْشُرُ فِي الْبِلَادِ دِيْنُكَ

عنقریب آپ کی بیٹی فاطمہؑ کی ولادت سے آپ کی آنکھیں روشن ہونگی، اور فاطمہؑ و علیؑ سے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند عطا فرمائے گا، جس کے بعد آپ کا دین دنیا بھر میں پھیل جائے گا۔

(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۱۰)۔

حسینؑ بہترین وسیلہ

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ عَوَّضَ الْحُسَيْنَ مِنْ قَتْلِهِ اَنْ جَعَلَ الْاِمَامَةَ فِيْ ذُرِّيَّتِهِ، وَ الشِّفَاءَ فِيْ تُرْبَتِهِ، وَ اِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ قَبْرِهِ

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے عوض آپؑ کی نسل میں امامت، آپؑ کی تربت میں شفاء، اور آپؑ کی قبر کے قریب کی جانے والی دعاء میں قبولیت رکھی ہے۔

(امالی طوسی، ص ۳۲۴)۔

آئینۂ کتاب



حسینیٔ دائرۃ المعارف کے مؤلف

اسم:

آیت اللہ شیخ محمد صادق محمد الکرباسی

نسب:

آپ کا نسب مالک بن حارث اشتر نخعی پر منتہی ہوتا ہے کہ جن کی پاک نسل سے بے شمار فقہاء و علماء وجود میں آئے۔

تاریخ و مقام ولادت:

۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ بمطابق ۲۰۔۱۰۔۱۹۴۷م، کربلاء معلی۔

تعلیم و تحصیلات:

آیت اللہ محمد صادق الکرباسی نے حوزۂ علمیہ کربلا معلی، نجف اشرف، طہران، قم المقدسہ میں

مراجع عظام سے کسب فیض فرمایا یہاں تک کے مختلف مراجع کرام نے آپ کو اجازۂ اجتہاد سے نوازا، آپ کے اساتذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں:

شیخ محمد کرباسی (شیخ کرباسی کے والد محترم)، شیخ محمد شاہرودی، شیخ یوسف بیارجمندی، سید محمد شیرازی، سید ابوالقاسم الخوئی، سید روح اللہ خمینی، سید احمد خوانساری، سید ابوالحسن رفیعی، شیخ محمد باقر آشتیانی، سید محمد رضا گلپائگانی، محمد کاظم شریعتمداری، شیخ مرتضی الحائری، شیخ ہاشم آملی، شیخ محمد حسین الکرباسی۔

تاسیسات:

آیت اللہ کرباسی نے تدریس و تالیف و تحقیق کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں تقریبا ۴۰ ادارے قائم کئے، جن میں عراق، ایران، لبنان، شام، اور انگلستان شامل ہیں، آپ نے سنہ ۱۹۷۵ء میں شہر دمشق میں حوزۂ علمیۂ زینبیۀ کی تاسیس میں بنیادی کردار ادا کیا اور اس عظیم علمی مرکز کی ترقی میں بلند پایہ اقدامات انجام دیئے۔

تالیفات:

حسینیؑ دائرۃ المعارف کے مولف نے مختلف عنوانات و مضامین پر کتابیں تالیف کیں، جن میں مندرجہ ذیل کتابیں قابل ذکر ہیں:

۱۔ حسینیؑ دائرۃ المعارف ۵۰۰ جلدیں۔

۲۔ شرایع (احکام شریعت) ۱۰۰۰ جلدیں۔

۳۔ مختلف ممالک میں اسلام کی پیشرفت، ۷ جلدیں ۔

۴۔ تفسیر قرآن مجید، ۳۰ جلدیں ۔

۵۔ علم عروض (جس میں ۲۱۰ بحروں پر گفتگو کی گئی ہے)۔

۶۔ دیوان شعر (جس میں مؤلف کے اشعار جمع ہیں)، ۱۴جلدیں ۔

۷۔ مختلف مقالات و مجلات اور مباحث کہ جو انٹرنیٹ پر موجود ہیں ۔

آپ کی ان خدمات کے پیش نظر اردن سے تالیف شدہ **معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین** اور **الموسوعۃ الکبری للشعراء العرب** میں آپ کی قدردانی کی گئی، اور شام، لبنان، فرانس اور امریکہ جیسے ممالک کی یونیورسٹیز نے آپ کو چار ڈاکٹریٹ سرٹیفیکیٹ سے نوازا ہے ۔



اردو ادب پر نقوش کربلاء کے مؤلف

اسم:

میرزا محمد جواد شبیر بن مرزا مجتبی احمد بن مرزا محمد رضا بن مرزا علی جواد بن مرزا غلام سجاد اشہر بن مرزا حسین علی خان ظفر بن مرزا نجم الدین علی خان بہادر بن مرزا ابوتراب عین الملک بن مرزا علی بیگ علی نواز خان بن مرزا واصلان بیگ خان ۔۔۔ ابن مالک اشتر نخعی۔

تاریخ و مقام ولادت:

۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۴۰۱ھ، بمطابق ۲۵۔۱۱۔۱۹۸۰ عیسوی، حیدر آباد دکن، ہندوستان ۔

تحصیلات:

مؤلف میرزا محمد جواد سنہ ۱۹۹۳ء کو (۱۲ سال کی عمر میں) علوم دینیہ کے حصول کے لئے حیدر آباد سے گلبرکہ کرناٹکہ تشریف لے گئے ، جہاں آپ نے سنہ ۱۹۹۳ء سے سنہ ۱۹۹۹ء تک مدرسۃ الصادقینؑ (قاف مفتوح) میں مقدماتی علوم حاصل کئے، جس کے بعد سطوح اعلی کی تعلیم کے لئے

سنہ ۱۹۹۹ء کے اواخر میں حوزۂ علمیہ قم المقدسہ مسافرت کی۔

سنہ ۲۰۰۷ء میں تحصیلات سے فراغت کے بعد آپ لندن برطانیہ مستقل طور پر تشریف لائے کہ جہاں آپ نے دینی مراکز میں تبلیغی خدمات انجام دیں، اور اسی مقصد کے پیش نظر کویت، امریکہ، جرمنی کے مختلف شہروں میں علوم آل محمد کی نشر و ترویج کا فریضہ ادا کیا۔

تالیفات و تراجم:

مولانا نے تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ تالیف و تراجم میں بھی اپنی خدمات پیش کیں، آپ کی مطبوعہ کتب میں "**گفتگو کا سلیقہ**"، "**اجمالی تعارف حسینی دائرۃ المعارف**"، "**تجلیاتِ حسینؑ**"، "**اردو ادب پر نقوش کربلاء**"، "**انقلاب حسینی کے سیاسی عوامل**"، "**حسینی صحیفہ کاملہ**" شامل ہیں، دیوان امام حسین، رسالۂ حقوق، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اور محبت علیؑ کردار و آخرت کی ضامن آپ کی وہ کتب ہیں کہ جو انشاء اللہ عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آئیں گی۔

موصوف نے اس کے علاوہ حسینیؑ دائرۃ المعارف کے شعبہ اردو کے لئے قرن ۱۰ ہجری سے قرن ۱۳ ہجری تک چھ جلدوں پر مشتمل اردو شعرائے کرام کے نایاب کلام کی جمع آوری کا عمل ایک تحقیقی انداز میں انجام دیا ہے کہ جو اپنی نوعیت میں ایک بے نظیر خدمت ہے، ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی مولانا کی توفیقات میں اضافہ فرمائے (الہی آمین)۔

مرکز حسینیؑ لندن

عرض ناشر

اردو ادب کی تاریخ میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب و انصار کے متعلق منقبت، سلام، نوحہ اور مرثیہ کی شکل میں بہت کچھ کلام کہا جا چکا ہے کہ جس میں امام حسین علیہ السلام کی سوانح حیات، فضائل ،کرامات و معجزات اور بالخصوص واقعۂ کربلاء کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

اردو زبان کی ابتداء سے دور حاضر تک ہر مومن شاعر و ادیب نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے، اگر ان حسینیؑ شعراء کے تمام کلام کو جمع کیا جائے تو یہ خود ایک علمی و ادبی سرمایہ قرار پائے گا کہ جسے دائرۃ المعارف کی شکل دی جا سکتی ہے، بہت سارے شعرائے کرام ایسے ہیں کہ جن کی وفات کے بعد ان کا سارا کلام کسی نہ کسی وجہ سے ناپید ہو جاتا ہے، جس تک پھر کسی کو دسترسی حاصل نہیں ہوتی، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ شعرگوئی کے ساتھ ساتھ اس حسینیؑ سرمایہ کی جمع آوری کی جائے تاکہ یہ سرمایہ صرف میوزیمز اور لائبریریز کی زینت نہ بنا رہے۔

اس ضمن میں آیت اللہ محمد صادق الکرباسی نے عظیم خدمت انجام دی ہے، شیخ کرباسی نے صرف عربی ہی نہیں بلکہ فارسی، ترکی، انگریزی، فرنچ، اور پشتو میں موجود وہ تمام منظوم کلام کہ جو امام حسین علیہ السلام یا کسی بھی زاویہ سے واقعۂ کربلاء سے تعلق رکھتا

ہوا سے حسینیؑ دائرۃ المعارف میں جمع کیا ہے، تاکہ آیندہ آنے والی نسلوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ کس دور میں کن کن زبانوں میں امام حسین علیہ السلام کے متعلق شعری خدمات انجام پائی ہیں۔

یہ کتاب جو "**اردو ادب پر نقوش کربلاء**" کے نام سے شائع کی گئی ہے اس میں حجت الاسلام و المسلمین مولانا میرزا محمد جواد شبیر نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں قدیم مرثیوں کو جمع کے ان پر تحقیقی عمل انجام دیا ہے، گرچہ یہ تمام مرثیے انہوں نے حسینیؑ دائرۃ المعارف کی کتاب "اردو اشعار کا دیوان" (جلد اول) کے لئے مرتب کئے تھے لیکن چونکہ اس کتاب میں آپ نے اردو ادب اور بالخصوص علم عروض سے متعلق تفصیلی اور مدلل گفتگو کی ہے اسی لئے مؤلف نے امام حسین علیہ السلام سے متعلق تمام قدیم و نایاب مرثیوں کو اس کتاب میں بھی پیش کیا ہے تاکہ اردو ادب کے تحفظ کے ساتھ ساتھ امام حسین علیہ السلام کے لئے کہا جانے والا نایاب و قدیم کلام بھی محفوظ ہو جائے۔

اس کتاب کی علمیت و معیار کا اندازہ تو قارئین کرام کر پائیں گے، لیکن الجواد ٹرسٹ بڑے ہی اطمینان کے ساتھ اپنے معزز قارئین کو یقین دلاتا ہے کہ یہ کتاب (اردو ادب پر نقوش کربلاء) علم عروض اور قدیم مرثیوں کے حوالے سے منفرد و ممتاز ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت

الجواد ٹرسٹ، لندن، برطانیہ

ابتدائے کلام

ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ جو عالمین کا رب ، رحمان و رحیم اور مالک روز جزا ہے، اور درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی آل پر جو عالمین کے برگزیدہ ہیں ۔

اما بعد

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اپنے معزز قارئین کی خدمت میں کتاب "**اردو ادب پر نقوش کربلاء**" کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اس کتاب میں اردو زبان کی تاریخِ پیدائش، اس کی پیشرفت اور چند ایک اہم شعری و ادبی اصول بیان کئے گئے ہیں، بالخصوص علم عروض (کہ جس کے ذریعہ شعری اوزان کو پرکھا جاتا ہے) کے حوالے سے یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس علم سے مربوط کم وبیش ساری معلومات کو جمع کیا جائے، گرچہ یہ کام آسان تو نہیں تھا لیکن اللہ تبارک وتعالی کی مدد اور اہلبیتؑ اطہار علیہم السلام کے صدقے میں یہ کاوش پایۂ تکمیل کو پہنچی ۔

ہم نے فصل اول میں علم عروض کے قواعد و ضوابط کے بیان میں حسینیؑ دائرۃ المعارف کی کتاب "**المدخل الی الشعر الاردوی**" کو بنیاد بنایا ہے کہ جس کے مصنف آیت اللہ

محمد صادق الکرباسی ہیں ۔

اس کتاب میں شعری قواعد واصول کے بیان کے بعد فصل دوم میں امام حسین علیہ السلام سے مربوط ان قدیم اور نایاب مرثیوں (بترتیب ردیفِ "الف" تا "ی" در بیتِ اول) کو پیش کیا گیا ہے کہ جن کا تعلق ابتدائی اردو سے ہے، تاکہ موضوعِ کتاب یعنی **"اردو ادب پر نقوش کربلاء"** مرحلۂ ثبوت کو پہنچ جائے ۔

اردو زبان کے متعلق یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ زبان مسلمان گھرانے میں ایجاد ہوکر مکتب اہلبیتؑ میں پروان چڑھی، جسے معراج صرف اور صرف مصائب امام حسین علیہ السلام سے حاصل ہوئی ۔

مرثیوں کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کتاب میں موجود تمام مرثیوں پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ جو افراد قدیم اردو سے ناآشنا ہیں انہیں پڑھنے میں دقت کا سامنا نہ ہو، مزید سہولت کے لئے ہر مرثیہ کے اختتام میں قدیم الفاظ کے معانی بھی بیان کئے گئے ہیں ۔

اس تحقیق میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ معزز قارئین کی خدمت میں ایک ممتاز کتاب پیش کی جائے، جو اردو ادب اور بالخصوص عزاداری امام حسین علیہ السلام میں قدیم مرثیوں کے احیاء میں منفرد حیثیت کی حامل ہو، ہم پر امید ہیں کہ ہمارے قارئین بھی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد یہی نتیجہ اخذ فرمائیں گے ۔

اردو ادب پر نقوش کربلاء کا یہ تحقیقی عمل ۲۵ جمادی الاولی سنہ ۱۴۳۴ھ بمطابق ۶ اپریل ۲۰۱۳ء کو مکمل ہوا، جس کی پہلی طباعت کا عمل ادارہ منہاج الحسین لاہور پاکستان کے توسط ۲۰۱۳ء کو پاکستان میں انجام پایا اور اب طبع دوم کا شرف الجواد ٹرسٹ حیدرآباد دکن کو حاصل ہے۔

میں اللہ تبارک وتعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ حقیر کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے میرے اور میرے والدین و متعلقین کے لئے سرمایہ آخرت قرار دے۔

ملتمس دعاء

میرزا محمد جواد شبیر

۲۵ جمادی الاولی سنہ ۱۴۳۴ھ، ۶ اپریل ۲۰۱۳ء

فصل اول

اردو ادب کا اجمالی تعارف

اردو لفظ ترکی یا مغلی زبان سے لیا گیا ہے کہ جس کے معنی لشکر کے ہیں اسی لئے وہ جگہ کہ جہاں لشکر اپنا پڑاؤ ڈالے اسے اردو گاہ کہتے ہیں، آج بھی یہ لفظ ترکی زبان میں مستعمل ہے کہ جسے اس طرح Ordu لکھا جاتا ہے ،چونکہ ہندوستان پر عرب، غزنوی، غوری، خلجی، تغلقی، لودھی، افغان، قطب شاہی ،عادل شاہی اور دیگر مسلمان بادشاہوں کی حکومت رہی لہذا ۲۳۲ھ سے اس سرزمین پر عربی، ترکی اور فارسی زبانوں کا گہرا اثر رہا ہے، گرچہ اس دور میں ہندوستانیوں کے درمیان علاقائی زبانیں رائج تھیں لیکن اسلامی حکومت کی وجہ سے انہوں نے ان زبانوں کو سیکھا یہاں تک کے ہندوستان کے اکثر علاقوں میں عربی کو مذہبی اور فارسی کو سرکاری زبان قرار دیا گیا۔

چونکہ ترکی بھی ایران کے دائرۂ سلطنت میں تھا لہذا اسلامی لشکر گاہ میں عربی، فارسی، ترکی اور حتی ہندوستانی زبانیں بولنے والے سپاہی پائے جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کے درمیان یہ چاروں زبانیں رائج ہوگئیں،سنہ ۸۰۰ھ میں سید محمد بندہ نواز نے دکن ہجرت کی اور اپنے شاگردوں کے ساتھ عربی اور فارسی سے استفادہ کرتے ہوئے ایک نئی زبان کو وجود بخشا کہ جسے دکنی زبان کہا جاتا تھا، سید محمد بندہ نواز کے شاگرد شمس العشاق میراںجی

نے دکنی زبان میں کتاب نوسرھار تحریر کی، جس کے بعد سلطان جمشید ملکی قطبشاہی، شاہ علی محمد جان، شیخ خوب محمد، برہان الدین جانم، محمد علی قطبشاہ، محمد قطبشاہ، تانا شاہ قطبشاہ، عبد اللہ قطبشاہ، غواصی، ابن نشاطی، فائز، قاضی محمود بن بحر الدین بحری، اشرف اور سید محمد فیاض معروف بہ ولی دکنی نے اسی زبان میں اشعار نظم کئے جن میں سے متعدد نے امام حسین علیہ السلام کے لئے مرثیے بھی کہے، یہاں تک کہ سلطان شہاب الدین شاہ جہان نے اپنی حکومت میں اسی زبان کو ذریعہ خط وکتابت قرار دیا کہ جس کے بعد دکنی زبان کو "زبان اردوی معلی" کہا جانے لگا، ملا وجہی نے بھی اس زبان کی خدمت میں تصوف و اخلاق جیسے عنوانات پر کتابیں تحریر کیں۔

دکنی اردو ابتداء میں ہندوستان کے تین ریاستوں یعنی گولکنڈہ، احمد آباد اور گجرات میں بولی جاتی تھی، یہاں تک کہ سنہ ۱۱۴۵ھ میں ملا فضلی نے امام حسین علیہ السلام کے متعلق پہلا مقتل لکھا کہ جس کا نام کربل کتھا تھا۔

گرچہ اردو کی ابتداء دکن سے ہوئی لیکن اس زبان کی پیشرفت میں عادلشاہی[1]، نظامشاہی[2]، قطبشاہی[3] اور اودھ[4] جیسی شیعہ حکومتوں کی کافی خدمات رہیں، بالخصوص

---

[1]- عادلشاہی حکومت کا دور سنہ ۸۹۵ھ سے سنہ ۱۰۹۷ھ تک تھا، اس حکومت کا دار الخلافہ بیجاپور اور اس کے آٹھ (سلطان یوسف عادل خان، اسماعیل، ملو، ابراہیم الاول، علی الاول، ابراہیم الثانی، محمد، علی الثانی، اسکندر بن علی) بادشاہ تھے۔

[2]- نظامشاہی حکومت کا دور سنہ ۸۹۶ھ سے سنہ ۱۰۱۶ھ تک تھا، احمد نگر اس حکومت کا دار الخلافہ اور اس کے گیارہ (احمد الاول بن نظام شاہ، برہان الاول بن احمد، حسین بن برہان، مرتضی الاول بن حسین، میران بن حسین، اسماعیل، برہان الثانی بن حسین، ابراہیم بن برہان الثانی، احمد الثانی، بہادر بن ابراہیم، مرتضی الثانی بن علی) بادشاہ تھے۔

[3]- قطبشاہی حکومت کا دور سنہ ۹۱۸ھ سے سنہ ۱۰۹۹ھ تک تھا، گولکنڈہ اور پھر حیدرآباد اس حکومت کا دار الخلافہ تھا اور اس کے آٹھ (سلطان قلی بن اویس، جمشید، سجان قلی، ابراہیم قلی، محمد علی، محمد بن میرزا، عبداللہ، ابو الحسن تانا) بادشاہ تھے۔

[4]- حکومت اودھ کا دور سنہ ۱۱۳۴ھ سے سنہ ۱۲۷۲ھ تک تھا، فیض آباد اور پھر لکھنو اس حکومت کے پائتخت تھے، اس حکومت کے گیارہ (سلطان سعادت خان برہان الملک محمد امین، محمد نعیم صفدر جنگ، شجاع الدولۃ حیدر، آصف الدولۃ یحیی، عساف الدولۃ وزیر علی، یمین الدولۃ علی خان، غازی الدین حیدر، نصیر الدین حیدر، منیر الدولۃ محمد علی، امجد علی، سلطان واجد علی) بادشاہ تھے، سعادت خان اس حکومت کے بانی تھے، آپ مغول بادشاہ کی جانب سے ریاستائے اودھ میں حاکم تھے جس کے بعد آپ نے استقلال کا اعلان کردیا اور لکھنو کو اپنی حکومت کا مرکز (دار الخلافہ) قرار دیا، اس حکومت کے تمام گیارہ بادشاہ شیعہ اثنا عشری تھے، اس دور کے نامور

سلاطین اودھ کے سلطان آصف الدولۃ اور سلطان واجد علی کے دور میں اردو کی پیشرفت پر بہت زیادہ کام ہوا، اس دور میں ناسخ اور ا نکے شاگرد رشک (جن کا نام میر علی اوسط تھا)،وزیر، برق، منیر، نادر، طاہر، مہر اور آباد جیسے ادباء نے اردو کے لئے قابل تحسین خدمات انجام دیں، جس کے بعد لکھنو میں بھی اردو کو رسمیت حاصل ہوگئی، یہاں تک کہ ملک بھر میں اس زبان کو دکنی، ہندی، ریختہ، ہندوستانی اور اردو کے نام سے جانا جانے لگا، اور عربی، فارسی، ترکی، مغولی، سنسکرت، سندھی، ملتانی اور کابلی زبانوں کی طرح اردو کو بھی مختلف شہروں (بیجاپور دکن، احمد نگر دکن، گولکنڈہ دکن، حیدر آباد دکن، دہلی، لکھنو اور پنجاب) میں شہرت خاص وعام حاصل ہوگئی۔

اردوادب

اردو کے اکثر صرفی اور نحوی قواعد عربی یا فارسی سے لئے گئے ہیں، چونکہ اس وقت اسلامی حکومتوں میں یہی دو زبانیں زیادہ رائج تھیں جس کی وجہ سے ان کا اثر اردو پر زیادہ رہا، یہی وجہ

شعراء میں میر حسن بن میر ضاحک، میر شیر علی افسوس دہلوی، محمد رفیع سودا دہلوی، رنگین سعادت یارخان، انشاء، نسیم، سوز محمد میر بن ضیاء الدین اور مصحفی شامل ہیں، سنہ ۱۲۷۲ھ میں انگریزوں کے ہاتھوں یہ حکومت منقرض ہوگئی۔

ہے کہ اس زبان کے بہت سارے حروف عربی اور فارسی سے لئے گئے ہیں، ابتداء میں اردو کے نظم و نثر پر عربی اور فارسی رنگ کا کافی گہرا اثر تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جب اس زبان کو ترقی حاصل ہوئی تو نثر کے ساتھ ساتھ منظوم کلام بھی آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا، یہاں تک کہ حمد، نعت، مقبت، مرثیہ، سلام، نوحہ، غزل، قصیدہ، ہجو اور نظم جیسے انواع و اقسام کے شعر کہے گئے جن کی شکل مثنوی ، رباعی، قطعہ، مثلث، مربع، مخمس ،مسدس، مسبع، مثمن، متسع، معشر جیسی صورتوں میں پیش کی گئی، ہم اس مقام پر مزید وضاحت کے لئے قارئین کی خدمت میں ان میں سے ہر ایک کی تعریف پیش کرتے ہیں۔

حمد:

وہ کلام کہ جس میں اللہ تبارک وتعالی کی ذات وصفات وافعال کی ستائش کی جاتی ہے، ساحر فیض آبادی فرماتے ہیں:

تو احد ہے صمدیت تری لاثانی ہے　　　میری نظروں میں عجب عالم حیرانی ہے
ذرہ ذرہ حرم زیست کا نورانی ہے　　　دیدہ و دل میں وہ جلووں کی فراوانی ہے
حاصل فہم بشر ہے تری وحدت کا شعور　　　شرک انسان کی سب سے بڑی نادانی ہے

نعت:

وہ منظوم کلام ہے کہ جس میں حضورؐ کی توصیف کی جاتی ہے، اس توصیف میں حضورؐ کی صفات، فضائل، معجزات، شفاعت و کمالات کو بیان کیا جاتا ہے، سید عاشور کاظمی اس ضمن میں فرماتے ہیں:

بے یقینی کے دھندلکوں میں ہے امت تیری آج توکل سے زیادہ ہے ضرورت تیری
قائد قافلۂ عظمت و ادراک بشر ثبت ہے لوح حقیقت پہ صداقت تیری
دل میں بوجہل، زبانوں پہ ترے ذکر کا نور قہر نازل نہیں ہوتا، یہ ہے رحمت تیری

منقبت:

وہ منظوم کلام ہے کہ جس میں کسی شخص کی صفات اور اخلاق کو بیان کیا جاتا ہے، اردو میں منقبت ائمہ اہلبیتؑ علیہم السلام اور اصحاب کرام سے مخصوص ہے جس طرح کہ نعت رسولؐ اللہ سے مخصوص ہے، مرزا اسد اللہ خاں غالب اس ضمن میں فرماتے ہیں:

مظہر لطف خدا جان و دل ختم رسل قبلۂ آل نبیؐ کعبۂ ایجاد یقیں
جلوہ پرداز ہو نقش قدم اس کا جس کا وہ کف خاک ہے ناموس دو عالم کی امیں

مرثیہ:

لغت میں رثاء اس منظوم کلام کو کہتے ہیں کہ جس میں مرنے والے کے فضائل کو بیان کیا جاتا ہے، اردو میں مرثیہ اس کلام کو کہا جاتا ہے کہ جس میں محمدؐ وآل محمدؐ بالخصوص امام حسینؑ اورآپ کے اصحاب و انصار کے مصائب کو بیان کیا جاتا ہے، آیت اللہ حسن رضا غدیری اس ضمن میں فرماتے ہیں:

اے آسمان عشق کے تابندہ آفتاب   اے گلشن خلوص کے عنبر فشاں گلاب
اے شوق بندگی میں مثال ابوتراب   ہاں اے کتاب فکر و عمل کے حسین باب
بخشی ہے تو نے روح عبادت کی جان کو
تو نے دیا ہے درس حقیقت جہان کو

سلام:

عربی میں سلام تحیت کو کہتے ہیں اور اردو شاعری میں اس کلام کو کہا جاتا ہے کہ جس میں اہل بیتؑ اور بالخصوص امام حسین علیہ السلام اورآپ کے اصحاب و انصار پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے، شاعر محسن نقوی فرماتے ہیں:

اس نہج پہ انساں نے سوچا ہی کہاں ہے   شبیر زمانے میں رسالت کی زباں ہے
یہ ابر کا ٹکڑا جو بکھرتا ہے فضا میں   سادات کے جلتے ہوئے خیموں کا دھواں ہے

نوحہ:

لغت میں میت پر گریہ و بکاء کرنے کو نوحہ کہتے ہیں اور یہی معنی نوحہ جات میں مراد ہیں، نوحہ وہ کلام ہے کہ جس کے ذریعہ ائمہ اہل بیت بالخصوص حضرت امام حسینؑ،آپ کے اصحاب و انصار پر گریہ و بکاء کیا جاتا ہے، اکثر نوحہ جات کے ساتھ ماتم بھی ہوتا ہے، اس ضمن میں امتہ الحسین فرماتی ہیں:

کرتی تھی فاطمہؑ یہ بین، اے میرے تشنہ لب حسینؑ
ہائے نبیؐ کے دل کا چین، اے مرے تشنہ لب حسینؑ
سبط رسولؐ مشرقین، آہ علی کے نور عین
اے مرے تشنہ لب حسینؑ، اے مرے تشنہ لب حسینؑ

غزل:

وہ منظوم کلام کہ جس میں معشوق کی صفات، جمال و کمال کو محبت و عشق کے اظہار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، غزل میں معشوق کے فراق و وصال پر بھی گفتگو کی جاتی ہے، اکثر غزل جنس نازک کے متعلق ہوتی ہے، لیکن اہل عرفان و تصوف اللہ تبارک و تعالی اور رسولؐ اسلام اور آپ کے اہل بیت اطہار کے بارے میں بھی غزل کہتے ہیں کہ جس میں مجازی

معشوق کے بجائے حقیقی معبود سے عشق کا اظہار ہوتا ہے، اسد اللہ خان غالب کی غزلوں میں دونوں قسم کے کلام پائے جاتے ہیں، اس سلسلہ میں شاعر اکبر حیدر آبادی فرماتے ہیں:

جادہ سا ہے فضا میں اور شب مہک رہی ہے
یادوں کی قطرہ قطرہ شبنم ٹپک رہی ہے
ہیں رازدار اسی کی یہ آبشار آنکھیں
اک آگ وہ دیر سے جو دل میں دہک رہی ہے
میرا دل مبصر حیرت سے سوچتا ہے
خوابوں کی رہگذر کیوں اتنی چمک رہی ہے۔

قصیدہ:

وہ کلام کہ جس میں کسی بھی شخص کی مدح کی جاتی ہے چاہے وہ معصومین علیہم السلام ہوں یا بادشاہ، غنی ہو یا فقیر، اسی طرح قصیدہ میں اجتماعی، دینی، علمی اور سیاسی پہلو پیش کئے جاتے ہیں اس ضمن میں میرزا محمد رفیع سودا دہلوی کے قصیدہ کے چند بیت ملاحظہ ہوں:

آج دست کبریا کے گھر کی زینت دیکھیے — فاطمہؑ کی گود میں تصویر قدرت دیکھیے
صاحب تطہیر کے جلوؤں میں ہے نور حسینؑ - دامن قرآں میں ہے قرآں کی صورت دیکھیے

ہجو:

وہ کلام کہ جس میں مخاطب کی مذمت کی جاتی ہے مثلا میرزا محمد رفیع سودا دہلوی فرماتے ہیں:

کی ہجو ہر اک شخص کی ہرچند کہ اس نے
پر اس سے طرف اس کے نہ عائد ہوئی تقصیر
ہے ایک سبب یہ کہ وہ خود آپ مغل تھا
اور جتنے بزرگ اس کے تھے مغلوں کے تھے وہ پیر

نظم:

وہ کلام کہ جس میں ہر طرح کا عنوان شامل کیا جا سکتا ہے لیکن اکثر اوقات نظم میں اجتماعی، اخلاقی اور سیاسی امور کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

مثنوی:

وہ شعر کہ جس میں ہر بیت قافیہ مختلف لیکن ردیف ایک ہو اسے مثنوی کہتے ہیں، اس کے متعلق غلام حسن بن میر ضاحک کا کلام قابل ملاحظہ ہے:

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ		کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ
کسی طرح کا وہ نہ رکھتا تھا غم		مگر ایک اولاد کا تھا الم
وزیروں کو اک روز اس نے بلا		جو کچھ دل کا احوال تھا سو کہا

رباعی:

وہ کلام کہ جس کے ایک بیت میں چار مصرعے پائے جاتے ہیں، جن میں سے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے کا قافیہ ایک جیسا ہوتا ہے جبکہ تیسرے بیت کا قافیہ مختلف ہوتا ہے، نمونہ کے طور پر شاعر جوش ملیح آبادی کا کلام ملاحظہ ہو:

ہر سانس میں کوثر کے پیام آتے ہیں		ہر آن چھلکتے ہوئے جام آتے ہیں
بندوں کو جو اک بار لگاتا ہوں گلے		اللہ کے سو بار سلام آتے ہیں

قطعہ:

ان چند ابیات کا نام ہے کہ جن میں مطلع نہ ہو اور ایک بیت کا مطلب دوسرے بیت سے متعلق ہو اس کے مصرعۂ اول میں قافیہ و ردیف کی پابندی نہیں ہوتی لیکن دوسرے مصرعے میں اول سے آخر تک ہوتی ہے، اس سلسلہ میں مختار الدین احمد کا قطعہ قابل ملاحظہ ہے:

ہمارے دور کی تاریخ کا ستم یہ ہے   کہیں سے کھولئے ظلمت کا باب نکلے گا

سنا تو تھا کہ اثر یہ میری زمین میں ہے   جو خار بھی کوئی بوئے، گلاب نکلے گا

اس ضمن میں شاعر قمر جلالوی کا قطعہ بھی ملاحظہ ہو:

فانی کے اب اوقات نہ پوچھو کہ وہ اس سال * بستی میں ملے گا نہ بیاباں میں ملے گا

محراب میں پاؤ گے نہ میخانہ میں اس کو * محفل میں نہ وہ حلقۂ رنداں میں ملے گا

البتہ وہ ناواقفِ اسرارِ حکومت * ناندیڑ کے اک قصبۂ ویراں میں ملے گا

دن رات وہ دیوانۂ خودداری و غیرت * آغوشِ غم و پہلوئے حرماں میں ملے گا

وہ نور کا تڑکا ہو کہ ہو تیرگیِ شام * جب دیکھیئے وہ کلبۂ احزاں میں ملے گا

جب دیکھیئے وہ طوقِ غلامی سے گرانبار * اندوہِ مشیت کے ہی زنداں میں ملے گا

گو راہِ خطا سے نہیں ہٹتا قدم اس کا * سر شرمِ معاصی سے گریباں میں ملے گا۔

قطعہ کی حد ایک بیت سے سات بیت تک ہے اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ قطعہ کی صورت سے خارج ہو جاتا ہے۔

مثلث:

وہ بیت کہ جس میں تین مصرعے پائے جاتے ہیں، جس کے پہلے تین مصرعوں میں قافیہ ایک جیسا ہوتا ہے، اور باقی آنے والے بندوں میں شروع کے دو مصرعے ایک قافیہ پر

ہوتے ہیں اور تیسرا مصرع کا قافیہ پہلے بند کے آخری مصرع سے مطابقت رکھتا ہے، مطلب کی وضاحت کے لئے میر تقی میر کا مثلث قابل ملاحظہ ہے:

امید کا ہے کو تھی دلربا کے آنے کی خوشی نہ ہو مجھے کیوں کر قضا کے آنے کی
خبر ہے نعش پہ اس بے وفا کے آنے کی

نہیں ہوں اتنا بھی ناداں بھلا میں اے ناصح * سمجھ کے اور ہی کچھ مر چلا میں اے ناصح
کہا جو تو نے نہیں جان جا کے آنے کی

نظام علی خان معروف بہ سلطان آصف جاہ ثانی، علی خان درگاہ، علی خان ہمت، علی خان کاظم، عباس علی خان احسان جیسے شعراء نے اس ہیئت میں شعر کہے ہیں۔

مربع:

مربع کے پہلے بند میں چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں، پھر دوسرے بند میں تین مصرعے جداگانہ قافیہ میں لکھ کر چوتھا مصرع بند اول کی مناسبت سے لکھا جاتا ہے، مزید وضاحت کے لئے محمد اسماعیل کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

تنے گا مسرت کا اب شامیانہ بجے گا محبت کا نقارہ خانہ
حمایت کا گائیں گے مل کر ترانہ کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ
نہ ہم روشنی دن کی دیکھیں گے لیکن چمک اپنی دکھلائیں گے اب بھلے دن

رکے گا نہ عالم ترقی کئے بن   کرو صبر آتا ہے اچھا زمانہ

مخمس:

وہ شعر کہ جس میں پانچ مصرے پائے جاتے ہیں، بعض اوقات یہ پانچوں مصرے ایک ہی شاعر کے ہوتے ہیں اور بعض اوقات پہلا شاعر صرف دو مصرے کہتا ہے جس پر دوسرا شاعر تین مصرعوں کا اضافہ کرتا ہے، امام حر کی تخمیس مرزا دبیر کے بیت پر قابل ملاحظہ ہے:

حبذا شان عدل و داد علی   ہے مداوائے غم وداد علی

حق مطلق ہے اجتہاد علی   مجرئی یاد حق ہے یاد علی

لوح دل پر ہے ثبت ناد علی

مخمس میں پانچ مصرعوں کے بند ہوتے ہیں اور ہر بند کا پانچواں مصرع پہلے بند کے پانچویں مصرعے کے قافیہ سے مطابقت کرتا ہے، یعنی باقی بندوں کے چار مصرعے ہم قافیہ اور پانچواں مصرع پہلے بند کے پانچویں مصرعے سے ہم قافیہ ہوتا ہے، جیسے دل شاہ جہاں پوری کا یہ مخمس قابل ملاحظہ ہے۔

ا۔ فروغ مہر و مہ تک ہے، زمیں سے آسماں تک ہے

نشاط مستقبل تک ہے، بہار جاوداں تک ہے

نظر کی وسعتوں تک ہے، مکاں سے لا مکاں تک ہے

فضائے دہر میں نشان ہستی کس نشاں تک ہے
وہاں تک ہے ترے جذبات کی دنیا جہاں تک ہے
۲۔ فقط حسن عمل کو رہنمائے کارواں دیکھا
یہی معراج انساں ہے جدھر دیکھا جہاں دیکھا
بہت سرگرمیوں میں ہر ترقی کا نشاں دیکھا
اخوت کے فلک پر سعی مقصد کو عیاں دیکھا
دیار مغربی سے یہ اثر ہندوستاں تک ہے۔

مسدس:

وہ شعری ہیئت کہ جس میں چھ مصرے پائے جاتے ہیں جن کے پہلے چار مصرعوں میں قافیہ یکساں ہوتا ہے جبکہ پانچویں اور چھٹے مصرے کا قافیہ متحد ہوتا ہے، میر ببر علی انیس اس ہیئت میں یوں فرماتے ہیں:

دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ — دل کو فگار کرتا ہے لخت جگر کا داغ
آنکھوں کا نور کھوتا ہے نور نظر کا داغ — مرنا جوان بیٹے کا ہے عمر بھر کا داغ
یہ حال ابن فاطمہؑ کے دل سے پوچھیے
زخم جگر کے درد کو گھائل سے پوچھیے

مسبع:

یہ ساتھ مصرعے کا ایک بند ہوتا ہے، پہلے بند کے ساتوں مصرعے متحد الوزن و القوافی ہوتے ہیں اور باقی بندوں میں ہر بند کے چھ مصرعے ایک قافیہ پر اور ہر بند کا ساتواں مصرع بند اول کے قافیہ سے مطابقت رکھتا ہے، جیسے:

افسوس اس چمن میں وہ سرو رواں نہیں   لطف بہار تازگی گلستاں نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں   گل خندہ زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں
سنبل میں بوئے کاکل عنبر فشاں نہیں   بلبل کا شاخ گل پہ کوئی آشیاں نہیں
وہ چہچے نہیں ہیں وہ شور و فغاں نہیں

سر پر اڑاتی خاک ہے باد سحر کہیں   شبنم سرشک گرم سے ہے چشم تر کہیں
پتھر پہ باغبان پٹکتا ہے سر کہیں   بلبل کا آشیاں ہے کہیں بال و پر کہیں
لالے سے آشکار ہے داغ جگر کہیں   خالی پڑا ہے درد و مصیبت سے گھر کہیں
دل میں جگر میں آنکھ میں سر میں کہاں نہیں

مثمن:

اس میں ہر بند آٹھ مصرعے کا ہوتا ہے جس کے پہلے بند کے آٹھوں مصرعے وزن و قافیہ میں متحد ہوتے ہیں اور باقی بندوں کا صرف آٹھواں مصرعہ قافیہ میں بند اول کا تابع ہوتا ہے،

جیسے:

قلق اس ماہ کی جدائی کا ستاتا ہے مجھے   شمع ساں داغ دل خستہ جلاتا ہے مجھے
عشق اس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے   مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہے مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے   موج کے ساتھ ہی دریا بھی ڈباتا ہے مجھے
قیس محزوں جو کبھی آپ میں پاتا ہے مجھے
ناتواں جان کے سائے سے ڈراتا ہے مجھے

ہے تجھے زلف رسا کی قسم اے باد صبا   اگر اس شوق کے کوچے میں گزر ہو تیرا
کہیو پیغام اس ماہِ لقا سے میرا   کہ برا حال ہے ظالم ترے سودائی کا
ہو گیا آج غم ہجر میں لاغر اتنا   کہ مرے سائے کا ہوتا ہے مجھی پر دھوکا
جس طرح لے کے پر کاہ کو اڑاتی ہے صبا
رنگ چہرے کا اڑائے لئے جاتا ہے مجھے

متسع:

متسع میں ہر بند نو مصرعے کا ہوتا ہے، پہلے بند کے نو مصرعے وزن و قافیہ میں متحد ہوتے ہیں اور باقی بندوں کا نواں مصرع بند اول کا تابع ہوتا ہے، جیسے:

ہو گیا زلف گرہ گیر کا سودا ہم کو   طوق و زنجیر سے بس انس ہے زیبا ہم کو
بیٹھنے دیتے نہیں آبلۂ پا ہم کو   پاؤں پڑ پڑ کے لئے جاتے ہیں صحرا ہم کو

کبھی ہنستے ہیں کہ اس گل نے رلایا ہم کو　　کبھی اس ہنسنے پہ آجاتا ہے رونا ہم کو
زور وحشت نے دکھایا ہے تماشا ہم کو　　آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہم کو
آپ ہی بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہم کو
سنبل تر کی قسم، زلف چلیپا کی قسم　　شور محشر کی قسم قامت رعنا کی قسم
گل خنداں کی قسم، عارض زیبا کی قسم　　دل نالاں کی قسم، بلبل شیدا کی قسم
چشم جادو کی قسم، نرگس شہلا کی قسم　　در دنداں کی قسم عقد ثریا کی قسم
غم مجنوں کی قسم عشوۂ لیلی کی قسم　　حسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم
کہ سوا تیرے کبھی اور نہ بھایا ہم کو

معشر:

اس میں ہر بند دس مصرے کا ہوتا ہے، پہلے بند کے مصرے وزن و قوافی میں متحد ہوتے ہیں، باقی بندوں کا صرف دسواں مصرع بند اول کا تابع ہوتا ہے، جیسے:

نہ اسے پاس آشنائی ہے　　نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے　　عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے　　اپنے طالع کی نارسائی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے　　زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے

ہم نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے

اس کے جور و جفا سے بھی پیہم — نہ ہوا شوق اپنے دل سے کم
بوسۂ لعل لب سے وائے ستم — نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دہن نے دکھائی راہ عدم — آب حیواں تھا اپنے حق میں سم
کیا کہوں دوستو حکایت غم — اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم

ہو گئے خاک سے برابر ہم
واں وہی ناز خود نمائی ہے

ادباء اور شعرائے کرام کی خدمات

مذکورہ تعریفوں کے بعد اس بات کا بیان بھی ضروری ہے کہ اردو ادب کی تقریبا چھ سو سالہ تاریخ میں کئی سلاطین اور علمی شخصیتوں نے اس زبان کے فروغ میں بڑا عظیم کردار ادا کیا ہے، ہر سلطنت میں بادشاہوں نے اردو کے فروغ کے لئے شعراء اور ادباء کرام کا بھرپور تعاون کیا ہے لہذا ہم اس مقام پر سلسلہ وار ان ہستیوں کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جو اردو ادب میں بنیادی حیثیت کے حامل ہیں:

قطبشاہی دور سلطنت، سنہ ۹۱۸ھ سے سنہ ۱۰۹۹ھ تک:

قطب شاہی دور سلطنت میں ملا وجہی، شہاب الدین قرشی، احمد شریف، عز الدین یزدی معروف بہ غواصی، ابن نشاطی، تحسین الدین، جنیدی، رضی قطبی، طبعی، والہ، مظفر، فیض، شاہ قلی خان، مرزا ابو القاسم، شجاع الدین نوری گجراتی اور فائز جیسے نامور شعراء وجود میں آئے جن میں سے اکثر صاحب دیوان تھے، اس دور میں اردو تاریخ کا سب سے پہلا دیوان محمد علی قطبشاہ نے مرتب کیا جس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ائمہ علیہم السلام کی شان میں قصیدے اور مرثیے بھی کہے جس کے بعد اسی روش پر غواصی، ابن نشاطی، فائز، بحری، اشرف اور ولی نے بھی امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں اپنے اشعار کے ذریعہ نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

عادلشاہی دور سلطنت، سنہ ۸۹۵ھ سے سنہ ۱۰۹۷ھ تک:

اس دور سلطنت کے شعراء و ادباء میں حسن شوقی، مقیم خان مقیمی، کمال خان رسمی، ملک خوشنود، محمد نصرت نصرتی، محمد امین ایاغی، بلاقی، شاہ امین الدین اعلی، عبد المومن بیجاپوری، سید میران علی ہاشمی کا نام سر فہرست ہے۔

مغول دور سلطنت، سنہ ۱۰۹۸ھ سے سنہ ۱۱۳۴ھ تک:

مغلیہ بادشاہوں کا نسب باپ کی جانب سے پانچ پشتوں کے بعد تیمور لنگ اور ماں کی طرف سے چنگیز خان پر منتہی ہوتا ہے، گرچہ مغل بادشاہوں کا تعلق ترکی سے تھا لیکن وہ افغانستان سے ہندوستان میں وارد ہوئے جس کے بعد انہوں نے ہندوستان کے اکثر علاقوں پر اپنی حکومت قائم کی ہندوستان میں مغلیہ دور سنہ ۹۳۲ھ سے شروع ہوکر سنہ ۱۲۷۴ھ میں انگریزوں کے ہاتھوں ختم ہوا، اس پورے دور حکومت میں ۲۷ مغل بادشاہوں نے ہندوستان پر حکومت کی جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ ظہیر الدین بابر بن عمر شیخ بن ابو سعید التیموری۔ ۲۔ ناصر الدین ہمایون۔ ۳۔ جلال الدین اکبر اول۔ ۴۔ نور الدین جہانگیر۔ ۵۔ داور بخش۔ ۶۔ شہاب الدین شاہ جہان اول۔ ۷۔ مراد بخش۔ ۸۔ شاہ شجاع۔ ۹۔ محیی الدین اورنگ زیب عالم گیر اول۔ ۱۰۔ اعظم شاہ۔ ۱۱۔ کام بخش۔ ۱۲۔ شاہ عالم اول (بہادر شاہ اول)۔ ۱۳۔ اعظم شان۔ ۱۴۔ معز الدین جہان دار۔ ۱۵۔ فرخ سیر۔ ۱۶۔ شمس الدین رفیع الدرجات۔ ۱۷۔ رفیع الدولہ شاہ جہان دوم۔ ۱۸۔ نیکو سیر۔ ۱۹۔ ناصر الدین محمد۔ ۲۰۔ احمد شاہ بہادر۔ ۲۱۔ عزیز الدین عالم گیر دوم۔ ۲۲۔ شاہ جہان سوم۔ ۲۳۔ جلال الدین علی جوہر شاہ عالم دوم۔ ۲۴۔ بیدار بخت۔ ۲۵۔ شاہ عالم دوم (دوسرا دور حکومت)۔ ۲۶۔ معین الدین اکبر دوم۔ ۲۷۔ سراج الدین بہادر شاہ دوم۔

اورنگ زیب (جوکہ مغل حکومت کے نویں بادشاہ تھے اور جن کا دور حکومت سنہ ۱۰۶۹ھ سے سنہ ۱۱۱۸ھ تک تھا) نے سنہ ۱۰۹۷ھ میں عادلشاہی حکومت کو اور سنہ ۱۰۹۹ھ میں قبطشاہی حکومت کو گرا کر دکن پر اپنی حکومت قائم کی اور گولکنڈہ اور حیدر آباد کی مرکزی حکومت کو اورنگ آباد منتقل کیا، دکنی ریاست پر مغل حکومت سنہ ۱۰۹۸ھ سے سنہ ۱۱۳۴ھ تک جاری رہی، اسی مدت میں مختلف شعرائے کرام نے امام حسین علیہ السلام کے لئے مرثیہ لکھے دکنی شعراء میں شاہ حسن ذوقی، سید اشرف، شاہ ندیم حسینی اور یتیم احمد کا نام سر فہرست ہے، ذوقی اشرف اور ندیم نے غزل و قصیدہ کی ہیئت میں مرثیہ کہے جبکہ یتیم احمد نے مرثیہ کو رباعی صورت میں کہا، اور اس طرف اورنگ آباد میں ولی دکنی، داود میرزا، سراج الدین کو شاعری میں شہرت حاصل ہوئی، جبکہ مغلیہ حکومت میں عاجز، بحری، امین، وجدی اور آزاد نے بھی نام حاصل کئے۔

اودھ دور سلطنت، سنہ ۱۱۳۴ھ سے سنہ ۱۲۷۲ھ تک:

سعادت خان اس حکومت کے بانی تھے، آپ مغل بادشاہ کی جانب سے ریاست اودھ میں حاکم تھے جس کے بعد آپ نے استقلال کا اعلان کردیا اور لکھنو کو اپنی حکومت کا دار الخلافہ قرار دیا، اس حکومت کے گیارہ بادشاہ شیعہ اثنا عشری تھے، سنہ ۱۲۷۲ھ میں انگریزوں کے ہاتھوں یہ حکومت منقرض ہوگئی۔

اس دور کے نامور شعراء میں میر حسن بن میر ضاحک، میر شیر علی افسوس دہلوی، محمد رفیع سودا دہلوی، رنگین سعادت یارخان، انشاء، نسیم، سوز محمد میر بن ضیاء الدین اور مصحفی شامل ہیں۔

ان تمام ادوار کے بعد انگریزوں کے دور کی ابتداء ہوئی، یہ وہ دور تھا کہ جس میں انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کے ساتھ ساتھ اپنی زبان و تہذیب کو بھی تمام ملک میں پھیلانے کی بھرپور کوشش کی، لیکن اس دور میں اردو ادب سے محبت رکھنے والے شعراء کرام نے وہ بیش بہا خدمات انجام دیں کہ جن کی وجہ سے اردو زبان کو ایسی تقویت حاصل ہوئی کہ جس کی گزشتہ وآیندہ ادوار میں کہیں مثال نظر نہیں آتی، گرچہ اس دور میں میرزا اسد اللہ خان غالب (ولادت سنہ ۱۲۱۲ھ وفات سنہ۱۲۸۶ھ)،الطاف حسین حالی(ولادت سنہ ۱۲۵۳ھ وفات سنہ ۱۳۳۲ھ) اور دیگر بے شمار شعرائے کرام نے اپنے فنون کے ذریعہ اردو ادب کو زندہ رکھا لیکن ادب کے ساتھ ساتھ امام حسین علیہ السلام کے حوالے سے میر ببر علی انیس (ولادت سنہ ۱۲۱۶ھ وفات سنہ۱۲۹۱ھ) اور میرزا سلامت علی دبیر(ولادت سنہ ۱۲۱۸ھ وفات سنہ ۱۲۹۲ھ) نے جو خدمات انجام دیں وہ تاریخ میں بے نظیر ہیں، لہذا اگر یہ کہا جائے تو کسی قسم کا مبالغہ نہ ہوگا کہ اردو ایک ایسی زبان ہے کہ جس کی ابتداء مسلمان گھرانے میں، پرورش مکتب اہلبیتؑ میں اور جسے معراج امام حسین علیہ السلام کے مصائب سے حاصل ہوئی۔

علم عروض

اردو ادب کی تاریخ سے آگاہی کے بعد ہمارے لئے اس زبان سے متعلق چند ایک ضوابط کا جاننا بھی ضروری ہے، گرچہ اردو نظم و نثر سے متعلق بہت زیادہ قوانین و ضوابط پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس مقام پر صرف نظم سے متعلق علم عروض پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ اس ذریعہ سے امام حسین علیہ السلام سے متعلق اشعار کے بحور کا صحیح طرح سے ادراک ہو سکے۔

علم عروض کی تعریف:

سب سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ جس علم میں شعر کے اوزان اور بحور پر گفتگو کی جاتی ہے اسے علم عروض (ع مفتوح) کہا جاتا ہے، بہ الفاظ دیگر شعر گوئی کے کل قواعد و ضوابط کا نام علم عروض ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ جس طرح اردو نثر پر عربی اور فارسی کا گہرا اثر ہے بالکل اسی طرح اردو شاعری میں بھی اوزان اور بحور انہی دو زبانوں سے لئے گئے ہیں، گرچہ جزئیات میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔

شعراوراس کے حصے:

شعر اصطلاح میں ایسے کلام کو کہتے ہیں کہ جو اوازن مقررہ میں سے کسی وزن پر ہو اور قافیہ رکھتا ہو، شعر کو بیت بھی کہتے ہیں، بیت کے معنی گھر کے ہیں، جس طرح گھر کے دروازے کے دو کواڑ ہوتے ہیں اسی طرح بیت کے دو مصرعے ہوتے ہیں اور مصرع کے معنی کواڑ کے ہیں، بیت کے پہلے مصرعے کے جزو اول کا نام صدر ہے، گھر میں بھی داخل ہونے کا پہلا دروازہ صدر کہلاتا ہے، بیت کے پہلے مصرع کے جزو آخر کو عروض کہتے ہیں، عروض کے معنی طرف اور گوشہ کے ہیں اور یہ جزو بھی مصرع اول کا گوشہ یا طرف ہے، دوسرے مصرع کے پہلے جزو کو ابتداء یا مطلع کہتے ہیں کیونکہ اس جزو سے دوسرے مصرع کی ابتداء ہوتی ہے دوسرے مصرع کے جزو آخر کو ضرب یا عجز (بفتح اول وکسرۂ دوم) کہتے ہیں، ان چاروں اجزاء کے درمیانی حصے کو حشو کہتے ہیں۔

بنیادی اصول:

عروض دانی کے لئے مندرجہ ذیل امور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، جن کا جاننا سمجھنا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ اردو زبان کے ہر لفظ میں دو طرح کے حروف ہوتے ہیں، ساکن یا متحرک۔ ۲۔ اردو کے

ہر لفظ کا پہلا حرف ہمیشہ متحرک ہوتا ہے۔۳۔اردو کے ہر لفظ کا آخری حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔۴۔اگر کسی لفظ کا آخری حرف ما بعد لفظ کے حرف اول سے ملتا ہے تو وہ متحرک ہو جاتا ہے۔۵۔ اردو میں کم سے کم دو حرفوں کا لفظ ہوتا ہے۔۶۔ بلحاظ عروض اردو میں کوئی لفظ پانچ حرفوں سے زیادہ نہیں ہوتا گرچہ چھ حرفی یا سات حرفی الفاظ کثرت سے مستعمل ہیں لیکن ایسے الفاظ تقطیع کے وقت اپنی اصلی صورت میں نہیں رہتے، لہذا اہل عروض نے پانچ حرفوں سے زیادہ کا لفظ شمار نہیں کیا ہے۔۷۔اہل عروض کے نزدیک وہ ساکن نہیں مانا جاتا جس کا حرف ماقبل بھی ساکن واقع ہو جیسے درد، زرد، سرد، گرم، جام، جنس وغیرہ کا دوسرا حرف ساکن ہے اس لئے تیسرا حرف متحرک سمجھا جائے گا۔

سہ گانہ اصول:

اہل عروض نے الفاظ کی تین قسمیں قرار دی ہیں: سبب، وتد، فاصلہ کہ جنہیں اصول سہ گانہ، اجزائے ارکان یا اصول ارکان کہتے ہیں۔

سبب:

اصطلاح عروض میں دو حرفی لفظ کو سبب کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں سبب خفیف اور سبب ثقیل، سبب خفیف اس دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا

حرف ساکن ہو جیسے دل، اب وغیرہ، سبب ثقیل وہ دو حرفی لفظ ہے کہ جس کے دونوں حرف متحرک ہوں جیسے کف دست، غم دل وغیرہ، پانچ یا آٹھ حرفی کلمات سبب و وتد سے مل کر بنتے ہیں۔

وتد:

سہ حرفی کلمہ کو وتد کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہے۔ا۔ وتد مجموع یا وتد مقرون۔ ۲۔ وتد مفروق

وتد مجموع یا وتد مقرون:

اگر کلمہ کے پہلے دو حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو تو اسے وتد مجموع یا وتد مقرون کہتے ہیں، جیسے اگر، مگر، سفر، سحر، بشر، جلی، کٹی، صبا، کمر وغیرہ۔

وتد مفروق:

اس سہ حرفی کلمہ کو کہتے ہیں کہ جس کا پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے نبض، خیر، جلد، جان، درد، چرخ وغیرہ میں دوسرا حرف ساکن ہے اسی لئے تیسرا حرف متحرک سمجھا جائے گا۔

فاصلہ:

اہل عروض نے ایسے کلمات کو فاصلہ کہا کہ جن میں چار یا پانچ حرف ہوں جس کی دو قسمیں ہے ۔ا۔ فاصلہ صغری یا فاصلہ صولت ۔ ۲۔ فاصلہ کبری یا فاصلہ ضبط۔

فاصلہ صغری یا فاصلہ صولت:

اس چار حرفی کلمہ کو کہتے ہیں جس کے پہلے تین حرف متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہو جیسے غلطی وغیرہ۔

فاصلہ کبری یا فاصلہ ضبط:

وہ پانچ حرفی کلمہ ہے جس کے پہلے چار حرف متحرک اور پانچواں ساکن ہو جیسے عربی میں تنوین کے ساتھ سمکتہ (سمکتن)، فارسی میں نشنود، لیکن اردو میں اسکی مثال نہیں پائی جاتی۔

ارکان وتفاعیل:

اہل عروض کی اصطلاح میں ارکان(کہ جسے اصول اجزاء، میزان، تفاعیل، مفاعیل،تفعیلات، افعال اور اوزان عروض بھی کہا جاتا ہے) ان چند مختلف الفاظ کے

مجموعے کو کہتے ہیں کہ جن کے ذریعے اشعار کے وزن کو مقرر کیا جاتا ہے، یہ آٹھ الفاظ ہیں جن میں سے دو پانچ حرفی (جنہیں ارکان خماسی کہا جاتا ہے) اور چھ سات حرفی (جنہیں سباعی کہا جاتا ہے) ہیں۔

ارکان خماسی یہ ہیں:

فعولن اور فاعلن۔

ارکان سباعی یہ ہیں:

مفاعیلن، مفعولات، متفاعلن، متفاعلتن، مستفعلن، فاعلاتن۔

عروضی دو ارکان یعنی فاعلاتن اور مستفعلن کو بجائے دو کے چار قرار دیتے ہیں، اور ان کی دو قسمیں بتائی جاتی ہیں، متصل اور منفصل۔

ارکان متصل یہ ہیں:

فاعلاتن اور مستفعلن

ارکان منفصل یہ ہیں:

فاع لا تن، مس تفع لن۔

علمائے عروض نے ان تفعیلات کے لئے علامت بھی معین کی ہے مثال کے طور پر ہر حرکت کے لئے علامت (/) اور ہر ساکن کے لئے علامت نقطہ (.) معین کی گئی ہے، جب ہم وزن مفاعیلن کو ان حرکات پر لکھنا چاہیں تو اسکی صورت کچھ اس طرح ہوگی

//./././

بحر:

بحر کے لغوی معنی سمندر کے ہیں لیکن عروضی اصطلاح میں بحر اس میزان کا نام ہے جس میں شعر کو تولا جاتا ہے، چونکہ جس طرح سمندر سے بہت ساری نہریں جاری ہوتی ہیں، بالکل زحافوں کے واقع ہونے سے بحر سے بھی بہت سارے شعبے حاصل ہوتے ہیں اسی لئے شعری میزان کو بحر کیا گیا ہے۔

بحر کی قسمیں

مفرد بحریں:

وہ بحریں کہ جن میں ایک ہی رکن کی تکرار ہوتی ہے، مثال کے طور پر اگر کسی بیت میں مفاعیلن کی آٹھ بار تکرار ہو تو اسے مفرد بحر کہتے ہیں، مندرجہ ذیل سات بحریں مفرد کہلاتی ہیں:

بحر ہزج، بحر زجر، بحر رمل، بحر متقارب، بحر متدارک، بحر کامل، بحر وافر

مرکب بحریں:

وہ بحریں کہ کو میں مختلف رکنوں کی تکرار سے حاصل ہوتی ہیں، مثال کے طور پر اگر کوئی بیت مستفعلن اور مفعولات کی تکرار سے حاصل ہو تو اسے بحر مرکب کہتے ہیں، بحر مرکب کی ۱۲ قسمیں ہیں:

بحر منسرح، بحر مقتضب، بحر سریع، بحر خفیف، بحر مضارع، بحر مجتث، بحر طویل، بحر مدید، بحر بسیط، بحر جدید، بحر قریب اور بحر مشاکل ۔

مفرد بحروں میں متدارک اور متقارب مثمن الاصل ہیں یعنی سب آٹھ آٹھ ارکان سے مرکب ہیں، لیکن ہزج، رمل، رجز، کامل، وافر مسدس الاصل ہیں یعنی شش رکنی ہیں،

لیکن فارسی واردو کے شعراء نے ان کو بھی ہشت رکنی بنا کر استعمال کیا ہے۔

مرکب بحروں میں بعض مثمن ہیں اور بعض مسدس، بحروں کے متعلق مندرجہ ذیل امور نہایت اہم اور قابل غور ہیں:

۱۔ اگر بحر مثمن کو مسدس بنا لیا جائے تو اسے مجزو کہتے ہیں کیونکہ مجزو کے معنی ہیں کٹا ہوا۔ ۲۔ جس بحر کے ایک مصرع میں چار رکن واقع ہوں، اسے بہ اعتبار بیت کے مثمن کہتے ہیں اور جس میں تین رکن ہوں اسے مسدس۔ ۳۔ جس بحر کے ایک مصرع میں دو رکن ہوں اسے پوری بیت کے لحاظ سے مربع کہا جاتا ہے۔ ۴۔ عربی کی بحریں مثلث، ثنی، اور موحد بھی ہوتی ہیں۔ ۵۔ خلیل کے نزدیک مثلث، اخفش نے نزدیک ثنی اور سب کے نزدیک موحد کو شعر نہیں بلکہ شجع قرار دیا گیا ہے۔ ۶۔ ثنی دو مصرعوں پر مشتمل ہے لیکن فارسی اور اردو میں بہت کم ہی استعمال کیا گیا ہے، جبکہ مثمن اور مسدس کا استعمال کثرت سے ہے بلکہ شعرائے متأخرین نے تو دس دس، سولہ سولہ، اور بیس بیس رکن پر مشتمل اشعار بھی کہے ہیں۔

زحاف و علل

مذکورہ تمام بحور کی اقسام میں چاہے وہ بحر مفرد کی قسمیں ہوں یا بحر مرکب کی اگر ان کے ارکان میں زحاف و علل کی وجہ سے کمی یا زیادتی نہ ہو تو انہیں ارکان سالمہ اور اگر کمی و اضافہ ہو تو

ارکان غیر سالمہ کہتے ہیں، اسی طرح بیت کو بھی بیت سالم و غیر سالم کہا جائے گا۔

مفرد بحروں کے ارکان:

ا۔ بحر ہزج:

اس بحر کا رکن مفاعیلن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مربتہ تکرار ہوتی ہے۔

مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن،

مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن،

۲۔ بحر رجز:

اس بحر کا رکن مستفعلن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مربتہ تکرار ہوتی ہے۔

مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن

مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن

۳۔ بحر رمل:

اس بحر کا رکن فاعلاتن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مربتہ تکرار ہوتی ہے۔

فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن

فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن

۴۔ بحر کامل:

اس بحر کا رکن متفاعلن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔

متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن

متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن

۵۔ بحر وافر:

اس بحر کا رکن مفاعلتن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔

متفاعلتن، متفاعلتن، متفاعلتن، متفاعلتن

متفاعلتن، متفاعلتن، متفاعلتن، متفاعلتن

۶۔ بحر متقارب:

اس بحر کا رکن فعولن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔

فعولن، فعولن، فعولن، فعولن

فعولن، فعولن، فعولن، فعولن

۷۔ بحر متدارک:

اس بحر کا رکن فاعلن ہے جس کی ایک سالم و کامل بیت میں آٹھ مربتہ تکرار ہوتی ہے۔

فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن

فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن

مرکب بحروں کے ارکان:

۱۔ بحر منسرح:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ

مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ

۲۔ بحر مقتضب:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن

مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن

۳۔ بحر مضارع:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن

مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن

۴۔ بحر مجتث:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

۵۔ بحر طویل:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن

فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن

٦۔ بحر مدید:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن

فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن

٧۔ بحر بسیط:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن

مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن

٨۔ بحر سریع:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ، مفعولاتُ

مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ، مفعولاتُ

۹۔ بحر خفیف:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

۱۰۔ بحر جدید:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، فاعلاتن، مستفعلن

فاعلاتن، فاعلاتن، مستفعلن

۱۱۔ بحر قریب:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفاعیلن، مفاعیلن، فاعلاتن

مفاعیلن، مفاعیلن، فاعلاتن

۱۲۔ بحر مشاکل:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، مفاعیلن، مفاعیلن

فاعلاتن، مفاعیلن، مفاعیلن

زحاف

بحور کے ارکان میں کمی یا زیادتی کو زحاف کہتے ہیں، ارکان میں تغیر تین طرح سے واقع ہوتا ہے۔ ۱۔ حرف متحرک کو ساکن کر دینا۔ ۲۔ بعض حروف کو کم کر دینا۔ ۳۔ بعض حروف کو رکن میں بڑھا دینا۔

بیت سالم:

اسے کہتے ہیں کہ جس کے سب ارکان اصلی حالت پر باقی ہوں یعنی جن کے حروف و حرکات میں اضافہ نہ ہوا ہو، خواہ تعداد میں کمی بیشی واقع ہو یا نہ ہو۔

بیت مزاحف کی اقسام:

وہ بیت کہ جس کے بعض یا سب ارکان اصلی حالت پر باقی نہ ہوں یعنی جن میں حروف و حرکات کا تغیر واقع ہوا ہو، کچھ زحاف کا تعلق بیت کے صدر، کچھ عروض و ضرب سے اور کچھ کا تعلق حشو سے ہوتا ہے۔

زحاف کی ۵۰ قسمیں ہیں جنہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

۱۔ خبن (خ مفتوح، ب، ن ساکن):

جب رکن کے پہلے سبب خفیف کا حرفِ ساکن گرجاتا ہے تو اسے خبن کہتے ہیں جیسے فاعلن (/.//.) کا فعلن (///.) ہو جانا، جن ارکان میں خبن واقع ہوتا ہے انہیں مخبون کہا جاتا ہے۔

۲۔ طےّ (بفتح ط، اوریا مشدد):

رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دینے کا نام طے ہے، جن ارکان میں یہ واقع ہو انہیں مطوی کہا جاتا ہے، جیسے مستفعلن (/././/.) میں پہلے دو سبب

خفیف مس تف ہیں ان کا چوتھا حرف ساکن گر گیا تو باقی مستعلن (/.///.) رہ گیا اسے مفتعلن (/.///.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۔ قبض (بفتح قاف وسکون باء وضاد):

رکن کے پانچویں حرف ساکن کو گرانے کو قبض کہتے ہیں جیسے فعولن (//./.) کا فعول (//./) ہو جانا، جن ارکان میں قبض واقع ہو انہیں مقبوض کہتے ہیں۔

۴۔ کف (بفتح کاف وتشدید فا):

رکن کے ساتویں حرف ساکن گرانے کو کف کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مکفوف کہتے ہیں، جیسے مستفعلن (/././/.) کا مستفعل (/././/) ہو جانا۔

۵۔ خبل (بفتح خاء ص سکون باء ولام):

خبن اور طے کے اجتماع کو خبل کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مخبول کہتے ہیں، جیسے مستفعلن (/././/.) میں پہلے خبن واقع ہو گا تو سین حذف ہو کر متفعلن (//.//.) بنے گا (چونکہ رکن کے پہلے سبب خفیف کا حرفِ ساکن گرانا خبن ہے) اور جب طے واقع ہو تو ف

حذف ہو کر متعلن (////.) باقی رہ جائے گا (چونکہ رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دینے کا نام طے ہے) جسے فعلتن (////.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۶۔ شکل (بفتح شین وسکون کاف ولام):

وہ رکن کہ جس میں خبن وکف واقع ہو اسے شکل کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مشکول کہتے ہیں، جیسے مستفعلن (/././/.) میں جب خبن واقع ہو تو (سین) حذف ہو کر متفعلن (//.//.) بن جائے گا (چونکہ رکن کے پہلے سبب خفیف کا حرفِ ساکن گرانا خبن ہے) اور جب کف واقع ہو تو نون حذف ہو کر متفعل (//.//) باقی رہ جائے گا (چونکہ رکن کے ساتویں حرف ساکن گرانے کو کف کہتے ہیں) جسے مفاعل (//.//) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۷۔ خرم (بفتح خاء وسکون راء ومیم):

رکن کے اول میں وتد مجموع (کہ جسے وتد مقرون بھی کہتے ہیں) کے پہلے حرف کو گرا دینے کا نام خرم ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مخروم کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) کا عولن (/./.) ہو جانا، خرم مفاعیلن (//././.) اور مفاعلتن (//.///.) پر بھی واقع ہوتا ہے، جب مفاعلین (//././.) پر خرم واقع ہو تو وہ فاعیلن (/././.) بن جاتا ہے کہ جسے مفعولن (/././.)

سے بدل دیا جاتا ہے، اور جب مفاعلتن(//.///.) پر خرم واقع ہوتا ہے تو وہ فاعلتن (/.///.)بن جاتا ہے کہ جسے مفتعلن (/.///.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۸۔ ثلم (بفتح ث وسکون لام و میم):

رکن فعولن کے حرف اول یعنی ف کوگرا دینے کا نام ثلم ہے، جس رکن میں یہ واقع ہوا سے اثلم کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) کا عولن (/./.) ہو جانا۔

۹۔ خرب (بفتح خاء وسکون باء وراء):

وہ رکن کہ جس میں خرم وکف واقع ہو، یہ صرف رکن مفاعیلن (//././.)میں واقع ہوتا ہے، جب مفاعیلن میں خرم کی وجہ سے وتد مرفوع کا پہلا حرف یعنی میم گرادیا جائے تو فاعیلن (/././.)بچے گا(چونکہ رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کوگرا دینے کا نام خرم ہے) اور جب کف کی وجہ سے ساتواں حرف ساکن کوگرا دیا جائے تو فاعیل(/././) باقی بچتا ہے(چونکہ رکن کے ساتویں حرف ساکن گرانے کوکف کہتے ہیں) جسے مفعول (/././)سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۰۔ شتر (بفتح شین وتاء، وسکون راء) اسے ثرم بھی کہتے ہیں:
رکن میں خرم و قبض کے اجتماع کو شتر کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے اشتر کہتے ہیں، جیسے مفاعیلن (//././.)میں خرم کی وجہ میم حذف ہوگا (چونکہ رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کوگرا دینے کا نام خرم ہے)اور جب قبض واقع ہوگا تو پانچواں حرف یعنی یاء گر جائے تو فاعلن (/.//.) بچ جاتا ہے (رکن کے پانچویں حرف ساکن کوگرانے کو قبض کہتے ہیں)۔

۱۱۔ شرم (بفتح شین وراء، اور باسکون میم):
رکن میں ثلم و قبض کے اجتماع کو شرم کہتے ہیں یہ زحاف رکن فعولن (//./.) میں واقع ہوتا ہے، جیسے ثلم کے سبب فعولن کا ف (چونکہ رکن فعولن کے حرف اول یعنی ف کوگرا دینے کا نام ثلم ہے) اور قبض کے سبب فعولن کا پانچواں حرفِ ساکن یعنی نون کے حذف ہونے سے عول(/./) باقی رہ جاتا ہے (رکن کے پانچویں حرف ساکن کوگرانے کو قبض کہتے ہیں) جسے فاع (/./)سے بدل دیا جاتا ہے، جس رکن میں شرم واقع ہو اسے اشرم کہتے ہیں۔

۱۲۔ قطع (فتح قاف وسکون طاء وعین):

رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرف ساکن کوگرا کر اس کے پہلے حرف کو ساکن کردینا قطع کہلاتا ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مقطوع کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) کا وتد مجموع فعو ہے کہ جس سے اگر واو کو حذف کرکے حرف ما قبل کو ساکن کر دیا جائے تو فعلن (/./.) بچتا ہے کہ جسے فاعل (//./.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۳۔ حذذ (ح وذال اول مفتوح اور ذال دوم ساکن):

اگر رکن کے آخر سے وتد مجموع کو گرا دیا جائے تو اسے حذذ کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے احذ کہا جاتا ہے، جیسے متفاعلن (///.//.) کے آخر سے وتد مجموع یعنی علن کو حذف کردیا جائے تو متفا (///.) باقی بچتا ہے کہ جسے فعلن (///.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۴۔ اذالہ (الف مکسور) اسے تذییل بھی کہا جاتا ہے:

جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخری حرف سے پہلے ایک الف زیادہ کردینے کا نام اذالہ ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مذال کہتے ہیں، جیسے مستفعلن (/././/.) کے وتد مجموع یعنی علن کے آخری حرف سے پہلے الف اضافہ کیا جائے تو مستفعلان (/././/..)

بن جائے گا۔

۱۵۔ ترفیل (بفتح تاء وکسرہ فاء):

رکن میں آئے ہوئے وتد مجموع پر ایک سبب خفیف بڑھا دینے کو ترفیل کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مرفل کہتے ہیں، جیسے فاعلن (/.//.). میں اگر سبب خفیف یعنی تن بڑھادی جائے فاعلاتن (/.//./.) بن جائے گا۔

۱۶۔ کسف (بفتح اول وسکون دوم وسوم):

جب رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو تو اگر اس وتد مفروق کے متحرک حرف کو گرادیا جائے تو اسے کہتے ہیں، اور جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مکسوف کہتے ہیں، جیسے مفعولات (/./././) میں کا آخر وتد مفروق لات ہے جس کا آخری متحرک حرف یعنی ت کو گرا دیا جائے تو مفعولا (/././.) باقی بچتا ہے کہ جسے مفعولن (/././.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۷۔ صلم (بفتح صاد وسکون لام و میم):

رکن کے آخری وتد مفروق کو حذف کرنے کو صلم کہتے ہیں، جس رکن پر صلم واقع ہو اسے اصلم کہتے ہیں، جیسے مفعولات (/./././) میں سے وتد مفروق یعنی لات کو حذف کیا جائے تو

مفعو(/./.) بچتا ہے کہ جسے فعلن (/./.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۱۸۔ قصر (بفتح قاف وسکون تاء وراء):

رکن کے آخر واقع شدہ سبب خفیف کے حرف ساکن کوگرا کے اس کے پہلے متحرک حرف کو ساکن کردینا قصر کہلاتا ہے، جس رکن پر قصر واقع ہو اسے مقصور کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) کا آخری سبب خفیف لن ہے اگر اس کے حرف آخر یعنی نون کوگرا کر ما قبل یعنی لام کو ساکن کیا جائے تو یہ فعول (//..) بن جائے گا۔

۱۹۔ خلع (بفتح خاء وسکون لام وعین) جسے کبل بھی کہتے ہیں:

رکن میں خبن و قطع کے اجتماع کو خلع کہتے ہیں اور جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مخلع کہتے ہیں، جیسے فاعلن (/.//.) میں جب خبن کے ذریعہ رکن کے پہلے سبب خفیف یعنی فا کا حرفِ ساکن یعنی الف گرا دیا جائے اور قطع کے ذریعہ وتد مجموع یعنی علن کے آخری حرف یعنی نون کوگرا کر نون کے ما قبل یعنی لام کو ساکن کر دیا جائے تو فعل (//.) باقی بچتا ہے۔

۲۰۔ وقف (بفتح واو، وسکون قاف وفاء):

وتد مفروق کے آخری حرف کا ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے

موقوف کہتے ہیں جیسے مفعولاتُ (/././/) میں وتد مفروق جوکہ لاتُ ہے کے ت کو ساکن کیا جائے تو وہ مفعلاتُ (/././.) ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ حذف (ح مفتوح، ذال وف ساکن):

رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کو گرادینا حذف کہلاتا ہے، اور جس رکن میں یہ واقع ہو اسے محذوف کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) میں سبب خفیف لن ہے اگر اسے گرا دیا جائے تو فعو (//.) حاصل ہوتا ہے، جسے فعل (//.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۲۲۔ تسبیغ: (ت مفتوح، سین ساکن، ب مکسور، ی وغ ساکن):

رکن کے آخر میں واقع شدہ سبب خفیف میں حرف ساکن کا زیادہ کرنا تسبیغ کہلاتا ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مسبغ کہتے ہیں، جیسے فاعلاتن کے سبب خفیف یعنی تن کے بیچ میں الف اضافہ کیا جائے تو فاعلاتان بنتا ہے۔

۲۳۔ بتر (ب مفتوح، ت اور ر ساکن):

رکن میں اگر حذف و قطع جمع ہو جائیں تو اسے بتر کہتے ہیں، جس رکن میں یہ زحاف واقع ہو اسے ابتر کہتے ہیں، جیسے فعولن (//./.) میں اگر حذف کے ذریعہ ایک سبب خفیف یعنی لن

کو گرا دیا جائے اور قطع کے ذریعہ وتد مجموع یعنی فعو کے آخر سے حرف ساکن یعنی واو کو گرا کر اس کے ما قبل یعنی ع کو سکون دیا جائے تو فع (/.) باقی رہ جاتا ہے۔
خرم و جبّ کے اجتماع کو بھی بتر کہتے ہیں، جیسے مفاعیلن (//./.) میں خرم واقع ہونے سے پہلے وتد مجموع کا حرف میم گر گیا اور فاعیلن (/././.) رہ گیا (چونکہ رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کو گرا دینا خرم کہلاتا ہے) پھر جبّ واقع ہوا تو دونوں سبب خفیف یعنی عی اور لن گر گئے (کیونکہ مفاعیلن کے آخری دونوں سبب خفیف گرانے کا نام جبّ ہے) تو باقی بچا فا (/.)۔

۲۴۔ تشعیث (ت مفتوح، شین ساکن، ع مکسور، ی وث ساکن):
اگر وتد مجموع کے ایک حرف متحرک کو گرا دیا جائے تو اسے تشعیث کہتے ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مشعث کہا جاتا ہے، جیسے فاعلاتن (/.//./.) میں علا سے اگر عین گرا دیا جائے تو فاعاتن (/././.) وجود میں آتا ہے جسے مفعولن (/././.) سے بدل دیتے ہیں۔

۲۵۔ عصب (ع مفتوح، ص وب ساکن):
مفاعلتن کے لام متحرک کو ساکن کرنے کا نام عصب ہے، جس رکن پر یہ زحاف واقع ہو اسے معصوب کہتے ہیں، جیسے مفاعلتن (//.///.) پر عصب واقع ہوگا تو وہ مفاعلتن (//./ ./.)

ہو جائے گا کہ جسے مفاعیلن (//./.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۲۶۔ عضب (بفتح عین ع و ضاد و سکون ب):

مفاعلتن میں سے میم کے حذف کرنے کا نام غضب ہے، جیسے مفاعلتن (//.///.) کا فاعلتن (/.///.) ہوجانا کہ جسے مفتعلن (/.///.) سے بدل دیتے ہیں۔

۲۷۔ عقل (بفتح عین و سکون ق و لام):

جس رکن پر عصب (مفاعلتن کے لام متحرک کو ساکن کردینا) و قبض (رکن کے پانچویں حرف ساکن کو گرانے کو قبض کہتے ہیں) واقع ہو اسے عقل کہتے ہیں، جس رکن پر یہ زحاف واقع ہو اسے معقول کہتے ہیں، لہذا جب مفاعلتن (//.///.) کا لام عصب کے ذریعہ ساکن ہو گا تو وہ مفاعلتن (//./.) بنے گا کہ جسے مفاعیلن (//./.) سے بدل دیتے ہیں اور پھر قبض کے ذریعہ مفاعیلن کا پانچواں حرف حذف کیا جائے تو مفاعلن (//.//.) باقی رہ جاتا ہے۔

۲۸۔ نقص (بفتح نون و سکون ق ویا):

عصب (مفاعلتن کے لام متحرک کو ساکن کرنے کا نام عصب ہے) و کف (رکن کے ساتویں حرف ساکن گرانے کو کف کہتے ہیں) کے اجتماع کو نقص کہتے ہیں، جس رکن پر یہ زحاف واقع ہو اسے منقوص کہا جاتا ہے، جیسے مفاعلتن (//.///.) پر عصب واقع ہوا تو لام ساکن ہو کر مفاعلتن (//./.‌/.) بنا اور جب کف کے ذریعہ رکن کے ساتویں حرف کو گرا دیا جائے تو مفاعلت (//./.‌/) بچے گا کہ جسے مفاعیل (//./.‌/.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۲۹۔ قطف (بفتح قاف و سکون طاء وفاء):

اجتماع عصب (مفاعلتن کے لامِ متحرک کو ساکن کرنے کا نام عصب ہے) و حذف (رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کو گرا دینا حذف کہلاتا ہے) کا نام قطف ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مقطوف کہتے ہیں، جیسے عصب کے ذریعہ مفاعلتن (//.///.) کے لام متحرک کو ساکن کیا جائے تو مفاعلتن (//./.‌/.) ہوگا اور جب حذف کے ذریعہ رکن کے آخر سے سبب خفیف یعنی تن گرا دیا جائے تو مفاعل (//./.) باقی رہے گا کہ جسے فعولن (//./.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۰۔ قصم (بفتح قاف وصاد، وسکون میم):

رکن میں خرم (رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کوگرا دینے کا نام خرم ہے) و عصب (مفاعلتن کے لامِ متحرک کو ساکن کرنے کا نام عصب ہے) کے اجتماع کو قصم کہتے ہیں، اورجس رکن میں یہ واقع ہو اسے مقصوم یا اقصم کہا جاتا ہے، جیسے مفاعلتن (//././/.) میں جب وتد مجموع مفا کا پہلا حرف یعنی میم گر جائے تو فاعلتن (/././/.) باقی رہے گا اور جب عصب کے ذریعہ لام کو ساکن کیا جائے تو فاعلتن (/././.) باقی رہے گا کہ جسے مفعول (/././.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۱۔ جمم (بفتح جیم و میم اول وسکون میم دوم):

رکن میں عقل (یعنی عصب و قبض کا جمع ہونا) و خرم (رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کوگرا دینا) کے اجتماع کو جمم کہتے ہیں، اور جس رکن میں یہ زحاف آئے اسے اجم کہتے ہیں، لہذا عصب کے عمل میں مفاعلتن (//././/.) کا لام ساکن ہوگیا تو باقی مفاعل تن (//././.) رہا، جب قبض کا عمل ہوا تو پانچواں حرف ساکن یعنی لام گر گیا (کیونکہ قبض سے مراد پانچویں حرف ساکن کا گرادینا ہے) اور باقی مفاعتن (//.//.) رہ گیا، یہاں عقل کا عمل ختم ہوا،اب خرم کا عمل ہوا تو مفاعتن کا میم گرگیا باقی فاعتن (/././.) رہ گیا کہ جسے فاعلن (/././.)

سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۲۔ عقص (بفتح عین وسکون قاف وصاد):

جس رکن میں خرم (رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کوگرا دینا) ونقص (عصب وکف کے اجتماع کو نقص کہا جاتا ہے) جمع ہوں اسے عقص کہتے ہیں، اور جس رکن میں یہ زحاف آئے اسے اعقص کہتے ہیں، جیسے مفاعلتن (//././/.) میں جب خرم واقع ہوگا تو میم ساقط ہوجائے گا اور فاعلتن (/././/.) باقی رہے گا، پھر جب نقص واقع ہوگا تو عصب کے ذریعہ لام ساکن ہوگا تو فاعل تن (/././.)بن جائے گا، جب فاعل تن پر کف کا عمل ہوگا تو آخر سے نون گر جائے گا (کیونکہ ساتواں حرف ساکن گرانے کا نام کف ہے اور یہاں ساتویں حرف سے مرا باعتبار مفاعلتن ہے) تو فاعلتُ (/././)باقی رہے گا جس کو مفعولُ (/././) سے بدل لیا جاتا ہے۔

۳۳۔ اضمار (بکسرۂ الف، وسکون ضاد، وبفتح میم وسکون الف ولام):

رکن متفاعلن کے تائے متحرک کو ساکن کرنے کا نام اضمار ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مضمر کہتے ہیں، جیسے متفاعلن (///.//.) کا متفاعلن (/././/.)میں بدل جانا۔

۳۴۔ وقص (بفتح واو و سکون قاف و صاد):

جس رکن میں اضمار (رکن متفاعلن کے تائے متحرک کو ساکن کرنے) و خبن (رکن کے پہلے سبب خفیف کا حرفِ ساکن گرا دینا) کا اجتماع ہو اسے وقص کہتے ہیں، اور جس رکن پر یہ زحاف وارد ہو اسے موقوص کہا جاتا ہے، جیسے متفاعلن (//.///.) پر جب اضمار واقع ہو گا تو ت ساکن ہوگی اور متْ فاعلن (/././/.) بن جائے گا اور جب خبن واقع ہو گا تو رکن کے سب سے پہلے سبب خفیف یعنی مت کا حرف ساکن یعنی ت گر جائے گا تو مفاعلن (//.//.) باقی بچے گا۔

۳۵۔ خزل (بفتح خاء و سکون زو لام):

اضمار (رکن متفاعلن کے تائے متحرک کو ساکن کرنا) و طے (رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دینا) کے اجتماع کو خزل کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مخزول کہا جاتا ہے، جیسے متفاعلن (//.///.) میں اضمار کے سے متْ فاعلن (/././/.) ہو گا اور پھر طے کے ذریعہ جب دو سبب خفیف یعنی مت اور فا کے چوتھے حرف یعنی الف کو گرا دیا جائے تو متفعلن (/.///.) ہو گا کہ جسے مفتعلن (/.///.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۶۔ جبّ (بفتح جیم وباء مشددہ):

رکن کے آخری دو سبب خفیف کے حذف کرنے کا نام جبّ ہے، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مجبوب کہتے ہیں، جیسے مفاعیلن (//././.) میں جبّ واقع ہو تو دو سبب خفیف یعنی عی اور لن حذف ہو جائیں گے جس کے بعد مفا(//.) باقی رہتا ہے کہ جسے فعل (//.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۷۔ ہتم (بفتح ہاء وسکون ت ومیم):

حذف (رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کو گرادینا) وقصر (رکن کے آخر واقع شدہ سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرا کے اس کے پہلے متحرک حرف کو ساکن کردینا) کے اجتماع کو ہتم کہتے ہیں، جس رکن میں یہ واقع ہو اسے اہتم کہا جاتا ہے، جیسے مفاعیلن (//././.) میں حذف کے ذریعہ آخری سبب خفیف یعنی لن گر گیا تو مفاعی(//./.) رہ گیا، اب قصر کی وجہ سے سبب خفیف یعنی عی کا جب حرف ساکن یعنی ی گر جائے اور ماقبل یعنی ع کو ساکن کردیا جائے تو مفاع(//..) حاصل ہوتا ہے جس کو فعول(//..) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۳۸۔ زلل (بفتح زولام اول وسکون لام دوم):

خرم (رکن کے اول میں وتد مجموع کے پہلے حرف کو گرا دینا) و ہتم (حذف و قصر کا جمع ہونا) کے اجتماع کو زلل کہتے ہیں، بہ الفاظ دیگر جس رکن میں خرم حذف و قصر جمع ہوں اسے زلل کہتے ہیں، اور جس رکن میں یہ واقع ہو اسے ازل کہتے ہیں، جیسے مفاعیلن (//./.) میں خرم واقع ہونے کی وجہ سے میم گر جائے جائے گا جس سے فاعیلن (/./.) باقی رہ گیا، اب حذف (رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کو گرادینا) کی وجہ سے آخری سبب خفیف یعنی لن گرگیا تو فاعی (/./.) بچا، اور پھر قصر (رکن کے آخر واقع شدہ سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرا کے اس کے پہلے متحرک حرف کو ساکن کردینا) سے فاعی کی ی گر گئی اور ماقبل یعنی عین ساکن ہوا گیا تو فاع (/..) بچا۔

۳۹۔ جدع (بفتح سین وسکون دال وعین):

رکن کے دو سبب خفیف کے گرانے اور وتد مفروق کے آخری حرف کو ساکن کرنے کا نام جدع ہے، جس رکن پر یہ واقع ہو اسے مجدوع کہا جاتا ہے، جیسے مفعولات (/././/) میں اگر پہلے دو سبب خفیف یعنی مف عو کو گرا دیا جائے تو لاتُ (/./) بچ جاتا ہے اور جب وتد مفروق یعنی لاتُ کی ت کے ساکن کیا جائے تو لاتْ (/..) بچتا ہے کہ جسے فاع (/..) سے

بدل لیا جاتا ہے۔

۴۰۔ نحر (بفتح نون وسکون حاء وراء):

جدع کے بعد الف کے ساقط کرنے کو نحر کہتے ہیں اور جس رکن میں یہ واقع ہوتا ہے اسے منحور کہا جاتا ہے، جیسے مفعولات (/././/) میں جدع کی وجہ سے مف اور عو گر گیا اور اور وتد مفروق یعنی لاتُ کے آخری حرف کو ساکن کرنے سے لاتْ (/..) باقی بچا جس کے بعد نحر واقع ہونے نے لاتْ کا الف گر جائے گا اور لتْ (/.) باقی بچے گا کہ جسے فع (/.) سے بدل لیا جاتا ہے۔

۴۱۔ جحف (بفتح جیم وسکون ح وف):

فاعلاتن کو مخبون کر کے باقی ماندہ میں سے فاصلہ صغریٰ کو ساقط کر دینے کا نام جحف ہے، اور جس رکن میں یہ واقع ہو اسے مجحوف کہتے ہیں، جیسے فاعلاتن (/.//./.) میں خبن کے ذریعہ جب پہلے سبب خفیف کا حرف ساکن یعنی الف گرا دیا جائے تو فعلاتن (///./.)باقی بچے گا، اب فاصلہ صغریٰ (جسے فاصلہ صولت بھی کہتے ہیں) اس چار حرفی کلمہ کو کہتے ہیں کہ جس کے پہلے تین حرف متحرک اور چوتھا ساکن ہو، تو فعلاتن میں فاصلہ صغریٰ فعلا ہے، لہذا جحف میں جب یہ گر جائے گا تو صرف تن (/.) باقی رہ جائے گا کہ جسے فع (/.) سے بدل دیا

جاتا ہے۔

۴۲۔ ربع (بفتح راء وسکون باء وعین):

خبن وبتر کے جمع ہونے کو ربع کہا جاتا ہے، جس رکن میں ربع واقع ہو اسے مربوع کہتے ہیں، جیسے فاعلاتن (/./././.) میں جب خبن کے ذریعہ فا کا الف گرگیا تو فعلاتن (///./.) باقی بچا(چونکہ رکن کے پہلے سبب خفیف کا حرفِ ساکن گرانا خبن کہلاتا ہے)، اس میں بتر (رکن میں کا حذف و قطع جمع ہونا) کی وجہ سے آخری کا سبب خفیف یعنی تن گرگیا (چونکہ حذف سے مراد رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کوگرادینا ہے) تو فعلا (///.)بچا، اب قطع (رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرف ساکن کوگراکر اس کے پہلے حرف کو ساکن کردینا) کی وجہ سے فعلا کا الف گرکر لام ساکن ہوجائے تو فعل (//.) بچے گا۔

۴۳۔ درس (بفتح دال وسکون راء وسین):

خبن وحذف وطمس وتسبیغ کے بعد حرف ساکن کوگرانے کا نام درس ہے، اورجس رکن پر یہ واقع ہو اسے مدروس کہتے ہیں، جیسے فاعلتن (/.//./.)میں جب خبن واقع ہوگا تو فا کا الف گر جائے گا اور فعلاتن (///./.) ہو جائے گا (چونکہ رکن کے پہلے سبب خفیف کے حرفِ ساکن کے گرجانے کو خبن کہتے ہیں)، اور حذف کے ذریعہ فعلاتن کا تن گر جائے گا (چونکہ

حذف سے مراد رکن کے آخر سے ایک سبب خفیف کو گرا دینا ہے) تو فعلا (///.) باقی بچے گا اور جب طمس کے ذریعہ کے عین و لام کو حذف کیا جائے تو فا بچتا ہے (چونکہ مستفعلن کے عین و لام کو ساقط کرنے کا نام طمس ہے) اب فا(/.) کہ جو سبب خفیف ہے اسمیں تسبیغ کے ذریعہ عین کا اضافہ کیا جائے تو فاع (/..) بنتا ہے۔

۴۴۔ عرج (بفتح عین وراء وسکون جیم):

مستفعلن کے لام متحرک کو ساکن کرنے کا نام عرج ہے، اور جس رکن پر یہ واقع ہو اسے اعرج کہتے ہیں، جیسے مستفعلن (/././/.) سے مستفعلن(/./../) ہونا کہ جسے مفعولان(/./../) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۴۵۔ طمس (بفتح اول وسکون میم وسین):

مستفعلن کے عین و لام کو ساقط کرنے کا نام طمس ہے، اس مزاحف رکن کو مطموس کہتے ہیں، جیسے مستفعلن(/././/.) سے مستفن (/./..) بنتا ہے کہ جسے فعلان (/./..) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۴۶۔ سلخ (بفتح سین وسکون لام وخ):

فاعلاتن کے دونوں سبب خفیف اور عین کی حرکت کے گرا دینے کو سلخ کہتے ہیں، مزاحف رکن کو مسلوخ کہا جاتا ہے، جیسے فاع لاتن (منفصل)(/./ +/./.) میں اگر دو سبب خفیف یعنی لا تن کو گرا کر عین کو ساکن کر دیا جائے تو فاع (/..) بچتا ہے۔

۴۷۔ رفع (بفتح راءوسکون فاء وعین):

ایک سبب خفیف کے حذف کرنے کو رفع کہتے ہیں اور اس کے مزاحف رکن کو مرفوع کہا جاتا ہے، جیسے مستفعلن (/././/.) کے پہلے سبب خفیف یعنی مس کو حذف کیا جائے تفعلن (/.//.) بچتا ہے جسے فاعلن (/.//.) سے بدل دیا جاتا ہے۔

۴۸۔ تسکین اوسط:

جہاں کہیں تین مسلسل متحرک حروف ہوں اسکے حرف وسط کو ساکن کرنا تسکین اوسط کہلاتا ہے، جیسے فعلاتُ (///./) کا فعلاتُ (/././) میں بدل دینا۔

۴۹۔ معاقبہ (بضم میم، وفتح عین و بفتح قاف وباء وسکون ہ):

یعنی رکن میں دو سبب خفیف کو یا ایک ساتھ رہنے دینا یا ایک کو رکھ کر دوسرے کو گرا دینا، لیکن دونوں کا گرادینا جائز نہیں ہے، جیسے فاعل (/./.) کو فعل(//.) یا فاع(/./) میں بدلا جاسکتا ہے لیکن فِع (//)جائز نہیں ہے۔

۵۰۔ مراقبہ(بضم میم، وفتح راء و بفتح قاف وباء وسکون ہ):

اس میں دو سبب خفیف کو ثابت رکھنا یا دونوں کو گرادینا جائز نہیں ہے بلکہ ایک کا گرانا ضروری ہے، جیسے مفاعیلن (//././.) میں ی اور ن کو ساتھ رکھنا یا ساتھ گرادینا جائز نہیں ہے، لہذا یا تو ی گرکر مفاعلن (//.//.) باقی رہے گا یا پھر نون گرکر مفاعیل(//././) بچے گا اور یہ بحر مضارع میں واقع ہوتا ہے۔

مذکورہ تمام زحافات میں سے جن ارکان میں ایک زحاف واقع ہوا نہیں فروع مفرد اور جن میں مختلف زحافات واقع ہوں انہیں فروع مرکب کہتے ہیں۔

ارکان عشرہ کی فروعات:

ان تمام زحافات کے تذکرے کے بعد اب اس مقام پر ارکان فاعلن، فعولن، مفاعیلن،

مفعولات، متفاعلن، مفاعلتن، مستفعلن (متصل)، مس تفع لن (منفصل)، فاعلاتن (متصل)، فاع لاتن (منفصل) کے فروعات کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

۱۔ فاعلن:

فعلن (///.) مخبون، فع (/.) احذ، فعلن (/./.) مقطوع، فاعلان (/.//..) مذال، فاعلاتن (/.//./.) مرفل، فعل (/./) مخلع، فعلاتن (///./.) مخبون و مرفل، فعلان (///..) مخبون و مذال، فعلان (/./..) مقطوع و مذال، یہ تمام ارکان بحر متدارک، مدید اور بسیط میں آتے ہیں۔

۲۔ فعولن:

فعول(//./) مقبوض، فعل(//.) محذوف، فعل(/./) اثرم، فعلن (/./.) مخروم، فعلن(///.) اثلم، فعول (//..) مقصور، فعولان (//./..) مسبغ، فع (/.) ابتر، فعلان (/./..) اثلم و مسبغ، فعل(/..) مدروس، یہ تمام ارکان بحر متقارب و طویل میں آتے ہیں۔

۳۔ مفاعیلن:

مفعولن(/./.) اخرم، مفعول (/././)اخرب، مفاعیل(//././) مکفوف، فاعلن(/.//.) اشتر، مفاعلن (//.//.)مقبوض، فعولن(//./.) محذوف، مفاعیلان(//./../) مسبغ، فعولان

(//./..) محذوف و مسبغ، فع (/.) ابتر، فعل (//.) مجبوب، فعول (//./) اہتم، فاع (/..) ازل، فعلان (///..) اخرم و مقصور، فعلن (/./.) اخرم و محذوف، مفعولان (/./../) اخرم و مسبغ، مفاعیل (//./..) مقصور، یہ تمام ارکان بحر ہزج، مضارع، طویل، قریب اور مشاکل میں استعمال ہوتے ہیں۔

۴۔ مفعولات:

فاعلات (/.//./) مطوی، فاعلن (/.//.) مطوی و مکسوف، فع (/.) محذوف، فعولات (//./ ./) مخبون، مفعول (/././) مرفوع، مفعولان (/./../) موقوف، مفعولن (/././.) مکسوف، فعلن (/./.) اصلم، فاع (/..) مجدوع، فعلات (///./) مخبول، فعولان (//./..) مخبون و موقوف، فاعلان (/.//..) مطوی، فعلان (///..) مخبول و موقوف، فعولن (//./.) مخبون و مکسوف، فعلن (///.) مخبول و مکسوف، یہ تمام ارکان بحر منسرح، مقتضب اور سریع میں آتے ہیں۔

۵۔ متفاعلن:

فعلاتن (///./.) مقطوع، فعلن (///.) احذ، متفاعلان (///.//..) مذال، متفاعلاتن (///.//./.) مرفل، مستفعلن (/././/.) مضمر، مفاعلن (//.//.) موقوص، مفتعلن (/.///.) مخزول، مستفعلاتن (/././/./.) مضمر و مرفل، مفاعلان (//.//..) موقوض و مذال، مفاعلاتن (//.//./.)

موقوص و مرفل، مفتعلان (/.///..) مخزول و مذال، مفتعلاتن (/.///./.) مخزول و مرفل، یہ تمام ارکان بحر کامل کے ہیں۔

۶۔ مفاعلتن:

مفاعیلن (//././.) معصوب، مفتعلن (/.///.)اعضب، مفاعلن (//.//.) معقول، مفاعیل (//././)منقوص، فعولن (//./.)مقطوف، مفعولن (/././.) اقصم، فاعلن (/.//.)اجم، مفعول (/././) اعقص، یہ ارکان بحر وافر میں آتے ہیں۔

۷۔ مستفعلن:

مفتعلن (/.///.) مطوی، مفاعلن (//.//.) مخبون، مفعولن (/././.) مقطوع، فاعلن (/.//.) مرفوع، فعلن (///.) احذ، مستفعلان (/././/..) مذال، مستفعلاتن (/././/./.)مرفل، مفعولان (/././..) اعرج، فعلان (/./..) مطموس، فعولن (//./.) مخلع، فعلتن (////.) مخبول، فاع (/..) احذ و مقصور، فع (/.)احذو محذوف، مفاعلان (//.//..) مخبول و مذال، مفتعلان (/.///..)مطوی و مذال، فاعلان (/.//..) مرفوع و مذال، فعلتان (////..) مخبول و مذال، مفاعلاتن (//.//./.) مخبول و مرفل، مفتعلاتن (/.///./.) مطوی و مرفل، مستفعل (/././/) مکفوف، مفاعل (//.//) مشکول، یہ تمام ارکان بحر رجز، منسرح، مقتضب، سریع، خفیف،

مجتث، بسیط اور جدید میں آتے ہیں ۔

۸۔ مس تفع لن (منفصل):

مفاعلن (//./.) مخبون، مس تفع ل (/././/) مکفوف، مفعولن (/./././) مقصور، مفاعل (//.//) مشکول، فعولن (//./.) مقصور و مخبون ۔

۹۔ فاعلاتن (متصل):

فاعلات (/.//./) مکفوف، فعلاتن (///./.) مخبون، فاعلن (/.//.) محذوف، فعلات (///./) مشکول، فعلن (///.) مخبون و محذوف، فاعلات (/.//..) مقصور، مفعولن (/././.) مشعث، فاعلاتان (/.//./..) مسبغ، فعل (//.) مربوع، فاع (/..) مدروس، فع (/.) مجحوف، فعلن (/./.) ابتر، فعلان (///..) مخبون و مقصور، فعلاتان (///./..) مخبون و مسبغ، فعلان (/./..) مشعث و مقصور، مفعولان (/././..) مشعث و مسبغ ۔

۱۰۔ فاع لاتن (منفصل):

فاع لات (/.//./) مکفوف، فاع لات (/.//..) مقصور، فاع لن (/.//.) محذوف، فاع (/..) مسلوخ، فاع لیان (/.///..) مسبغ، فعلن (/./.) محذوف و مقصور۔

تقطیع:

تقطیع کے لغوی معنی ٹکڑے کرنے کے ہیں اور اصطلاح عروض میں ارکان بحور کے مقابل الفاظ کے ٹکڑے کرنے کو تقطیع کہتے ہیں، یعنی بحر کے ارکان پر بیت کے حروف اس طرح بٹھائیں کہ متحرک حرف پر متحرک اور ساکن حرف پر ساکن آئے، جس ترتیب سے ارکان میں متحرک و ساکن حروف واقع ہوئے ہیں اسی ترتیب سے بحر کے حروف بھی ہوں، یہ ضروری نہیں ہے کہ زبر کے مقابلے میں زبر، کسرہ کے مقابلہ میں کسرہ یا ضمہ کے مقابلے میں ضمہ ہی آئے بلکہ کوئی حرکت ہو حرکت کے مقابلہ میں حرکت آنی چاہیئے، اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ رکن واحد کے مقابلے میں لفظ واحد ہی لایا جائے، بلکہ ایک سے زیادہ بھی لا سکتے ہیں۔

بنائے تقطیع:

تقطیع کی بنیاد حروف ملفوظی پر رکھی گئی ہے مکتوبی پر نہیں یعنی تقطیع میں وہی حرف لیا جائے گا جو لکھنے میں بھی آئے اور پڑھنے میں بھی، جو حرف پڑھتے وقت اپنی آواز نہ دے اس کا گرا دینا جائز ہے، ایسے حروف کو مکتوبی غیر ملفوظی کہا جاتا ہے، مثلا خود میں واو، بالکل میں الف، فی الواقع میں ی اور الف بولنے میں نہیں آتے اسی لئے تقطیع میں گر جاتے

ہیں، لہذا تقطیع میں خود کو خد بروزن فع، بالکل کو بلکل بر وزن فعلن، فی الواقع کو فل واقع بر وزن مفعولن شمار کیا جاتا ہے، اسی طرح لفظ گھر، بھر، تھا میں تین حرف ہیں لیکن تقطیع میں انہیں گر، بر، تا پڑھا جاتا ہے، اسی طرح چھونکا جوکا بن جائے گا، اور مجھ، کھولا، مکھڑا، گھونگھٹ، چھوڑ، دھرا، پھر اور اسی طرح کے دوسرے کلمات میں ہائے مخلوط تقطیع میں حذف ہو جاتی ہے۔

بعض الفاظ ایسے ہیں جن میں حروف لکھے نہیں جاتے لیکن زبان سے نکلنے کے سبب تقطیع میں شمار ہوتے ہیں، ان کو ملفوظی غیر مکتوبی کہا جاتا ہے جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

۱۔ مد: الف ممدودہ میں دو الف شمار کئے جاتے ہیں جیسے آج کی جب تقطیع کی جائے گی تو وہ ااج بر وزن فاع ہو گا۔

۲۔ تشدید ایک حرف کے دو مرتبہ پڑھنے کو کہتے ہیں، اس لئے حرف مشدد میں دو حرف گنے جاتے ہیں جیسے مہذب کی تقطیع میں اسے مہذذب بروزن فعولن لکھا جائے گا۔

۳۔ تنوین: وہ تنوین جو آخر کلمات میں آتی ہے لیکن لکھی نہیں جاتی دوسرا حرف قرار دی جاتی ہے جیسے صریحاً کو تقطیع میں صریحن پڑھا جائے گا۔

۴۔ کلمہ طاؤس میں ہمزہ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے لہذا تقطیع میں اسے دو واو شمار کیا جائے گا یعنی طاووس پڑھا جائے گا، اسے طرح وہ کسرہ کہ جسے کھینچ کر پڑھا جائے اسے ایک یائے تحتانی

شمار کیا جائے گا جیسے اس مصرے میں کہ "بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اس دہان تنگ کا" میں دہان تنگ کو دہانے تنگ لکھا جائے گا، اور ہائے مختفی میں اضافت کے وقت ایک ہمزۂ متحرک وجود میں آتا ہے جیسے مصرع "نالۂ مرغ سحر نے اسے بیدار کیا" میں نالہ کی اضافت مرغ کی طرف ہونے کی وجہ سے ایک ہمزہ پیدا ہوا کہ جسے تقطیع میں ایک مستقل حرف شمار کیا جاتا ہے۔

تقطیع میں حروف کا گرانا:

۱۔ جو حرف پڑھتے وقت اپنی آواز نہ دے اس کا گرا دینا جائز ہے مگر ایسا حرف جس کا گرانا اساتذہ کے نزدیک جائز نہ ہو۔

۲۔ وہ نون غنہ کہ جو لفظ کے درمیان آئے اگر اس کے پہلے حرف علت (الف، واو، ی) ہو تو اسے گرا دیا جاتا ہے جیسے لفظ گونگا میں تقطیع کے وقت نون غنہ کو گرا دیا جائے گا، لیکن اگر نون غنہ کے قبل کوئی حرف علت نہ ہو تو اس نون کو شما کیا جاتا ہے جیسے لفظ رنگ، سنگ وغیرہ۔

۳۔ وہ نون ساکن کہ جس کے آگے پیچھے کوئی حرف علت ہوتا ہے تقطیع میں نہیں لیا جاتا، جیسے لفظ کنواں میں دونوں نون تقطیع میں گر کر کوا بن جاتا ہے، اسی طرح لفظ کیونکر میں ی اور نون گر کر کوکر بر وزن فعلن بن جاتا ہے۔

۴۔ اردو الفاظ کے یائے مجہول[5] کا گرانا جائز ہے جیسے چلے، بیٹھے، اٹھے، دیکھے، ایسے، جیسے، اتنے وغیرہ کی یائے مجہول گرائی جا سکتی ہے، اسی طرح اردو الفاظ کی یائے معروف[6] کا بھی گرانا جائز ہے، جیسے روٹی، پانی، گھی، موتی، ایسی، ویسی، اتنی وغیرہ کی یاء، اسی طرح یہیں، وہیں، کہیں، میں، ہیں، تمہیں، کریں، رہیں، نہیں وغیرہ کی یائے معروف یا مجہول کا گرانا جائز ہے۔

۵۔ فارسی یا عربی الفاظ میں حروف علت کا گرانا نادرست ہے، جیسے بلندی، تسلی، وفا، سخا، پہلو، خوش بو، وغیرہ میں الف، واو، ی کا گرانا ناجائز ہے۔

۶۔ جمع کے حروف (ی، ن) کو جیسے غزلیں، آنکھیں، تیروں، کبوتروں کو گرا دیا جاتا ہے لیکن بعض شعراء اسے ناجائز سمجھتے ہیں۔

۷۔ واو معدولہ [7]، ہائے مختفی، واو عاطفہ، ہائے مخلوط، یائے مخلوط تقطیع سے گرا دیئے جاتے ہیں، البتہ ہائے مختفی اور واو عاطفہ کا حسب موقع کبھی محسوب ہونا ناروا اور کبھی درست ہے۔

---

[5]- وہ یاء کہ جو لکھی تو جاتی ہے لیکن تلفظ نہیں ہوتی، لفظ جیسے میں سین کے بعد "ے" لکھی جاتی ہے لیکن تلفظ نہیں ہوتی۔

[6]- وہ یاء کہ جو لکھی اور پڑھی جاتی ہے، لفظ جیسی میں سین کے بعد آنے والی "ی" تلفظ ہوتی ہے۔

[7]- واو معدولہ وہ واو ہے کہ جسے لکھا تو جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا، جیسے خواب میں واو پڑھا نہیں جاتا چونکہ تلفظ میں ہم خاب پڑھتے ہیں۔

۸۔ الف لام جہاں آواز نہ دے جیسے و السلام، عند الطلب، دار السلطنت وغیرہ میں الف لام کا گرا دینا جائز ہے۔

۹۔ اسماء اردو اور افعال ہندی کے آخر کا الف گرانا جائز ہے مگر عربی فارسی الفاظ کے آخر کا الف نہیں گرتا جیسے اس مصرع "اندھیرا چھایا ہے تاریک آج دنیا ہے" کی تقطیع میں شاعر نے اندھیرا اور چھایا کا الف گرا دیا ہے۔

۱۰۔ اردو اضافت کا الف بھی گر جاتا ہے، جیسے اس مصرع "جس دن سے ہے خال رخ کا سودا" میں حرف اضافت (کا) کا الف اور سے کی یائے مجہول گر جائے گی۔

۱۱۔ مصدر کے آخر میں جو الف آتا ہے جیسے آنا، جانا، کھانا اسے بعض شعراء گرا دیتے ہیں لیکن محتاط شعراء ایسا نہیں کرتے۔

۱۲۔ اردو حروف کا وہ واو جس کے ما قبل حرف پر حرکت ہو کا گرانا جائز ہے، جیسے رکھو، سنو، چلو، جو، سو، ملو، گھریلو، لٹو، جگنو، وغیرہ میں واو کو گرایا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ الف اتصال یا الف وصل جیسے اگر، اکبر، اکثر، اوجھل وغیرہ جب درمیان مصرع میں ہو تو گرا دیا جاتا ہے اور اس کی حرکت ما قبل حرف کو دے دی جاتی ہے، جیسے یہ مصرع کہ "اسد ان کو اگر سلام کیا" اسدُن کو سلام کیا پڑھا جائے گا۔

۱۴۔ چوتھا حرف ساکن تقطیع میں محسوب نہیں ہوتا، جیسے دوست، پوست، چاشت، راست۔

۱۵۔ ہائے مختفی جب ترکیبی صورت میں مرکب کے درمیان آئے تو محسوب نہیں کی جاتی

جیسے جلوہ گر، زندہ دل، شعلہ ور تقطیع کرتے وقت جلوگر، زند دل، شعل ور ہو جائیں گے۔

۱۶۔ ہائے ہوز کا گرانا جائز ہے، جیسے گلدستہ، مقابلہ، معاملہ وغیرہ۔

۱۷۔ فارسی الفاظ کے آخر میں جو "ہ" ہوتی ہے اس کو گرانا فصیح سمجھا جاتا ہے، جیسے زندہ، کشتہ، زمانہ، فسانہ، فہمیدہ، پوشیدہ، وغیرہ میں آخر کی "ہ" گرادینی چاہیئے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان الفاظ کو آنا جانا کا قافیہ بنانا پڑتا ہے، اس وقت اس کا املا زندا، زمانا، فسانا، میں بدل جاتا ہے اور جب املا میں تبدیلی واقع ہو تو یہ الفاظ اردو بن جاتے ہیں، اس صورت میں ان کو بقاعدۂ فارسی مرکب کرنا غلط ہے، مثلا اس مصرع "بتائیں کیا تمہیں رنگ زمانا" میں رنگ زمانا کہنا درست نہیں ہے۔

مفرد بحور کی تشریح:

۱۔ بحر ہزج

مفاعیلن (//././.) بحر ہزج کا رکن ہے اس بحر کے کامل و سالم بیت کی تین اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مفاعیلن کی آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے:

مرے ہی سامنے دامن اٹھا کر ناز سے چلنا
مجھی سے پھر گلہ الٹا مرے چاک گریباں کا

تقطیع:

مرے ہی سا، منے دامن، اٹھا کرنا، زسے چلنا

//./.، //././.، //././.، //././.

مجھی سے پر، گلہ الٹا، مرے چاکے، گریبا کا

//./.، //././.، //././.، //././.

سالم و کامل بحر ہزج کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مفاعیلن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں:

کیا کیوں زلف کو قربان مکھڑے پر — بلائیں گر صنم لیتے تو ہم لیتے

تقطیع:

کیا کو زل، ف کو قربا، ن مکڑے پر

//./.، //././.، //././.

بلائی گر، صنم لیتے، ت ہم لیتے

//./.، //././.، //././.

سالم و کامل بحر ہزج کی تیسری قسم مربع ہے کہ جس میں مفاعیلن کی چار مرتبہ تکرار ہوتی ہے، دو پہلے مصرعے اور دو دوسرے مصرعے میں:

ہلال عید جاں افزا — دکھائی دے گیا ہر جا

تقطیع:

ہلالے عی، دجاں افزا

//./.، //./.

دکائی دے، گیا ہر جا

//./.، //./.

اگر بحر ہزج کی تینوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ۳۶ قسمیں وجود میں آتی ہیں، ہم نے اس مقام پر صرف بحر ہزج کے سالم بیت کی مثال پیش کی ہے۔

۲۔ بحر رجز

مستفعلن (/././/.) بحر رجز کا رکن ہے اس بحر کے کامل و سالم بیت کی تین اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مستفعلن کی آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے:

دن رات فکر جور میں یوں رنج اٹھانا کب تلک

میں بھی ذرا آرام لوں تم بھی ذرا آرام لو

تقطیع:

دن رات فک، رے جور می، یو رج اٹا، نا کب تلک

/././/.، /././/.، /././/.، /././/.

می بی ذرا، اارام لو، تم بی ذرا، اارام لو

/././/.، /././/.، /././/.، /././/.

سالم و کامل بحر رجز کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مستفعلن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی

ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں:

ہم کو ملا جو لطف کوئے یار کا کب وہ صبا کو لطف ہے گلزار کا

تقطیع:

ہم کو ملا، جو لطف کو، ئے یار کا

/./ /.، /./ /.، /./ /.

کب وہ صبا، کو لطف ہے، گلزار کا

/./ /.، /./ /.، /./ /.

سالم و کامل بحر رجز کی تیسری قسم مربع ہے کہ جس میں مستفعلن کی چار مرتبہ تکرار ہوتی ہے،

دو پہلے مصرعے اور دو دوسرے مصرعے میں:

اس عشق نے رسوا کیا میں کیا بتاؤں کیا کیا

تقطیع:

اس عشق نے، رسوا کیا

/./ /.، /./ /.

میں کا بتا، وو کا کیا

/./ /.، /./ /.

اگر بحر رجز کی تینوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ۱۴ سے زیادہ قسمیں وجود میں آتی ہیں ۔

۳۔ بحر رمل

فاعلاتن (/./././.) بحر رمل کا رکن ہے، اس بحر کے کامل و سالم بیت کی دو اقسام ہیں، پہلی قسم مثمن کہ جس کے ایک بیت میں فاعلاتن کی آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے:

مشکلوں میں حوصلہ جو ہم دکھادیں اس طرح کہ

حق پرستی حق شناسی کی جہاں میں آبرو ہو

تقطیع:

مشکلو می، حوصلہ جو، ہم دکادے، اس طرح کہ

/./././.، /./././.، /./././.، /./././.

حق پرستی، حق شناسی، کی جہامے، اابرو ہو

/./././.، /./././.، /./././.، /./././.

سالم و کامل بحر رمل کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں فاعلاتن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں:

قتلِ عالم کرچکا غمزہ تو بولے   کیا کیا اے خانماں برباد تو نے

تقطیع:

قتل عالم، کرچکا غم، زہ ت بولے

/./././.، /./././.، /./././.

کا کیا اے، خاناں بر، باد تو نے

/.//./، /.//./، /.//./، /.//./

اگر بحر رمل کی دونوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ۳۲ قسمیں وجود میں آتی ہیں۔

۴۔ بحر متقارب:

فعولن (/.//.) بحر متقارب کا رکن ہے، اس بحر کے کامل و سالم بیت کی دو اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں فعولن کی ایک بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے جیسے:

گھٹا آگئی جھوم کر آسماں پر　　　برسنے لگا شیخ پیر مغاں پر

تقطیع:

گٹا اا، گئی جو، م کراا، سما پر

/.//.، /.//.، /.//.، /.//.

برسنے، لگا شی، خ پیرے، مغاں پر

/.//.، /.//.، /.//.، /.//.

سالم و کامل بحر متقارب کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں فعولن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں:

میسحا نفس ہے ہوا سے　　　غبار آنکھ کا طوطیا ہے

تقطیع:

میسحا، نفس ہے، ہوا سے

//./.، //./.، //./.

غبار اا، ک کا طو، طیا ہے

//./.، //./.، //./.

اگر بحر متقارب کی دونوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغیرات ہوں تو اس بحر کی ۱۷ سے زیادہ قسمیں وجود میں آتی ہیں ۔

۵۔ بحر متدارک:

فاعلن (/.//.) بحر متدارک کا رکن ہے، اس بحر کے کامل و سالم بیت کی دو اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں فاعلن کی ایک بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے جیسے:

اب جو اقرار بھی ہو تو کیا فائدہ　　　　زندگی تھی مری تیرے انکار تک

تقطیع:

اب ج اق، رار بی، ہوتُ کا، فائدہ

/.//.، /.//.، /.//.، ///.

زندگی، تی مری، تیرے ان، کار تک

/.//.، /.//.، /.//.، ///.

سالم و کامل بحر متدارک کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں فاعلن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی

ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں جیسے:

خالق کائنات و فلک　　　　نور ارض و سماءُ فلک

تقطیع:

خالقے، کائنا، تُ و فلک

/.//.، /.//.، ///.

نور ار، ضُ و سما، و و فلک

/.//.، /.//.، ///.

اگر بحر متدارک کی دونوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ١٦ سے زیادہ قسمیں وجود میں آتی ہیں۔

٦۔ بحر کامل:

متفاعلن (///.//.) بحر کامل کارکن ہے اس بحر کے کامل و سالم بیت کی تین اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مفاعیلن کی ایک بیت میں آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے جیسے:

دل ودیں کا جس کو نہ پاس ہو یہی نامراد ہے دیکھ لو

جسے داغ کہتے ہیں اے بتو اِسی روسیاہ کا نام ہے

تقطیع:

دلُ دی ک جس، ک ن پاس ہو، یَ ہِ نامرا، دہَ دیک لو

///.//.، ///.//.، ///.//.، ///.//.

جس داغ کہ،تِ ہَ اے بتو،اِس روسیا،ہ ک نام ہے

///.//.، ///.//.، ///.//.، ///.//.

سالم و کامل بحر کامل کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں متفاعلن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے،تین پہلے مصرعے اورتین دوسرے مصرعے میں جیسے:

وہ جوایک سروجود ہے وہی ہے خدا　　　وہ جوایک وجہ حدوث ہے وہی ہے ھدی

تقطیع:

وج ایک سر، روجود ہے، وہ ہے خدا

///.//.، ///.//.، ///.//.

وج ایک وج، ہ حدوث ہے، وہ ہے ھدی

///.//.، ///.//.، ///.//.

سالم و کامل بحر کامل کی تیسری قسم مربع ہے کہ جس میں متفاعلن کی چار مرتبہ تکرار ہوتی ہے، دو پہلے مصرعے اور دو دوسرے مصرعے میں، جیسے:

مرا دل نہیں نہ دماغ ہے　　　مجھے ہوش ہے نہ حواس ہے

تقطیع:

مرادل نہی، ن دماغ ہے

///.//.، ///.//.

مِج ہوش ہے،ن حواس ہے

///.//.، ///.//.

اگر بحر کامل کی تینوں قسموں کی ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ۷ سے زیادہ قسمیں وجود میں آتی ہیں ۔

۷۔ بحر وافر:

مفاعلتن (//.///.) بحر وافر کا رکن ہے اس بحر کے کامل و سالم بیت کی تین اقسام ہیں پہلی قسم مثمن ہے کہ جس کی ایک بیت میں مفاعلتن کی آٹھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے جیسے:

مسیح سے بھی نہ ہوگی شفا کسی سے بھی التجا نہ کرو

دوا بھی عبث دعا بھی عبث دوا نہ کرو دعا نہ کرو

تقطیع:

مسی ح س بی، ن ہوگ شفا، کسی س ب ال، تجا نَ کرو

//.///.، //.///.، //.///.، //.///.

دوا بِ عبث، دعا بِ عبث، دوا نَ کرو، دعا نَ کرو

//.///.، //.///.، //.///.، //.///.

سالم و کامل بحر وافر کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مفاعلتن کی چھ مرتبہ تکرار ہوتی ہے، تین پہلے مصرعے اور تین دوسرے مصرعے میں، جیسے:

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں لجن ۔ صدائے محن پہ ایسے منن تمہارے لئے

تقطیع:

جنا می چمن، چمن م سمن، سمن م لجن

//.///، //.///، //.///

صدائے محن، پَ ایسِ منن، تمارِ لئے

//.///، //.///، //.///

سالم و کامل بحر وافر کی تیسری قسم مربع ہے کہ جس میں متفاعلن کی چار مرتبہ تکرار ہوتی ہے، دو پہلے مصرعے اور دو دوسرے مصرعے میں، جیسے:

کلیم ورضی غلیل ورضی　　　تمہارے لئے نبیؐ و علیؑ

تقطیع:

کلیمُ رضی، غلیلُ رضی

//.///، //.///

تمارِ لئے، نبیُ و علیؑ

//.///، //.///

اگر بحر وافر کی تینوں قسموں کے ارکان میں زحاف و علل کی وجہ کی تغییرات ہوں تو اس بحر کی ۵ سے زیادہ قسمیں وجود میں آتی ہیں۔

مرکب بحور کی تشریح

۱۔ بحر منسرح:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ
مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ

سالم و کامل بحر منسرح کی پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مستفعلن(/././/.) اور مفعولاتُ(/././/) میں سے ہر ایک چار مرتبہ آتے ہیں، دو پہلے مصرعے میں اور دو دوسرے مصرعے میں، جیسے:

رسم جہاں ملک و جاہ ملک و ستگر ہمراہ　　　شان وفا حق آگاہ نفس نبیؐ نور اللہ

تقطیع:

رس مے جہا، ملک و جاہ، ملک و ستم، گر ہمراہ
/.//.، /././/، /.//.، /././/
شانے وفا، حق اا گاہ، نفسے نبیؐ، نور ل لاہ
/.//.، /././/، /.//.، /././/

سالم و کامل بحر منسرح دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں ارکان مستفعلن، مفعولاتُ مستفعلن کی ایک بیت میں دو ر بار تکرار ہوتی ہے جیسے:

صبح ازل سے ہے وہی رب العلی　　　رب البشر بھی ہے اور رب الوری

تقطیع:

صب حے ازل، سے ہے وہی، ربِ بُ ل علی
/.//.، /././/، /.//.

ربُ لبشر، بی ہے اور، ربُ لوری

././/.، ././.، ././.، .//./

۲۔ بحر مقتضب:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن

مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن

سالم و کامل بحر مقتضب کی پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مفعولاتُ(/././.) اور مستفعلن(/.//.) میں سے ہر ایک چار مرتبہ تکرار ہوتی ہے، دو پہلے مصرعے میں اور دو دوسرے مصرعے میں، جیسے:

ان بالوں میں اب کیوں نہیں ہوتا شانہ کیا ہے صنم

تیرے گیسو الجھے مرا دل آشفتہ ہے اے صنم

تقطیع:

ان بالوم، اب کو نہی، ہوتا شان، کا ہے صنم

/././، /.//.، /././، .//./

تیرے گیس، الجھے مرا، دل ااشفت، ہے اے صنم

/././، /.//.، /././، .//./

۳۔ بحر سریع:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:
مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ، مفعولاتُ
مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ، مفعولاتُ

سالم و کامل سریع کی پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مستفعلن(/././/.) اور مفعولاتُ (/./././)میں سے ہر ایک چار مرتبہ آتے ہیں، دو پہلے مصرعے میں دو دوسرے مصرعے میں، جیسے:

مور و ملخ کا ہے وہ رب سب کا رب سب کا رب
آدم کا رب سب کا سبب سب کا رب سب کا رب

تقطیع:

مور و ملخ، کا وہ ہَ رب، سب کا رب، سب کا رب ب
/./././ ،/./././، /././/.، /././/.
اادم کا رب، سب کا سبب، سب کا رب ب، سب کا رب ب
/./././ ،/./././، /././/.، /././/.

سالم و کامل سریع کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

رہتا ہے دل میں سب کا دکھ کیسا دکھ　　　خالق ہے سب کا جو خدا اس کا دکھ

تقطیع:

رہتا ہَ دل، می سب کا دک، کیسا دک ہ

/././/.، /././/.، /./././

خالق ہَ سب، کا جو خدا، اس کا دک ہ

/././/.، /././/.، /./././

۴۔ بحر خفیف:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

سالم و کامل بحر خفیف کی مسدس صورت میں فاعلاتن(/.//./.) مستفعلن(/././/.) فاعلاتن (/.//./.) کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

یاد حق ہے یاد علیؑ یاد مول　　　صدق دل ہے شان وفا قول مول

تقطیع:

یاد حق ہے، یادے علیؑ، یاد مول

/.//./.، /././/.، /.//./.

صدق دل ہے، شانے وفا، قول مول
/./ /./، /./ /./، /./ /./

۵۔ بحر مضارع:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن

مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن

سالم و کامل بحر مضارع کی پہلی قسم مثمن ہے کہ جس میں مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

سدا رہنا راہ حق پر جدا ہوں پھر گو تن و سر مقابل ہوں گر ستمگر رہے حق پہ قلب مضطر

تقطیع:

سدا رہنا، راہ حق پر، جدا ہو پر، گو تن و سر
//./.، /./ /./.، //./.، /./ /./.
مقابل ہو، گر ستمگر، رہے حق پہ، قلب مضطر
//./.، /./ /./.، //./.، /./ /./.

سالم و کامل بحر مضارع کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے جیسے:

عیاں ہے حق حب عمل سے وہ روشن ہے　　　　وہ نورالحق ہے علیؑ کا وہ مائمن ہے

تقطیع:

عیاہے حق، حبِ عمل سے، وُہ روشن ہے

//./.، ./././.، //././.

وُ نورُلُ حق، ہے علی کا، ومامن ہے

//./.، ./././.، //././.

٦۔ بحر مجتث:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

سالم و کامل بحر مجتث کی مثمن صورت میں مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

جو بھی کرو اس پیار میں دیکھو ذرا چشم دل سے

میرے صنم تم کہاں ہو میں جل گیا ظلمتوں میں

تقطیع:

جو بی کرو، اس پیار می، دیکو ذرا، چشم دل سے

./././، ././/.، ./././.، ./././.
میرے صنم، تم کہا ہو، می جل گیا، ظلمتو می
./././، ././/.، ./././.، ./././.

۷۔ بحر طویل:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن

فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن

سالم و کامل بحر طویل کی مثمن صورت میں فعولن، مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

تمہاری جدائی میں لبوں پر دم آیا ہے   کوئی تنگ جی سے یوں مسیحا کم آیا ہے

تقطیع:

تماری، جدائی مے، لبوں پر، دما یا ہے
//./.، //././.، //./.، //././.
کئی تن،گ جی سے یو، میسحا، کمایا ہے
//./.، //././.، //./.، //././.

۸۔ بحر مدید:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن

فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن

سالم و کامل بحر مدید کی مثمن صورت میں فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن، فاعلن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

اور تو باتیں بڑی چھوڑ دیں سب خیر سے   پر نہ اس کوچے کی باز آیا اب تک سیر سے

تقطیع:

اور تو با، تے بڑی، چوڑ دی سب، خیر سے

/./‌/.، /./.، /./‌/.، /./.

پر نہ اس کو، چے کی با، زایا اب تک، سیر سے

/./‌/.، /./.، /./‌/.، /./.

۹۔ بحر بسیط:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن

مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن

سالم و کامل بحر بسیط کی پہلی قسم مثمن ہے جس میں مستفعلن، فاعلن، مستفعلن، فاعلن، کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

گھبرا گیا گھر میں دل الفت ہوئی دشت سے

بہلائیں دل اے جنوں جنگل کی اب گشت سے

تقطیع:

گبرا گیا، گر مِ دل، الفت ہئ، دشت سے

/././/.، /.//.، /././/.، /.//.

بہلائے دل، اے جنو، جنگل ک اب، گشت سے

/././/.، /.//.، /././/.، /.//.

سالم و کامل بحر بسیط کی دوسری قسم مسدس ہے کہ جس میں مستفعلن فاعلن مستفعلن کی ایک بیت میں دو بار تکرار ہوتی ہے، جیسے:

ہم کو نئ زندگی ہاں پر ملی   تم بھی سنو روشنی ہاں پر ملی

تقطیع:

ہم کو نئ، زندگی، ہا پر ملی

/././/.، /.//.، /././/.

تم بی سنو، روشنی، ہا پر ملی

/././/.، /.//.، /././/.

۱۰۔ بحر جدید:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، فاعلاتن، مستفعلن

فاعلاتن، فاعلاتن، مستفعلن

سالم و کامل بحر جدیر کی پہلی صورت مسدس ہے جس میں ، فاعلاتن، فاعلاتن، مستفعلن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

لے گیا وہ بے مروت آرام دل　　　　کچھ نہیں باقی رہا اب جز نام دل

تقطیع:

لے گیا وہ ،بے مرووت، اارام دل

.//././ ،././/./ ،././/./

کچھ نہی با،قی رہا اب، جز نام دل

.//././ ،././/./ ،././/./

سالم و کامل بحر جدید کی دوسری صورت مربع ہے جس میں ، فاعلاتن، مستفعلن کی ایک بیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے، جیسے:

بے ضمیری اور حرص رے　　　　نار دوزخ انجام ہے

تقطیع:

بے ضمیری، اور حرص رے

/./././ ،/./././

نار دوزخ، انجام ہے

/./././ ،/./././

اا۔ بحر قریب:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

مفاعیلن، مفاعیلن، فاعلاتن

مفاعیلن، مفاعیلن، فاعلاتن

سالم و کامل بحر قریب کے مسدس میں ارکان مفاعیلن، مفاعیلن، فاعلاتن کی ایک بیت میں دو بار تکرار ہوتی ہے، جیسے:

تمہارا دل میری جاں ہے جان جاناں   کروں کیا میں عجب جاں ہے جان جاناں

تقطیع:

تمارا دل، مری جا ہے، جان جانا

/./././ ،/././// ،/././//

کرو کا می، عجب جا ہے، جان جانا

/./././ ،/././// ،/././//

۱۲۔ بحر مشاکل:

اس بحر کے ارکان دو سالم و کامل مصرعوں میں یہ ہیں:

فاعلاتن، مفاعیلن، مفاعیلن

فاعلاتن، مفاعیلن، مفاعیلن

سالم و کامل بحر مشاکل میں فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن کی ایک بیت میں دو بار تکرار ہوتی ہے، جیسے:

ہوگئی ہے عجب صورت عجب باتیں　　　دل پریشاں ستم شامیں غضب راتیں

تقطیع:

ہوگئی ہے، عجب صورت، عجب باتی

/./././. ،//././. ،//././.

دل پریشا، ستم شامی، غضب راتی

/./././. ،//././. ،//././.

مذکوہ مفرد اور مرکب بحروں میں ہم نے صرف کامل و سالم بحور کو بیان کیا، جس کے علاوہ اور بھی بحور کی اقسام پائی جاتی ہیں کہ جنہیں بحر مبسط، بحر مبسوط، بحر متبسط، بحر منبسط، بحر عمیق (الممتد)، بحر حمیم (الاخف)، بحر صغیر (المخفف)، بحر ندیل (المرکب)، بحر متراکب، بحر مرکوب، بحر منسرح، بحر سلیم (المسرح) بحر متشارک، بحر مشارک، بحر مشترک، بحر

صریم (المتضارع)، بحر عریض (المستطیل)، بحر غریب (القریب)، بحر مستقرب، بحر متوافر، بحر متوفر، بحر مدق، بحر مستدق، بحر مستدرک، بحر مستزاد، بحر مستکمل، بحر کبیر (المتسرع)، بحر قلیب (المنطرد)، بحر اصم (مستطرد)، بحر حمید (المقضب) اور بحر موجز کہا جاتا ہے۔

فصل دوم

اردو شاعری اور امام حسین علیہ السلام

اردو ادب بالخصوص شاعری کا حضرت امام حسین علیہ السلام سے گہرا تعلق ہے، بلکہ یہ کہنے میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں کہ اردو ادب اور شاعری دونوں کو امام حسین علیہ السلام سے معراج حاصل ہوئی، کیونکہ اس زبان میں جس انداز سے اور جس قدر آپ کی ذات پر منظوم کلام کہا گیا ہے پوری تاریخ بشریت میں کسی اور کے لئے نہیں کہا گیا۔

اردو کے ساتھ ساتھ جس جس زبان میں امام حسین علیہ السلام کے چاہنے والے پائے گئے انہوں نے اپنی بضاعت کے مطابق آپ کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے چونکہ روایت کی روشنی میں آپ کے لئے قصیدہ، منقبت، سلام، نوحہ، مرثیہ کہنا عین عبادت ہے، ایسی عبادت کہ جس میں ایک بیت شعر کے عوض جنت عطا کی جاتی ہے، حدیث شریف میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ اَنْشَدَ فِی الْحُسَینِ بَیْتًا فَبَکیٰ اَوْ تَبَاکیٰ فَلَه الْجَنَّةُ یعنی جو شخص امام حسین علیہ السلام کے لئے ایک بیت کہے اور روئے یا رونے جیسی صورت بنائے، تو اس کے عوض اسے جنت عطا کی جائے گی (کامل الزیارات صفحہ ۱۰۵)۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے انقلاب کی اہمیت کے پیش نظر خود ائمہ علیہم

السلام نے آپ کی شہادت پر مرثیہ کہے اور اصحاب کرام کو اس طرف ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا: جو روئے رلائے یا رونے جیسی صورت بنائے جنت ان سب پر واجب ہے، چاہے یہ رلانا منظوم کلام کے ذریعے ہو یا صرف ذکر مصیبت کے ذریعہ، لہذا اس سلسلہ میں سب سے پہلے مرثیہ کہنے والوں میں جناب زینبؑ وام کلثومؑ، جناب ام البنین اور بنی ہاشم کے متعدد افراد شامل ہیں۔

تاریخ میں مرقوم ہے کہ جب کاروان امام حسینؑ دربار شام پہنچا تو جناب زینبؑ نے یہ مرثیہ پڑھا:

اَمَا شَجَاکَ يَا سَكَنْ قَتْلُ الْحُسَيْنِ وَ الْحَسَنِ
ظَمْآنٌ مِنْ طُوْلِ الْحَزَنِ وَ كُلُّ وَغْدٍ نَاهِلُ

اے صاحب سکینہ، اے رسولؐ خدا، کیا آپ کو حسنؑ و حسینؑ کا قتل رنجیدہ نہیں کرتا، وہ حسینؑ جو پیاسا قتل کیا گیا اور طویل حزن و غم میں مبتلا رہا، اور سب بدکردار و کمینے سیر و سیراب تھے۔۔۔۔

اور جب یہ قافلہ مدینے لوٹا تو جناب ام کلثوم نے طویل مرثیہ میں فرمایا:

مَدِيْنَةُ جَدِّنَا لَاتَقْبَلِيْنَا فَبِالْحَسَرَاتِ وَ الْاَحْزَانِ جِئْنَا

اے ہمارے نانا کے مدینے تو ہمیں قبول نہ کر کیونکہ ہم حسرتیں اور رنج و الم لے کر آئے ہیں۔۔۔

اسی طرح جب امام سجادؑ مدینہ کے قریب ہوئے تو آپ نے اپنا سفیر بھیجا اور کہا کہ مدینہ میں

وارد ہوکر اہل مدینہ کو ہماری واپسی کی خبر دو، سفیر آیا اور مسجد رسولؐ میں وارد ہوکر اس نے کہا:

يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا　　قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَاَدْمُعِيْ مِدْرَارَ
اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِكَرْبَلَاءَ مُضَرَّجٌ　　وَ الرَّاسُ مِنْهُ عَلىٰ الْقَنَاةِ يُدَارُ

اے اہل یثرب اب مدینہ میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے، کیونکہ حسینؑ قتل ہوئے اور میرے آنسو لگاتار بہہ رہے ہیں، ان کا جسم کربلا میں سرخ ہوا پڑا تھا، اور ان کا سر نیزے پر پھرایا گیا، اہل مدینہ منادی کی یہ آواز سن کر سر وپا برہنہ اہل بیتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، امام سجاد علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار اور اہل بیت حرم کی شہادت کو بیان فرمایا کہ جسے سن کر ان کے درمیان کہرام بپا ہوا۔

اہلبیتؑ وائمہؑ ہی کی پیروی کرتے ہوئے ہر دور کے ادباء و شعراء کرام نے امام حسین علیہ السلام کے مصائب بیان کئے اور بالخصوص مرثیہ کی صورت میں کربلاء کے تمام جوانب کو روشن فرمایا، لیکن صرف مرثیہ کہنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ مرثیہ کہنے کے ساتھ ساتھ اس کا تحفظ اور اس کی قدردانی بھی ایک ضروری امر ہے، گرچہ غربی رجحان کی وجہ سے دور حاضر میں لوگ اردو ادب سے دور سے دورتر ہوتے جا رہے ہیں، اور چہ بسا اردو کے مادری زبان ہونے کے باوجود مرثیوں کا سمجھنا ہی ایک دشوار مسئلہ بنتا چلا جارہا ہے، لہذا دور حاضر میں ضرورت کا تقاضہ یہ ہے کہ اردو میں حضرت اباعبد اللہ الحسینؑ پر لکھے گئے مرثیہ و سلام، و نوحہ و منقبت، وقصیدہ کو از اول تا آخر جمع کرکے اسے دائرۃ المعارف کی شکل دی جائے اور انہیں مرثیوں کے ذریعہ اردو ادب کی تبلیغ و ترویج بھی ہو۔

بحمداللہ اردوزبان میں اس عمل کی ابتداء کا اعزاز اس حقیر کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ میں حسینی دائرۃ المعارف کے لئے ہمیں اب تک ٦ دیوان مرتب کرنے کی کی سعادت حاصل ہوئی، یہ وہ نایاب کلام ہے کہ جو اس شکل میں شاید ہی کسی کتاب میں یکجا موجود ہو، ہم اس مقام پرصرف قرن ١٠ سے قرن ١٢ ہجری تک کے ٥٣ مرثیئے قارئین کی خدمت میں پیش کرکے بقیہ مرثیوں کو آیندہ کتب پر موکول کرتے ہیں ، اور چونکہ ان میں ایسے اشعار بھی ہیں کہ جن کا تعلق قدیم دکنی اردو سے ہے لہذا محققین کی سہولت کے لئے اشعار پر اعراب گذاری کے ساتھ ساتھ کتاب کے آخر میں لغت نامہ درج کیا ہے، جس میں قدیم الفاظ کے معانی بیان کئے گئے ہیں جس کے ذریعہ ہمیں قدیم حسینیؑ اشعار کے ادراک میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

البتہ ہماری کاوشوں کے اصل نتائج تو خود قارئین کرام ہی بتائیں گے لیکن ہم نہایت وثوق کے ساتھ اس مطلب کو بیان کرسکتے ہیں کہ اگر کوئی محقق یا تاریخ و ادب کا طالب علم اردو ادب کی شعری صنف کے اصول و فروع سے آگاہ ہونا چاہے اور عروض و بحور اور اوزان کی وضع و استعمال کی پرکشش جہتوں کو جاننا چاہے تو وہ ہماری تحقیقی کاوش کے ذریعہ اپنا مطلوب پاسکتا ہےاور اسے اس موضوع سے جامع آگاہی حاصل کرنے کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ان تمام مطالب و مندرجات کے باوجوداپنے نہایت محترم قارئین اور اہل فن

حضرات سے یہ توقع رہے گی کہ اگر کوئی تحقیقی زاویہ تشنۂ تکمیل رہ گیا ہو تو اس کی طرف توجہ دلا کر اس علمی عمل میں شریک کار ہوں، اور اگر امام حسین علیہ السلام کے حوالہ سے کسی ادبی شاہکار کی تخلیق کا شرف حاصل کر چکے ہوں تو اس کاروان خیر و برکت میں شامل ہو کر ہمیں مطلع فرمائیں، تاکہ ان کی تخلیقات کی سنہری جہات اس نورانی سلسلۂ تخلیق کا حصہ بن سکیں۔

حسینی اشعار کے ۵۳ نایاب کلام

از قرن ۱۰ تا قرن ۱۲ ہجری

(۱)

مُحَرَّمْ کَا چَنْدَرْ (*)

۱۔مُحَــرَّمْ کَــا چَنْــدَرْ پِھــرْ کُھَــنْ پُــو لِــے مَــاتَمْ ہُــوَا پَیْــدَا
مُحِبَّانْ کِے دِلَانْ مِینْ سَبْ شَہَانْ کَا غَمْ ہُوَا پَیْدَا

۲۔دُکِھــیْ ہُــوَا حَــدِیْثْ مِیَــانِے نِکَــلْ وَحْــدَتْ مَــنِے آنِــے
یُــو غَمْ عَــالَمْ کُــو دِکْھلَانِــے صَــفِیْ آدَمْ ہُــوَا پَیْــدَا

۳۔اَلَسْتُ رَبُّکُمْ رَبْ سُونْ اَوْرْ رُوْحَانْ سُنْ کِے بُولِے یُونْ
سُــو قَــالُوْ بَلــی کَــا جُــونْ کَرِشْــمَہْ جِسَــمْ ہُــوَا پَیْــدَا

۴۔مَکَــانْ سَــٹْ گَــنْجِ مَخْفِــیْ کَــا لِیَــا ہَــے بِھــیسْ سِفْلِیْ کَــا
پِھَــرا کَــرْ اِسْــمْ عُلْــوِیْ کَــا یُوسَــبْ عَــالَمْ ہُــوَا پَیْــدَا

۵۔ھُوظَاہِرْ رُوْحْ کِے جِسْمَانْ ہُوئِے قُدْرَتْ کِیرِے اِسْمَانْ
سُو اُسْ طِلِسْمْ کِے کَئِیْ قِسْمَانْ پَکَڑْمُحْکَمْ ہُوَا پَیْدَا

۶۔ہَــوَا ہُــورْ بَــاؤ پَــلْ پَــانِیْ ہُــوَا یُــو خَــاکِ جِسْــمَانِیْ
وَلِــے اُس نُــوْرِ نُــوْرَانِیْ نَبِــیْ اَعْظَــمْ ہُــوَا پَیْــدَا

۷۔لِیَا نَاسُوْت جِیُوآنِیْ سُو مَلَکُوْتْ نُوْرْ کِے بَانِیْ
ہُوَا جَبَرُوْتْ رُوْحَانِیْ سُولَاہُوْتْ دَمْ ہُوَا پَیْدَا

۸۔اَحَدْ وَحْدَتْ مِیں اَحْمَدْ ہُو ہُوَا ظَاہِرْ مُحَمَّدْ ہُو
حُسَیْنْ سَرْوَرْ کِیرَا جَدْ ہُو یُو اِسْمِ اَعْظَمْ ہُوَا پَیْدَا

۹۔مَدِیْنَہ عِلْمْ جُونْ سَرْوَرْ،عَلِیْ تِھے بَابْ جُونْ رَہْبَرْ
سُو مَعْنِی عِلْمْ کَا مَظْہَرْ شَہِ اَکْرَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۰۔کَہُوْنْ کِیَا حَالْ عَالَمْ کَا کَلِیْمَا بُولْ خَاتَمْ کَا
وَلِے اُسْ اِسْمِ اَعْظَمْ کَا نَہْ کَئِیْ مَحْرَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۱۔حُسَیْنَا گَئِے ہَیْں جِسْ رَہْ پَرْ سُووَاضِحْ کِیُوْں ہَے گُمْ رَہْ پَرْ
سَمَایَا جِیْوَنْ کَھڑْ شَہْ پَرْ سُو اَیْسَا کَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۲۔ہُوَا مَاتَمْ رَسُوْلْ اُوْپَرْ عَلِیْ پَرْ ہُورْ بَتُوْلْ اُوْپَرْ
نَیَنْ نَرْگِسْ کِے پُھوْلْ اُوْپَرْ اَنْجُوْ شَبْنَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۳۔فَلَکْ اِسْ غَمْ سُونْ ہُو کَرْ خَمْ بَسَایَا جَگْ اُپَرْ مَاتَمْ
کَرِینْ سَبْ دَمْ بَدَمْ یُوغَمْ جِدَھانْ لِے دَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۴۔نَہِیْنْ آرَامْ کِسْ یَکْ دِنْ، گَھٹِے سُکْھ، دُکْھ بَڑْھے دِنْ دِنْ
جُو کَرْنِے شَہْ کَا غَمْ نِسْ دِنْ یُوسَبْ عَالَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۵۔جنَاوَرْسَبْ سَڈِے زَوْجَانْ دَرْیَا کِیَانْ کَھلْبَلِیَانْ ہُو جَانْ
شِمْرْ جَبْ کُفْرْ کِیَانْ فَوْجَانْ لِے شَہْ کِے سَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۶۔رَہْیَا طَاقَتْ نَہْ طَاعَتْ کُونْ دِئِے سَبْ چُھوڑْ رَاحَتْ کُونْ
سُو اِسْ غَمْ کِیْ جَرَاحَتْ کُونْ نَہْ کِینْ مَرْہَمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۷۔شَہَانْ کِے تَیْنْ سُرَانِے کُونْ نِہَایَتْ غَمْ کَا پَانِے کُونْ
یُو دُکْھ شَہْ کَا بُجَھانِے کُونْ سُو جَامِ جِسْمْ ہُوَا پَیْدَا

۱۸۔جِتَا قَلْبِیْ مِینْ غَمْ بَسْتَا سُو رُوْحِیْ مِینْ عَیَانْ دَسْتَا
یُو ہُو تِیرِے سُونْ وَابَسْتَا خَفِیْ جَانَمْ ہُوَا پَیْدَا

(*) برھان الدین جانم بن شمس العشاق ، وفات سنہ: ۹۹۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
چَنْدَرْ = چاند۔
کُہَنْ = آسمان۔
پُو = پر۔
لِے = لے کر۔
مُحِبَّانْ = محبوں۔
دِلَانْ = دلوں۔
سَبْ شَہَانْ = (کربلا کے) تمام شاہوں کا۔
دُکِھیْ ہُوَا = رنجیدہ ہوا۔
مِیَانِے = درمیان۔
نِکَلْ = نکل کر۔
مَنِے = میں۔
یُو = یہ۔

سُونْ = سے۔
رُوْحَانْ = روحوں۔
سَٹْ = چھوڑ۔
سِفْلِیْ = پستی۔
عُلْوِیْ = عالی مرتبہ یہاں علوی سے مراد اللہ کی ذات ہے۔
ہُو = وہ: ھو.
کِیرِے = کے
اِسْمَانْ = اسم کی جمع۔
قِسْمَانْ = قسم کی جمع۔
ہُورْ = اور۔
بَاؤ = آتش۔
پَلْ = خاک۔
وَلِے = مگر۔
سُو = وہ جو تو۔
مَلَکُوْتْ = عالم ارواح۔
نَاسُوْتْ = عالم اجسام۔
جَبَرُوْتْ = جاہ و جلال، عظمت۔
لَاہُوْتْ دَمْ = لاہوت نفس۔
کِیرَا = کا۔
رَہْ = راہ۔
گُمْ رَہْ = گمراہ۔
جِیوَنْ = زندگی۔
کَھڑْیَانْ = کھڑ کی جمع بمعنی قیمتی موتی کا ریزہ، کانچ کا ٹکڑا۔
نَیَنْ = آنکھ۔
اَنْجُو = آنسو۔
جِدَھانْ = جب۔
نِسْ = رات۔
جَنَاوَرْ = جانور۔
کِیَاں = کی کہ جمع۔
فَوْجَانْ = فوجیں۔

سَمْ = سامنہ۔
رَہْیَا نَہْ = رہی نہ۔
کِیْنْ = کہیں۔
تَیْنْ = لئے۔
جِتَا = جتنا۔
دَسْتَا = دکھائی دیتا۔

(۲)

حُسَیْنْ کَا غَمْ (*)

۱۔ حُسَــــیْنْ کَـــا غَـــمْ کَـــرُو عَزِیْـــزَانْ
اَنْجُھــوْ نَــیَنْ سُــوْنْ جَھــڑُو عَزِیْـــزَانْ

۲۔ بِنَـــا جُـــو اَوَّلْ ہُـــوَا ہَـــے غَـــمْ کَـــا
عَـــرشْ گگَـــنْ ہُـــورْ دَھـــرَتْ بِلَایَـــا

۳۔قَضَـــا مِـــینْ جُـــوْنْ جُـــوْنْ لِکْھیَـــا اِلٰھِـــیْ
گِرْیَـــا حُسَــــیْنْ پَــــرْ اُوْھِــــیْ سَــــمَایَا

۴۔ یُـــو کِیَـــا بَـــلَا تَھـــاْ یُـــو کِیَـــا جَفَـــا تَھـــاْ
مَگَـــرْ قَضَـــا تَھـــاْ سُـــو حَـــقْ دِکَھاْیَـــا

۵۔مُحِـــبْ دِلَانْ کُـــو اَجَـــلْ کَـــا سَـــاقِیْ
پِیَـــالِے غَـــمْ کِـــے سَـــوْ بَھـــرْ پِلَایَـــا

۶۔یُـــو کِیَـــا اَنْدِیشَـــہْ اَنْـــدِیْشْ کِتْیَـــا
فَلَـــکْ شَـــھَانْ پَـــرْ سِـــتَمْ خُـــدَایَا

۷۔حُسَـــیْنْ پُـــو یَـــارَانْ دُرُوْدْ بِھیجُـــو

کِـــہْ دِیْـــنْ گَـــا یُـــوْنْ دِیـــوَا جَلَایَـــا

۸۔تُمَھـــارِے وَجْہِـــی کُـــونْ یَـــا اِمَامَـــانْ

نَہِـــیْنْ تُمُـــنْ بِـــنْ یُـــو اِسْ کُـــو سَـــایَا

(*) اسد اللہ وجیہ الدین وجھی، وفات تقریبا سنہ ۱۰۴۵ھ

(**) الفاظ و معانی:

اَنْجُھوْ = آنسو۔

نَیَنْ = آنکھ۔

گگَنْ = آسمان۔

ہُورْ = اور۔

دَھرْتْ = زمین۔

لِکْھیَا = لکھا۔

اُوْہِیْ = اسی وقت۔

سَوْ = بہت زیاد۔

دِیْوَا = چراغ: قندیل.

تُمُنْ = تمھارا۔

(۳)

سُرْمَۂ اُلُوا الاَبْصَارْ(*)

۱۔لِیَایَا سُو کِیتِے گوْہَرَانْ اُمَّتْ پَہْ سَبْ بَخْشِشْ کِیَا
گِیْتِیْ سُونْ پَھالْ کَرْ رَکِھینْ پَایَکْ خَزِیْنَہْ پِیَارْ کَا

۲۔یِہْ سَاقِیِ کَوْثَرَا ہَے جَنَّتْ طَرَفْ رَہْبَرَا ہَے
دَامَادِ پَیَمْبَرَا ہَے ہُوَا نَرْ سُونْ شَہْ نَارْ کَا

۳۔سُو وُہْ عَلِیِ مُرْتَضٰی ہَمْ اَزْ یَارِ مُصَطَفٰے
جِسْ کُو وِلَایَتْ دِے خُدَا کِیتَا ہَے گَنْجْ اَسْرَارْکَا

۴۔اُوْ نَامْوَرْ خَیْرُ النِّسَا خَاتُوْنِ جَنَّتْ فَاطِمَہْ
ہَرْ حُوْرْ جِسْ خِدْمَتْ کَرِے لِے بِھیسْ خِدْمَتْگَارْ کَا

۵۔پِیَارِے یُو سِبْطَیْنِ نَبِیْ حَسَنَیْنْ اَوْرْ ہَادِیِ دِیْنْ
جِنْ کِے قَدَمْ کِیْ اِکْ ہَے سُرْمَہْ اُلُوا الاَبْصَارْ کَا

۶۔ہَے نُوْرْ مِینْ کَئیْ نُوْرْ کِیْ رَوْشَنْ ہُوئِیْ سُو شَمْعِ رَوْ
جِنْ کَا مُحَبَّتْ قَبْرْمِینْ دِیْپَکْ ہَے نِتْ شَبْ تَارْ کَا

۷۔کِئے ہَیْں نَبِیْ پِیارَاںْ اُسِے اُوْپَرْ جَبْ اُنْ سُو رَکِھے
مِیرَا جُو پِیارَا ہَے سُو وُہْ پِیارَا رَہِے کَرْتَارْ کَا

۸۔اَے وَائِے ظَالِمْ کِیُوْںْ دُکَھاْ اَیْسِے جِگَرْ گُوشِیَاںْ کُوںْ تِسْ
جُگْ جُگْ جُو اُنْ پَرْ غَضَبْ وَاجِبْ کِیَا قَہَّارْ کَا

۹۔کَہْتِے ہَیْں جَبْ سَجِے حُسَیْنْ اُسْ تَازَگِیْ کَا دِیکْھ کَرْ
دِلْ ہُو رَہَا تَھاْ بَاغْ بَاغْ اِکْ دَھرْتِیْ سَبْ گَھرْ بَارْکَا

۱۰۔وَیْسِے مِینْ جِبْرِیْلِ اَمِیْنْ اُنْ کِیْ شَہَادَتْ کِیْ خَبَرْ
دِیتِے سُو حَضْرَتْ دِلْ مِینْ رَکْھ پَائِے اَدِکْ آزَارْ کَا

۱۱۔پُوْچِھے نَہْ رَہْ سَکْ فَاطِمَہْ اَے نَوبَہَارِ لُطْفِ رَبْ
تُجْ دِلْ کِے گُلْ کُوںْ کَہْہ تُونْ کِیَا آزَارْ آپَڑْیَا خَارْ کَا

۱۲۔بُولِے کِہْ اَیْسَا وَقْتْ کَبْ ہُوگَا نَا مَیْں ہُوَا نَہِیْں
نَا مُرْتَضٰی بِھیْ ہُوئِیں گِے تَبْ حَمْلَہْ یَکْ خُوْنْخَوَارْکَا

۱۳۔یُوْںْ سَرُ و بَالَا کَاٹْ کَرْ سَبْ خَانْدَاںْ کِے بَاغْ سِینْ
چُھوڑِے لَہُوْ کِیْ نَدِّیَاںْ خُونْ اُچَھاْ یَکْ بَارْ کَا

۱۴۔تَبْ فَاطِمَہْ زَارِیْ مِینْ آ بُولِے جَبْ کُوئِیْ یَاںْ نَہْ ہُوئِے
اَےْ وَائِے کُنَاںْ مَاتَمْ کَرِے اُسْ سَرْوِ خُوشْ رَفْتَارْ کَا

۱۵۔ اِتْنے مِیں جِبْرِیْلِ اَمِیْں بِھیْ آن جَگہْ کِے پَاس ہُوں
بُولے کِہْ نَہْ غَمْ دُہْرَاو اُسْ سَاعَتِ دُشْوَارْ کَا

۱۶۔ مَاتَمْ پَہْ مَظْلُوْمَانْ کِے پِھرْ تَازَہْ ہُو کَرْتَا ہَرْ بَرَسْ
ہُوئے جُونْ عِنَایَتْ حَشْرْ لَگْ دِلْ جَلْ کَرْ سَبْ اَبْرَارْ کَا

(*) محمد نصرت نصرتی، وفات سنہ:۱۰۹۵ھ
(**) الفاظ و معانی:
لِیَایَا = لے آیا۔
کِیتِے = کتنے۔
گِیْتِیْ = جہان۔
پَھالْ = زمین جوتنے کا آلہ۔
پَایَکْ = پیامبر، سفیر۔
نَرْ = مرد۔
نَارْ = زن۔
کِیتَا ہے = کیا ہے۔
اُوْ = وہ۔
اِکْ = خاک۔
دِیْپَکْ = چراغ۔
نِتْ = ہمیشہ۔
شَبِ تَارْ = اندھیری رات۔
کَرْتَارْ = خالق۔
تِسْ = پیاس،تشنگی، اسم اشارہ اس۔
اَدِکْ = بہت زیادہ۔
اُچَھاْ = اونچا۔

(۴)

آہ واویلا(*)

۱۔ مُحَرَّمْ جَگْ مِیںْ پھِرْ آیَا ہَے یَا رَانْ آہْ وَاوَیْلَا

ہَـزَارَانْ دُکْـھ، ہَـزَارَانْ غَـمْ، ہَـزَارَانْ آہْ وَاوَیْـلَا

(*) حسین بہاء الدین غواصی، وفات سنہ: ۱۱۰۲ ھ

(۵)

کَرْبَلَا کِیْ دَاْستَانْ (*)

۱۔دَاسْـــتَانْ مَـــیْنْ کَــرُوْنْ کِیَـــا بَیَـــانْ کَـــرْبَلَا کَـــا
پِھرْتَــا ہُــوْنْ زَارْ ہُــوْنْ مَــیْنْ حَیْــرَانْ کَــرْبَلَا کَــا

۲۔آسْـــمَانْ تِـــے خُـــدَایَا جِبْرِیْـــلْ اُتَـــرْ کُـــو آیَـــا
رُوتَـــا اُوپَـــرْ تِـــے لَایَـــا فَرْمَـــانْ کَـــرْبَلَا کَـــا

۳۔ گھـرْ بَانْــدْ کَــرْبَلَا مِــینْ کَــرْ شُــکْرْ هَــرْ بَــلَا مِــینْ
کِیُـوْنْ ہَــے کِـہْ ڈَرْ بَـلَا مِـینْ کِـہْ سُلْطَانْ کَـرْبَلَا کَـا

۴۔ دُکْـــھ سَــرْ مَلَــکْ لِـئِـے ہَـیْنْ مَــاتَمْ زَدِے ہُـوئِـے ہَـیْنْ
رُو رُو دَرْیَـــا کِـــئِـے ہَـــیْنْ اَسْـــمَانْ کَـــرْبَلَا کَـــا

۵۔چَنْـدَا نَـہْ سُـکْھ سُـوْنْ سُـوتَا اِسْ دُکْـھ سُـوْنْ عُمْـرْ کُھوتَـا
تَارِیَـــانْ سُـــوْنْ زُورْ رُوتَـــا فَرْمَـــانْ کَـــرْبَلَا کَـــا

۶۔چَلْتَـــاہَـے سُـــورْ جُـــوتِیْ دُنْیَـــا کَھــڑِیْ ہَـــے رُوتِـــیْ
کَـــانْ تِـــے ہُـــوَا یُـــوْنْ کُـــوْفِیْ مِہْمَـــانْ کَـــرْبَلَا کَـــا

۷۔کَــرْ دُرُودْ کَــرْ بَسَــا رَا مِــیْخْ سَــادْ کَــرْنے ہَــارَا
سُــو ہَــے حُسَــیْنْ پِیَــارَا شَــہْ جَــانْ کَــرْبَلَا کَــا

۸۔مُنْجِے سُکْ نَہِیْں ہَے دُکْھ مِیںْ یُوْنْ مَیْںْ نِڈَھالْ چِھنْ چِھنْ
لَاگِیَــا ہَــے رَاتْ ہُــورْ دِنْ مُــنْجِے دِھیَــانْ کَــرْبَلَا کَــا

۹۔غَوَّاصِــیَا مُعَطَّــرْ عَــالَمْ کُــوْنْ سَــبْ کِیَــا ہَــے
گُویَــا پِــہْ مَرْثِیَــہْ ہَــے رَیْحَــانْ کَــرْبَلاَ کَــا

(*)حسین بہاء الدین غواصی، وفات سنہ: ۱۱۰۲ ھ
(**) الفاظ و معانی:
تِے = سے۔
بَانْدْ = باندھ، روک۔
سُوْرْ = سورج۔
جُوتِیْ = چمک، روشنی۔
کَانْ تِے = کہاں سے۔
بَسَا = اکثر، بہت زیادہ۔
مِیْخْ = ہم نے یہاں اس کلمہ سے محور مراد لیا ہے۔
سَاڈْنَا = مکمل کرنا۔
کَرْنِے ہَارَا = کرنے والا۔
چِھنْ چِھن = لمحہ لمحہ۔

(۶)

اَنْجُوَانْ بَھرِے نَیَنْ (*)

۱۔جَلْوِہْ سِینْ اُٹْھ کِے رَنْ کُونْ چَلَا تَبْ کَہِیْ دُلَھنْ
دَامَنْ پَکَڑْ کِے لَا جْ سُونْ، اَنْجُوَانْ بَھرِے نَیَنْ
مَتْ چُھوڑْ کَرْ سِدَھارُو تُمْ اِسْ حَالْ مِینْ ہَمَنْ
تُمْ بِنْ رَہِے گَا ہَائِے یِہْ سُوْنَا بَھوَنْ مِرَا

۲۔کَیْسِیْ یُو کَدْخُدَائِیُ و کَیْسِیْ ہَے یُو بَرَاتْ
آتَا فِرَاقْ تُمْ سُونْ یِہْ جَلْوِہْ کِیْ آجْ رَاتْ
گھرْ کُوْنْ نَہْ لِے گَئِے ہُو نَہْ بُولِے ہُو ہَمْ سُونْ بَاتْ
دِیکَھا نَہِیْنْ جَمَال کُونْ بَھرْ کِے نَیَنْ مِرَا

۴۔اِسْ کَرْبَلَا کِے بَنْ مِینْ اَکیِلِیْ مَیْنْ کِیُوْنْ رَہُوْنْ
تُجْھ بَاجْ مَینْ جَہَانْ مِینْ پِھرْ اُمِّیْدْ کِیَا دَھرُوْنْ
جَدْ کِے مَدِیْنَہْ کِیُوْنْکِہْ مَیْنْ اِسْ ٹَھاْرْ سِے پِھرُونْ
تُمْ اَپْنِے سَاتْھ لِے کِے دِکَھاؤ وَطَنْ مِرَا

۵۔قَاسِمْ کَھڑَا تَھا رُوتِے نَیَنْ سُنْ دُوْلَہِنْ کِیْ بَاتْ
غَمْنَاکْ، اَپْنَا دِیکْھ کِے دَامَنْ دُوْلَہِنْ کِے ہَاتْ

تَـبْ آہِ دَرْدْنَـاکْ سُـونْ بُـولَا دُولَہـنْ کِـے سَـاتْ
اَےْ بُوْسْـــتَانِ رَاحَـــتُ و سَـــرْوِ چَمَـــنْ مِـــرَا

۶۔مُجْھ کُونْ نَہِیْنْ ہَـے تِیـرِیْ جُدَائِیْ کَـا اِخْتِیَـارْ

تِیـرِے فِـرَاقْ سَـاتْ مـیں جَاتَـا ہُـوْنْ اَشْـکْبَارْ

مَـیْنْ کِیَـا کَـرُوْنْ صَـلَاحْ نَہِـیْنْ حُکْـمِ کِرْدِگَـارْ
حَـقْ نِـے کِیَـا ہَـے رَنْ مِـینْ مُقَـرَّرْ رَہَـنْ مِـرَا

(*) میران علي هاشم دکنی، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ
(**) الفاظ و معانی:
سِینْ = سے۔
لَا جْ = شرم و حیا۔
اَنْجُوَانْ = اَنْجُوْ کی جمع ہے جس کے معنی آنسو کے ہیں۔
نَیَنْ = آنکھ
ہَمَنْ = ہم۔
بَھوَنْ = گھر۔
یُو = یہ۔
سُونْ = سے۔
کُونْ = کو۔
بَاجْ = بغیر، سوا۔
ٹَھاْرْ = جگہ، ٹھکانا۔
سَاتْ = ساتھ
رَہَنْ = مسکن،اقامت گاہ،جای بود و ماند۔

(۷)

ہَزَارْ اَفْسُوسْ (*)

۱۔اَفْسُوسْ ہَے ہَزَارْ کِہْ نَوْشَہْ گُزَرْ گَیَا
رُوتِیْ دُولَھنْ کُو چُھوڑْ گھُوْنْگھٹْ مِیْن کِدَھرْ گَیَا

(*) میران علي هاشم دكنى، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ

(۸)

لَگَنْ مِرَا (*)

۱۔قَاسِــمْ کَہِــے دِکَھــاؤ شِــتَابِیْ لَگَــنْ مِــرَا
مُجْــھ ہَاتْــھ مِــیںْ لِــے آؤ بَنْــدَھاؤ کَــنْگَنْ مِــرَا

(*) میران علي هاشم دکنی، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ

(۹)

سَرِ شَاہِ شَہِیْدَاںْ (*)

۱۔جِسْ وَقْتْ سَرِ شَاہِ شَہِیْدَاںْ نَظَرْ آیَا
یُوْںْ رُوئِے حَرَمْ مُجْرَئِیْ طُوْفَاںْ نَظَرْ آیَا

۲۔دِلْ ٹُکْڑِے ہُوئِے یَادْ مُجِھے آگَئِے عَابِدْ
جِسْ وَقْتْ کُوئِیْ چَاکْ گرِیبَاںْ نَظَرْ آیَا

۳۔رُوتِے تِھے سَبِھیْ دِیکْھ کِے لَاشَہْ شَہِ دِیْںْ کَا
جُزْ زَخْمِ بَدَنْ کُوئِیْ نَہْ خَنْدَاںْ نَظَرْ آیَا

۴۔عَابِدْ کِے نَظَرْ آئِے جِسِے پَاؤںْ کِے چَھالِے
ہَرْ دِیْدَۂ گِرْیَاںْ گُہَرْ اَفْشَاںْ نَظَرْ آیَا

۵۔دِیکُھوْںْ نَہْ کَہِیْںْ خُوْںْ مِیںْ بَھرِے گِیسُوْئِے اَکْبَرْ
شَہْ بُولِے مُجِھے خَوَابِ پَرِیشَاںْ نَظَرْ آیَا

۶۔سَجَّادْ کَا یِہْ حَالْ ہُوَا بَاپْ کِے غَمْ مِیںْ
دَامَنْ نَظَرْ آیَا نَہْ گرِیْبَاںْ نَظَرْ آیَا

۷۔عَابِدْ نِے جُو دِیکَھاْ تُو نَہِیْنْ کُوئِیْ بِھِیْ غَمْخَوَارْ
ہَاںْ پَاؤںْ مِیںْ اِیکْ خَارِ مُغِیْلَاںْ نَظَرْ آیَا

۸۔نَیْزُوںْ مِیںْ گِھرَا دِیکْھ کِے اَکْبَرْ کُو شَہِ دِیںْ
فَرْمَانِے لَگِے شِیرِ نَیَسْتَاںْ نَظَرْ آیَا

۹۔شَہْ کَہْتِے تِھے یَعْقُوْبْ سِے یُوْسُفْ تُو مِلِے تِھے
لِیکِنْ نَہْ ہَمَارَا مَہِ تَابَاںْ نَظَرْ آیَا

۱۰۔اَکْبَرْ نِے شَبِ عَقْدْ جُو قَاسِمْ پَہْ نَظَرْ کِیْ
آئِینَہْ کِیْ مَانِنْدْ وُہْ حَیْرَاںْ نَظَرْ آیَا

۱۱۔زِنْدَاںْ مِیںْ گَئِیْ ہَائِے وُہْ زَیْنَبِ جَنَّتْ
بِہْتَرْ کَہِیْں جَنَّتْ سِے وُہْ زِنْدَاںْ نَظَرْ آیَا

۱۲۔کَرْتَا ہُوْںْ بَیَاںْ شَاہْ کَا رُوتَا ہُوْںْ مَیْںْ دِنْ رَاتْ
گُویَا مِرِیْ بَخْشِشْ کَا یِہْ سَامَاںْ نَظَرْ آیَا

(*) فقیر محمد گویا، سنہ: ۱۱۷۰ھ

(۱۰)

تِیغَا مَہِ مُحَرَّمْ کَا (*)

۱۔نَہِیْں ہِلَالْ فَلَکْ پَہْ مَہِ مُحَرَّمْ کَا
چَڑْھا ہَے چَرْخْ پَہْ تِیغَا مَہِ مُحَرَّمْ کَا
دِلْ اِسْ طَرَحْ سِے یِہْ گھائِلْ کَرِے گَا عَالَمْ کَا
کِہْ وَاں نَہْ لَگْ سَکِے ٹَانْکَا نَہْ پھاہَا مَرْہَمْ کَا

۲۔دِلُوں مِیںْ آتَشِ غَمْ یِہْ رَکِھے ہَے اَبْ تَبُ و تَابْ
کِہْ مُورْ خَاکْ مِیںْ اَوْرْ مُرْغْ ہُوںْ ہَوَا مِیںْ کَبَابْ
کَرْ اُسْ کُو یَادْ جُو آلِ نَبِیْ پَہْ بَنْدْ تَھا آبْ
ہَرْ اِیکْ چَشْمَہْ رَوَاںْ ہُوگَا چَشْمِ پُرْنَمْ کَا

۳۔زَمِیْں پَہْ زِیرِ فَلَکْ ہَے جُو خَلقَتِ عَالَمْ
سَرُوںْ پَہْ ڈَالِیںْ خَاکْ اَپْنِے اَپْنِے سَبْ اِکْدَمْ
جِدَھرْ کَرِےْ گِیْ خُوشِیْ تُو یُوںْ کَہِے گَا غَمْ
اِدَھرْ نَہْ آئِیُو ہَرْگِزْ یِہْ گھرْ ہَے مَاتَمْ کَا

۴۔خُوشِیْ رَہِے گِیْ نَہْ مُوجِبْ سِے اِسْ کِے پُوْچِھے بِنْ
کَہِے گَا غَمْ اُسِے آسُوْدَگَاںْ کِیْ اَےْ سَاکِنْ
اِسِیْ مَہِیْنَہْ کِیْ مَارَا پَڑَا وُہْ دَسْوِیں دِنْ

شَـــرَفْ جُـــو آدَمِیُـــونْ کَـــا تَھـــا فَخْـــرْ آدَمْ کَـــا

۵۔ بَڑَا کِیَا تَھاْ مُحَمَّدْ نِے جِسْ کُو گُودْ مِینْ پَالْ

پِھرِے تَھا سَاقِیِ کَوْثَرْ کِے دُوشْ پَرْ مَہُ و سَالْ

گَیَـــا جَہَـــانْ سِـــے پیَاسَـــا وُہْ فَاطِمَـــہْ کَـــا لَالْ

عَطَشْ ہَے تَنْ سِے ہُوئِیْ رُوْحْ کِیْ سَبَبْ رَمْ کَا

۶۔ہَـزَارْ طَـرْحَ کِـے دَرْیَـا رَوَانْ تِھـے دُنْیَـا مِـینْ

جُو کُوئِیْ تَھا سُو وُہْ سِیرَابْ تَھاْ ہَرْ اِکْ جَا مِینْ

کَئِـیْ غَرِیْـبْ جُـو تِھـے کَـرْبَلَا کِـے صَـحْرَا مِـینْ

نَصِـیْبْ اُنْ کِـے نَـہْ قَطْـرَہْ ہُـوَا کِسِـیْ یَـمْ کَـا

۷۔یِـہْ ظُلْـمْ کِسْ کِیْ زُبَـانْ کُـو ہَـے کَہْنِـے کَـا یَـارَا

نَبِـیْ کَـا قَتْـلْ کِیَـا ظَـالِمُونْ نِـے گھـرْ سَـارَا

جُـو اُنْ مِینْ طِفْلْ تَھاْ شِشْ مَاہَـہْ اُسْ کُـو بِھیْ مَـارَا

کِیَـا نَـہْ عُمْـرْ نِـے کُچْـھ فَـرْقْ زَائِـدُ و کَـمْ کَـا

۸۔قَضَـا کِیْ تِیـغْ کَـا جَـبْ سَـبْ کُـو کَھـا چُکَـا جَـوْہَرْ

رَہَــا نَــہْ اُسْ شَــہِ مَظْلُــوْمْ کِـــے کُـــوئِیْ یَـــاوَرْ

زُبَـــانْ نِکَـــالْ کِـــے بُـــولَا یِـــہْ شِـــمْرْ کَـــا خَنْجَـــرْ

کِـــہْ مَـــیْنْ ہِـــیْ اَبْ تُـــو ہُـــوْنْ اِکْ آشْـــنَا دَمْ کَـــا

۹۔کَہے جُو تُوْ تُجِھے جَدْ کِے کَنِے مَیْں لِے جَاؤںْ
جُو مَرْضِیْ ہُووِے تُو وَالِدْ کِے پَاسْ بِٹْھلَاؤںْ
تِـرَا اَخِـیْ کِـہْ جُـو ہَـے اُسْ کِـے سَـاتْھ مِلْـوَاؤںْ
مِـلَاپْ چَـاہِے جُـو تُـو اُسْ شَـہِ مُکَـرَّمْ کَـا

۱۰۔سُـخَنْ یِـہْ سُـنْ کِـے لَگَـا کَہْـنِے وُہْ شَـہِ آفَـاقْ
اُنُھوْنْ کَا دِلْ کُو مِرِے اِسْ قَدَرْ نَہِیْنْ ہَے فِرَاقْ
رِضَـائِے حَـقْ کِـیْ مُلَاقَـاتْ کَـا ہُـوْنْ مَـیْنْ مُشْـتَاقْ
جُـو ہُـووِے اَیْسِـے مِیںْ تُـو ہُـو مِـلَاپْ بَـاہَمْ کَـا

۱۱۔خُدَا کِیْ مَرْضِیْ سِے دِلْ کُو مِرِے مُحَبَّتْ ہَے
جُو آبْ تُجْھ مِیںْ ہَے مُجْھ تَشْنَہْ لَبْ کُو شَرْبَتْ ہَے
جِنُھـونْ کِـے ذَائِقَـہْ دُوْرْ اِسْ کِـیْ لَـذّتْ ہَـے
اَثَرْ مِزَاجْ میں اُنْ کِے رَکِھے ہَے یِہْ سَمْ کَا

۱۲۔ہَمِـیْنْ یِـہْ مَرْتَبَـہْ پُشْـتِیْنْ سِـے چَـلَا آیَـا
مِـرِے پِـدَرْ کُـو بِھیْ حَـقْ نِـے یِـہْ جَـامْ پِلْوَایَـا
اَوْرْ اَبْ جُـو مُجْـھ تَـکْ اُسِـے تِیـرِے سَـاتْھ پُہْنْچَایَـا
ہَمَـارِے وَاسِـطِے اِحْسَـانْ ہَـے یِـہْ پَـیْہَمْ کَـا

۱۳۔سُـنْ اِسْ کُـو دَشْـنَہْ گَلِـے کِـے لَـگْ لَہُـوْ رُویَـا
غُبَـارْ تَـنْ پَـہْ جُـو تَھـا اَپْـنِے اَشْـکْ سِـے دُھویَـا

شَہْ سِے مِلْ کِے فَرَاغَتْ سِے اِسْ طَرَحْ رُویَا
کِہْ تَااَبَدْ نَہْ کِھلِے پَرْدَہْ چَشْمِ پُرْنَمْ کَا

۱۴۔حَرَمْ کِے اَوْرْ کَہُوْنْ پھیرْ کِیَا نَصِیبُونْ کِے
گِرِیْنْ گِے لَخْتِ جِگَرْ چَشْمْ سِے حَبِیْبُونْ کِے
فَلَکْ نِے پَھیْنْکْ دِیَا سَرْ پَرْ اُنْ غَرِیْبُونْ کِے
سَمِیٹْ کَرْ سِتَمْ و جَوْرْ سَارِے عَالَمْ کَا

۱۵۔چَلِے جُو شَامْ وُہْ آفَتْ رَسِیْدَہْ ہُوکِے اَسِیْرْ
نَہْ جَانِیِے اُنِھیںْ کِسْ طَرْحَ سِے کِیَا زَنْجِیْرْ
سُنَائِینْ کَیْسِے کِہْ عَابِدْ کِیْ تَا بَہْ عُمْرِ اَخِیْرْ
نِشَانْ گَیَا نَہِیْنْ گَرْدَنْ سِے طَوْقِ پُرْخَمْ کَا

۱۶۔نَہْ سَاتْھ تَھا کُوئِیْ اَیْسَا بَجُزْ خُدَا کِیْ ذَاتْ
تَھکِے جُو پَاؤںْ تُو اُسْ نَاتَوَانْ کِے پَکْڑِے ہَاتْ
کِئِے تِھے جِنْ کِیْ رِفَاقَتْ سِے رَاہْ مِیںْ دِنْ رَاتْ
جِگَرْ پَہْ دَاغِ پِدَرْ دِلْ مِیںْ غَمْ بَنِیْ عَمْ کَا

۱۷۔پِیَادَہْ وُہْ حَرَمْ اُوْنْٹُونْ پَہْ بِے حِجَابْ سَوَارْ
ہَرْ اِیکْ پَاؤںْ مِیںْ زَنْجِیْرْ ہَاتْھ بِیچْ مُہَارْ
بَرَہْنَہْ پَا وُہْ غَرِیْبْ اَوْرْ دَشْتْ پَہْ پُرْخَارْ
غُبَارْ ہُووِے تِھے گُلْ خُوْنْ سِے اُسْ کِے مَقْدَمْ کَا

۱۸۔کَبُھو تُو مَانْگے تَھاْ پَانِیْ کِسِیْ سِے وُہْ مَعْصُوْمْ
کَبُھو تُو چَاٹے تَھاّ ہُونْٹ اَپْنے پیَاسْ سِے مَغْمُوْمْ
کَبُھو کَہِے تَھاّ اَے وَائے قِسْمَتِ مَحْرُوْمْ
پیَالَہْ پَانِیْ کَا اَبْ مُجْھ کُو جَامْ ہَے جَمْ کَا

۱۹۔گُذَرْ اُنُھونْ کَا ہُوَا حَرْبْ گَاہْ پَرْ نَاگَاہْ
پَڑِیْ جُو اُسْ تَنِ بِے سَرْ پَہْ عَابِدِیْنْ کِیْ نِگَاہْ
بَھرِیْ وَہِیْنْ دِلِ پُرْ سُوزْ سِے اِکْ اَیْسِیْ آہْ
کِہْ وَہْمْ سَبْ کُو ہُوَا شُعْلَہْ بَرْقْ کَا چَمْکَا

۲۰۔زَمِیْنْ وُہْ دِیکْھ کِے چِھیْنْٹُوْنْ سِے خُوْنْ کِے رَنْگِیْنْ
کَہَا مَدِیْنَہْ کُو مُنْہْ کَرْکِے اَےْ رَسُوْلِ اَمِیْنْ
خَزَانِ بَاغِ رِسَالَتْ مِیںْ مُجْھ کُو عِلْمْ نَہِیْنْ
چَمَنْ یِہْ پُھوْلْ رَہَا ہَے کُدَامْ مَوْسَمْ کَا

۲۱۔یِہْ وُہْ حُسَیْنْ ہَے بِے سَرْ پَڑَا ہَے جِسْ کَا تَنْ
یِہْ وُہْ حُسَیْنْ ہَے جِسْ پَرْ نَہِیْنْ ہَے پَیْرَاہَنْ
یِہْ وُہْ حُسَیْنْ ہَے جِسْ کُو مِلَا نَہْ گُورُ و کَفَنْ
کِہْ جِسْ حُسَیْنْ کَا تُوْ غَمْ گُسَارْ ہَرْدَمْ کَا

۲۲۔ کَہَا یِہْ رُو کِے نَہِیْنْ سَرْ جُو اَےْ پِدَرْ تِیرَا
مَیْنْ سَرْ کِے تِیرِے تَصَدُّقْ کَہَاںْ ہَے سَرْ تِیرَا

عَلَمْ پَہْ سَرْ ہَے تَنْ اِسْ جَا مَدِیْنَہْ گھرْ تِیرَا
مُجِھے نَظَرْ نہِیْں آتَا مِلَاپْ بَاہَمْ کَا

۲۳۔اَگَرْ خُوشِیْ سِے کَہِیْ غَمْ نِے یِہْ حِکَایَتْ سَبْ

تُو پِھرْ جَہَانْ مِیں یَارُو خُوشِیْ رَہِے گِیْ کَبْ
ہَرْ اِیکْ رُوئِے گَا تَا حَشْرْ رُوزُ و شَبْ
بَجَا کَرِے گَا دَمَامَہْ حُسَیْنْ کِے غَمْ کَا

۲۴۔زَہِے نَصِیْبْ جُو سَوْدَا رُلَائِے یَا رُوئِے

جُزْ اَشْکْ نَامَۂ اَعْمَالْ کِس طَرْحَ دُھوئِے

یِہْ رُوْسِیَاہْ تُو اَیْسَا نَہِیْںْ جِسِے ہُووِے
تَلَاشْ مَرْثِیَہْ گُوئِیْ سِے دَامُ و دِرْہَمْ کَا

(*) محمد رفیع سودا دہلوی بن محمد شفیع، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ
(**) الفاظ و معانی:
وَانْ = وہاں۔
پَھاہَا = وہ کپڑا جس ہر مرہم رکھ کر زخم پر چپکاتے ہیں۔
رَمْ = گریز کرنا، بھاگنا۔
یَمْ = بڑا دریا، سمندر۔
دَمْ = جان۔
کَنے = پاس۔
اُنُھوْنْ کَا = انکا
جِنُھونْ کِے = جن کے۔
سُنْ اِسْ کُو = اس کو سن کر۔
دَشْنَہْ = خنجر۔
ہَاتْ = ہاتھ
بِیچْ = باہم، وسط

مُہَارْ = اونٹ کی نکیل۔
کَبُھو = کبھی۔
جَمْ = ناگوار بات یا چیز۔
دَمَامَہْ = نقارہ۔

(۱۱)

تَازِیْ شَہِ مَظْلُوْمْ کَا (*)

۱۔تَـازِیْ شَـاہِ مَظْلُـوْمْ کَـا جَـبْ رَنْ سِـے گھـرْ آیَـا
تَــبْ جَانَــا سَــکِیْنَہْ نِــے کِــہْ شَــایَدْ پِــدَرْ آیَــا
جَــا دِیکَھــاْ تُــو لُوْہُــوْ بَھــرَا گھــوڑَا نَظَــرْ آیَــا
دَوْڑِیْ کِــہْ اَمَّــانْ بَابَــا مُــوَا قَہْــرْ اَبْ آیَــا

۲۔یِـہْ سُـنْتِے ہِـیْ اَمَّـانْ نِـے گَرِیبَـانْ کُـو پَھاْڑَا
نَتْــھ پَھیْنْــکْ کِــے یَکْبَــارْ حَــرَمْ کُــو جُــو پُکَــارَا
ہَــے بِیْبِیُــو یِــہْ گھــوڑَا مِیــرِے شَــاہْ کَــا پِیَــارَا
زِیْنْ ڈھلْکَا ہَـے لُوْہُوْ مِیںْ بَھرَا ڈِیُوڑِھیْ پَرْ آیَا

۳۔ہُو سَبْ کِـے تَئِیْنْ سَاتْھ لِـے وُہْ بِیْوَہْ بِـے چَارِیْ
گھــوڑِے کَــنِــے آ، کَــرْنِــے لَگِــیْ نَالَــہُ و زَارِیْ
کِہْ تَـازِیْ تُجِھـے کِیُوْنْ کَرْ لَگِـے زَخْمْ یِـہْ کَـارِیْ
اَسْــوَارْ تِیــرَا کِیَــا ہُــوَا جُــو تُــوْ اِدَھــرْ آیَــا

(*)غلام حسین ضاحک، وفات سنہ: ۱۱۹۶ھ
(**) الفاظ و معانی:
تَازِیْ = عرب کا گھوڑا۔

مُوَا = مرگیا۔
ڈُھلْکَا = لڑھکا، افتاد۔
لُوْہُوْ = لہو۔
تَئیْں = کو۔
کَارِیْ = گہرا۔
اَسْوَارْ = سوار۔

(١٢)

اَےْ ہَادِیِ سَنْسَارْ (*)

١۔اَےْ ہَادِیِ سَنْسَارْ تُوْ کِیُوْنْ جَا بَسَا کَرْبَلَا

اَےْ وَاقِفِ اَسْرَارْ تُوْ کِیُوْنْ جَابَسَا کَرْبَلَا

اَےْ نُوْرِ چَشْمِ مُصْطَفٰے فَرْزَنْدِ نَوْشَہِ مُرْتَضٰے

اَےْ دِلْبَرِ خَیْرُ النِسَاْء تُوْ کِیُوْنْ جَا بَسَا کَرْبَلَا

(*) نا معلوم شاعر۔

(۱۳)

لَبْ تَشْنَہْ سَاحِلْ کِیْ طَرَحْ (*)

۱۔رُوزْ مَحْشَرْ کِے تَعَجُّبْ ہَے کِہْ کِیَا دِیںْ گِے جَوَابْ
سَاقِیِ کَوْثَرْ کِے فَرْزَنْدُوںْ کُو نَہِیْںْ دِیتِے جُو آبْ
۲۔شَاہْزَادِے دِیْںْ کِے ہَیْںْ لَبْ تَشْنَہْ سَاحِلْ کِیْ طَرَحْ
اِسْ تَعَبْ سِے بَحْرْ کُوںْ ہَرْ لَہْرْ مِیںْ ہَے پِیچُ و تَابْ
۳۔اِسْ طَرَحْ ڈُوْبَا تَھاْ چِہْرَہْ شَاہِ دِیْںْ کَا خُوْنْ مِیںْ
شَامْ کُونْ جَیْسِے شَفَقْ مِیںْ ڈُوْبْتَا ہَے آفْتَابْ
۴۔گِھیرْتَا ہَے گَا اَنْدِھیرَا جَیْسِے رَوْشَنْ مَاہْ کُونْ
شَہْ کُونْ شَامِیْ نِے لِیَا ہَے آجْ اِسْ دَسْتُوْرْ دَاْبْ
۵۔کِیُوْںْ نَہْ حَاصِلْ ہُو خَرَابِیْ رُوزِ مَحْشَرْ کِے تَئِیْںْ
اَحْمَقِیْ سِیںْ شَاہِ دِیْںْ کِے تَئِیںْ نَہِیْںْ دِیتِے جُو آبْ
۶۔مَالْ اَوْرْ دَوْلَتْ کِیْ مَسْتِیْ یَادْ آوِیگِیْ اُنِھیْںْ
آتِشِ دُوزَخْ مِیںْ جَبْ ہُووِینْگِے وَےْ شَامِیْ کَبَابْ
۷۔آبْرُوْ اِسْ طَرَحْ یَارُو کِیُوْںْ نَہْ مِلْ جَا خَاکْ مِیںْ
آتَشِ دُورَخْ سِیںْ جَبْ ظُلْمْ سَہِیںْ اَہْلِ حَرَمْ کُو بِے نِقَابْ

(*) شاہ مبارک (نجم الدین) آبر، وفات سنہ: ۱۱۶۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
دَسْتُوْرْ = طرز، طرح، روش۔
دَابْ = دباؤ، فشار۔
تَئِیںْ = میں۔
تَئِیںْ = کو۔
وَےْ = وہ۔

(۱۴)

ہَرْ بَارْ مَعَاذْ (*)

۱۔پَنْجْتَنْ کَا مُنْجِے دَاسْ کِیَا پِیَارْ تِھے حَقْ
پَنْجْتَنْ ہَیْنْ اَزَلْ تِھے مُنْجِے ہَرْ بَارْ مَعَاذْ
۲۔اَللہْ مُحَمَّدْ عَلِیْ ہُورْ بَارَہْ اِمَامْ
یُو سَبْ اَہِینْ قُطْبَا کِے سَو آپَارْ مَعَاذْ

(*) محمد قلی بن ابراهیم قلی قطبشاہ، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
مُنْجِے = مجھے، میرے لئے۔
دَاسْ = غلام۔
تِھے = سے۔
مَعَاذْ = پناہ گاہ۔
ہُورْ = اور۔
یُو = یہ۔
اَہِینْ = ہیں۔
آپَارْ = اوپر۔

(۱۵)

پَنْجْتَنْ تَعْوِیْذْ (*)

۱۔بَسَا سَو بَرَسْ لَکْ قُطْبِ زَمَانْ اِسْ جَگْ مِینْ جِیْنِے تِیْنْ
اَزَلْ دِنْ تِھے دِیئِے لِکْھ کَرْ دَیَا تِھے پَنْجْتَنْ تَعْوِیْذْ

(*) محمد قلی بن ابراھیم قلی قطبشاہ، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
بَسَا = جیو۔
لَکْ = تک۔
جَگْ = جہان۔
تِیْنْ = کے لئے۔
دَیَا = کرم۔

(۱۶)

بَالْ پَنْ (*)

۱۔آجْ پُــــرْ خُـــــوْنْ کَفَـــــنْ تِــــرَا اَصْـــــغَرْ
آجْ سُــــــوْکَھاؔ دَہَـــــنْ تِــــــرَا اَصْــــــغَرْ
لَالْ ہَــــــے گُــــــلْ بَـــــدَنْ تِـــــرَا اَصْـــــغَرْ
حَیْـــــفْ یُـــــوْ بَـــــالْ پَـــــنْ تِـــــرَا اَصْـــــغَرْ

۲۔کِیُـوْنْ ہَـــے زُلْفَـانْ کِـــے بَـالْ تَـارُوںْ تَـارْ
کِیُـوْنْ گَلِـــے سُـوْنْ لَہُـوْ کِـــے جَـارِیْ ہَـارْ
تُجْـــھ کُـــو سُـــوتِـــے کَبُھـــو نَـــہْ لَگْتِـــیْ بَـــارْ
حَیْـــــفْ یُـــــوْ بَـــــالْ پَـــــنْ تِـــــرَا اَصْـــــغَرْ

۳۔اُٹْـــھ گَلِــــے کَـــا لَہُـــوْ دُھـــلَاوُنْ مَـــیْنْ
نِیْنْــــدْ آئِــــیْ تُجِھـــــے سُــــلَاوُنْ مَــــیْنْ
چَـــــلْ تِـــــرَا پَاؔلْنَــــا جُھــــلَاوُنْ مَــــیْنْ
حَیْـــــفْ یُـــــوْ بَـــــالْ پَـــــنْ تِـــــرَا اَصْـــــغَرْ

(*) میران علی ہاشم دکنی، وفات سنہ:۱۱۰۹ھ
(**) الفاظ و معانی:

يُوْ = یہ۔
بَالْ پَنْ = بچپن۔
تَارُوْنْ تَارْ = بکھرے ہوئے۔
بَارْ = تکلیف۔
پَالْنَا = گھوارا۔

(۱۷)

اُلْفَتِ عَلِیْ اَکْبَرْ (*)

۱۔صُغْرٰی سِے بَہُتْ رَکْھتَا تَھاْ اُلْفَتْ عَلِیْ اَکْبَرْ
کَرْتَا تَھاْ اُسِے پِیَارْ بَکَثْرَتْ عَلِیْ اَکْبَرْ
دِیکْھ اُسْ کِیْ کَسِلْ مَنْدْ طَبِیْعَتْ عَلِیْ اَکْبَر
ہُوجَاتَا تَھاْ بِیتَابْ نِہَایَتْ عَلِیْ اَکْبَر
کُبْرٰی و سَکِیْنَہْ پَہْ بِھیْ ہَرْ چَنْدْ فِدَا تَھاْ
پَرْ فَاطِمَہْ صُغْرٰی سِے اُسِے عِشْقْ بَڑَا تَھاْ

(*) نجابت علی بن سعادت علی (نجابت)، وفات سنہ: ۱۱۴۹ھ

(۱۸)

یَاعَلِیْ وَلِیُّ اللّٰہْ (*)

۱۔ہَرْ اِیکْ رَنْگْ مِیں دِیکَھاْ ہُوْنْ چَرْخْ کِے نَیْرَنْگْ
ہُوَا ہُوْنْ غُنْچَہْ صِفَتْ جَگْ کِے بَاغْ مِیْنْ دِلْ تَنْگْ

۲۔ہُو دَسْتْگِیْرْ مُجِھے یَاعَلِیْ وَلِیُ اللّٰہْ
کِہْ اِسْ فَلَکْ نِے کِیَا ہَے کَمَالْ مُجْھ کُونْ تَنْگْ

۳۔تِرِے جُو شَوْقْ سُونْ حَاصِلْ کِیَا ہَے مَحْوِیَّتْ
ہَے فَقْرْ فَخْرْ مُجِھے، مُجْھ کُونْ فَقْرْ سِے نَہِیْنْ نَنْگْ

۴۔ وُہْ شِیرِ حَقْ کِہْ جَہَانْ مِینْ وُہْ نَاصِرِ دِیْنْ ہَے
کِہْ جِسْ صَدَاسُوْنْ ہَیْنْ وَحْشِیْ جَنْگَلْ کِےمَسْتُ و دَنْگْ

۵۔خُدَا نِے فَضْلْ سُونْ اُسْ کُونْ کِیَا حِصَارِ دِیْنْ
فَلَکْ ہَے جِسْ کِے قَلِے کِیْ کَمِیْنَہْ اِیکْ اَلَنْگْ

۶۔زَمِیْنْ پَہْ وَقْتْ اُتَرْنِے کِے اُسْ کِے عَدْلْ کُو سُنْ
گُرِیْزِ پَا ہَیْنْ سِتَمْ آسْمَانْ کِے سَٹَھ فَرْسَنْگْ

۷۔خُدَا کِے حُکْمْ سُونْ ہَرْ پَہْلَوَانْ پَہْ ہُو غَالِبْ

گَرْ آسَتَانِے پَہْ آوِینْ کِہْ سَرْ گھسِے جِیُونْ سَنْگْ

۸۔خُدَا نِے اُسْ کُو دِیَا مَرْکَبْ اِیکْ دُلْدُلْ نَامْ

گَیَا جُو دَرْیَا کُو اِیکْ پَلْ مِینْ لَاکْھ بَارْ اَلَنْگْ

۹۔بَجَائِے سُرْمَہ اَگَرْ خَاکْ اُسْ قَدَمْ کِیْ لِے

نَیَنْ مِینْ دِلْ کِے سُنِینْ تِیزْرَوْ جَگَتْ کِیْ تَرَنْگْ

۱۰۔اُسِیْ کِیْ آنْ پَہْ نِتْ ہَے وَلِیْ بَلَا گَرْدُوْنْ

کِیَا چَرَاغْ پَہْ اُسْ کِے مُدَامْ جِیْ کُو پَتَنْگْ

(*) محمد فیاض ولي اورنگ آبادی، وفات سنہ: ۱۱۵۵ھ

(**) الفاظ و معانی:

اَلَنْگْ = دیوار۔

جِیُونْ = جان۔

اُلَنْگْ = چھلانگ۔

جگت = دنیا۔

تَرَنْگْ = تیر کے چھوڑنے کی آواز۔

نِتْ = ہمیشہ۔

پَتَنْگْ = پروانہ۔

(۱۹)

چَمَنْ کِے گُلْ (*)

۱۔آجْ غَـــمْ نَـــاکْ ہَـــیْنْ چَمَـــنْ کِـــے گُـــلْ
بَلّکِـــہْ دِلْ چَـــاکْ ہَـــیْنْ چَمَـــنْ کِـــے گُـــلْ
غَـــمْ زَدَہْ سِـــیْنَہْ چَـــاکْ حَیْـــرَانْ ہَـــیْنْ
نَـــرْگِسُ و لَالَـــہُ و سَـــمَنْ کِـــے گُـــلْ

(*) میران علی ہاشم، دکنی، وفات سنہ :۱۱۰۹ھ
(**)
سَمَنْ = یاسمن، چنبیلی کا پھول۔

(۲۰)

مِیرَا دِلْ (*)

۱۔غَـــمْ سُـــوْنْ ہَـــے بِـــے قَـــرَارْ مِیـــرَا دِلْ
دُکْـــــھ سُـــــوْنْ ہَـــــے زَارْ زَارْ مِیـــــرَا دِلْ

۲۔گُلْشَـــنِ غَـــمْ مِـــیںْ ہَـــے شَـــہِیْدَاںْ کِـــے
لَالَـــــــــہْ دَاغْـــــــــدَارْ مِیـــــــــرَا دِلْ

۳۔نِـــتْ شَـــہِیْدَاںْ کِـــے زَخْـــمْ پَـــرْ غَـــمْ سِـــیںْ
شَـــقْ ہَـــــے جُـــوْنْ ذُوالْفِقَـــارْ مِیـــرَا دِلْ

۴۔غَـــمْ کِـــیْ بِجْلِـــیْ پَـــڑِیْ ہَـــے جَـــبْ سِـــتِے
تَـــبْ سُـــوْنْ ہَـــــے شُـــعْلَہْ زَارْ مِیـــرَا دِلْ

۵۔نِـــــیْمْ بِسْـــــمِلْ تُمُـــــنْ تَڑَپْتَـــــا ہَـــــے
ہُـــو کِـــــے غَـــمْ کَـــا شِـــکَارْ مِیـــرَا دِلْ

۶۔گَـــرْدِ غَـــمْ سُـــونْ اِمَـــامْ کِـــے اَےْ رَضِـــیْ
کِیُـــوْنْ نَـــہْ ہُـــو پُـــرْ غُبَـــارْ مِیـــرَا دِلْ

(*) رضي الدين رضی وفات سنہ:١١٧٧ھ۔
(**)
سِتِے = سِے۔
نِیْمْ بِسْمِلْ = آدھا ذبح کیا ہوا، مجروح، گھائل۔
تُمُنْ = تمھارے۔

(۲۱)

پُھوْلْ (*)

۱۔ آجْ غَــمْ نَــاکْ ہَــیْں چَمَــنْ کِــے پُھــوْلْ
بَلْکِــہْ دِلْ چَــاکْ ہَــیْں سَــمَنْ کِــے پُھــوْلْ

۲۔غَــــمْ زَدَہْ سِــــیْنَہْ دَاغْ حَیْـــــرَانْ ہَـــــے
نَــــرْگِسُ و لَالَـــہُ و سَــــمَنْ کِــــے پُھــــوْلْ

۳۔یُــوْنْ نَــہْ لَائِــے شَــفَقْ کِــے دَسْــتِے مِــیْنْ
خُــوْنْ مِــیْنْ ڈُوْبِــے ہَــیْنْ سَــبْ گگَــنْ کِــے پُھــوْلْ

۴۔جَــبْ سُــنِے شَــہْ کِــیْ بَــاتْ مَجْلِــسْ مِــیْنْ
جَــلْ بُجِھـــے شَـــمْعِ اَنْجُمَـــنْ کِـــے پُھـــوْلْ

۵۔نَقْــــشِ پَــــا دِیکْــــھ دِلْ ہَــــوَسْ رَکْھتَــــا
سَــرْ پَــہْ رَکْھـنِے کُــو تُجْــھ چَــرَنْ کِــے پُھــوْلْ

۶۔خُــوشْ لَگِــے تُجْــھ طَبْــعْ مِــیْنْ اَےْ رُوْحِــیْ
دِلْ کِـــے بَاغَـــانْ سِـــے سُـــخَنْ کِـــے پُھـــوْلْ

(*) روحی وفات سنہ: ۱۱۹۳ھ

(۲۲)

سَرْوَرِ شَہِیدَانْ (*)

۱۔جَـبْ کَـرْبَلَا مِـیںْ پُہْـنْچےِ وُہْ سَـرْوَرِ شَـہِیْدَانْ
مَــارِے یَزِیْــدِیُونْ نِــے بَیْعَــتْ کَــا قَــوْلْ بَــرْہَمْ

۲۔نَـوْ رُوزْ لَــکْ رَکَھــاْ ہَــے آلِ نَبِــیْ کُــو پِیَاسَــا
وَانْ اِبْــنِ سَــعْدِ مَلْعُــوْنْ لَشْــکَرْ کُــو لَا فَــرَاہَمْ

۳۔اُسْ قَــوْمِ بِــے حَیَــا کُــو وُہْ حُجَّــتِ اِلٰہِــیْ
اَوَّلْ کِئِے اُنُھونْ کِے نَامِے دِکَھاْ کِے مُلْزَمْ

۴۔اِلْـزَامْ پَـاکِے پِھـرْ بِھـیْ قَتْـلُ و مُحَـارَبِے پَـرْ
بَانْــدِھے کَمَــرْ سِــیْنْ سَــارِے گَــرُوہِ اَظْلَــمْ

۵۔لَشْــکَرْ مِـینْ زُورِ بَـازُوْ عَبَّـاسْ کَـا عَلَـمْ تَھـاْ
اُنْ کُو کِئِے سَرْاَفْرَازْ حَضْرَتْ نِے دِے کِے پَرْچَمْ

۶۔قَاسِمْ کِیْ کَتْ خُدَائِیْ قِسْمَتْ مِینْ تِھیْ دُلَہنْ کِیْ
یِہْ شَادِیْ اُسْ غَمِیْ مِینْ جَلْوَہْ کِئِے بَہُتْ کَمْ

۷۔حَضْـرَتْ عَلِــیِ اَکْبَـرْ پِـیشْ اَزْ عَلِــیِ اَصْـغَرْ
بَــاپْ آگِـــے پَاشَـــہَادَتْ پُہْــنَچِے بِخِــدْمَتِ عَــمْ

۸۔اَصْـغَرْ کَـا حَلْـقْ سُـوْکَھاْ بِـنْ دُوْدْھ ہُـو رَہَـا تَـھاْ
نَـاوَکْ کِیَـا عَـدُوْ کَـا لُوْہُـوْ سِــے اُسْ کُـو تَـرْنَمْ

۹۔وُہْ سَــرْوَرِ شَــہِیْدَاںْ دِیکِھـــے کُــوئِیْ رَہَــا نَــیْںْ
آخِـــرْ کِــئِے شَــہَادَتْ اَپْــنِے اُوپَـــرْ مُسَــلَّمْ

۱۰۔اُسْ مَعْرِکَــہْ سِـتَمْ مِـیںْ اُسْ رَزْمِ پُــرْ اَلَــمْ مِـیںْ
سَرْوَرْ کَـا کُوئِیْ نَـیْںْ تَھاْ یَـارُ و رَفِیْـقُ و ہَمْدَمْ

۱۱۔تِھـے دُو ہَـزَارْ کُچْـھ کَمْ زَخْـمْ اُسْ جَنَـابْ اُوْپَـرْ
لِــیکِنْ سَــبْ جَرَاحَــتْ تِھـــے پِــیْشِ رُوْ مُقَــدَّمْ

۱۲۔وَاںْ ذُوالجَنَاحْ پَرْ سِیںْ حَضْرَتْ اُتَرْ کِـے بَیْٹِھـے
پَــا مُــژْدَہْ شَـــہَادَتْ ہُـــو اِرْجِعِــیْ کِـــے مُلْہَـــمْ

۱۳۔نَزْدِیْکْ تَھاْ گِرِے چَرْخْ رُوئِـے زَمِیْںْ کِـے اُوْپَرْ
کُچْـھ دُوْرْ بِھیْ نَہِیْںْ تَھاْ پُشْتِ زَمِیْںْ ہُوئِیْ خَمْ

۱۴۔اَبْ لَگْ بِھیْ آسْمَانْ ہَـے خُوْنِ شَفَقْ سِـے گِرْیَاںْ
مَحْشَـرْ تَلَـکْ رَہِـے گَـا رُوئِــے زَمِیْںْ پَـہْ مَـاتَمْ

(*) علی نقی ایجاد بن نقد علی وفات سنہ: ۱۱۸۵ھ
(**) الفاظ و معانی:
لَکْ = تک۔
اُنُھوںْ کِے = انھیں کے۔
نَیْنْ = نہیں۔

(۲۳)

مَرْگِ جَوَانَانَہْ (*)

۱۔کِیَا کَرُوْنْ شَادِیِ قَاسِمْ کَا مَیْنْ اَحْوَالْ رَقَمْ
وَاسِطِے دِیکْھنِے کِے آرْسِیْ مُصْحَفْ جِسْ دَمْ
بِیَاہْ کِیْ رَاتْ رَکَھا تَخْتْ پَہْ نَوْشَہْ نِے قَدَمْ
گَائِے تَقْدِیْرُ و قَضَا لِے پِہْ بَدَھاوِے بَاہَمْ

قَاسِمَا مَرْگِ جَوَانَانَہْ مُبَارَکْ بَاشَدْ
جَلْوَہٴ شَمْعْ بِہْ پَرْوَانَہْ مُبَارَکْ بَاشَدْ

(*) محمد رفیع سودا دہلوی بن محمد شفیع، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ
(**) الفاظ و معانی:
آرْسِیْ = آئینہ۔
مُصْحَفْ = رخسار معشوق۔
بَدَھاوِے = مبارک باد۔

(۲۴)

سَلَامْ (*)

۱۔حُسَیْنْ تُجْھ کُو یہٖ عَرْشِ بَرِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ
وَہَاںْ سِے آنْ کِے رُوْحُ الْاَمِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ

۲۔فَقَطْ نہ گَرْدُوْںْ ہِیْ تَسْلِیْمْ مِیںْ ہَے تِیرِے خَمْ
تُجِھے تُو عِیْسی گَرْدُوْنْ نَشِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ

۳۔وُحُوْشْ خَاکْ پَہْ جِتْنِے ہَیْںْ اَوْرْ ہَوَا مِیںْ طُیُوْرْ
جَہَاںْ ہَے جُو کُوئِیْ تُجْھ کُو وَہِیں کَرِے ہَے سَلَامْ

۴۔فَلَکْ پَہْ جُو ہَے سُو کَرْتَا ہَے بَنْدَگِیْ تِیرِیْ
ہَرْ اِیکْ سَاکِنِ رُوْئِے زَمِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ

۵۔جُو اَہْلِ شَرْعْ کَا ہَے رُکْنْ وُہْ سَدَا تُجْھ کُو
سَمَجْھ کِے صَاحِبِ شَرْعِ مَتِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ

۶۔تِرَا وُہْ نُوْرْ ہَے جِسْ کِے تَئِیْںْ چِہْ مِہْرُ و چِہْ مَاہْ
ہَرْ اِیکْ خَاکْ پَہْ گھسْ کِے جَبِیْنْ کَرِے ہَے سَلَامْ

۷۔تِـــرِیْ وُہْ ذَاتِ مُکَـــرَّمْ ہَـــے اَےْ شَـــہِ دُو جَہَـــانْ

کِہْ جِسْ کُـو خَلّقَتِ دُنْیَا و دِیْنْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

۸۔تِـرِیْ جَنَـابْ تُـو وُہْ خَلْـقْ ہَـے کِـہْ خَـالِقْ نِـے

جِسِـے ہَمِیشَـہْ تَمَـامْ آفْـرِینْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

۹۔عُبُوْدِیَـتْ ہَـے تِـرِیْ فَخْـرْ اِیـکْ عَـالَمْ کُـو

تِـرِے غُـلَامْ کُـو فَغْفُـوْرِ چِیْنْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

۱۰۔یِـہْ نَقْشْ صَـفْحَۂ عَـالَمْ پَـہْ ہَـے تِـرَا جِـسْ کُـو

ہَـرْ اِیـکْ صَـاحِبِ تَـاجُ و نَگِیْنْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

۱۱۔نَـہْ مَـوْجِ آبْ ہِـیْ پِیَاسِـیْ ہَـے نَـہْ بَنْـدَگِیْ تِیـرِیْ

حَبَـابْ بِھِـیْ بَـدَمِ وَاپَسِـیْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

۱۲۔کِسِـیْ خُوشِـیْ مِیںْ ہُـو کُوئِیْ سُنِـے جُـو تِیـرَا نَـامْ

تُو جَانُ و دِلْ سِـے وُہْ ہُـو کَرْ حَزِیْنْ کَرِے ہَـے سَـلَامْ

۱۳۔تِـرِیْ جَنَـابْ مِـیںْ ہُـووِے قَبُـوْلْ یَـا شَـہِ دِیْـنْ

اَدَبْ سِـے سَـوْدَا بَصِـدْقُ و یَقِیْنْ کَـرِے ہَـے سَـلَامْ

(*) محمد رفیع سودا دہلوی بن محمد شفیع، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ

(**) الفاظ و معانی:
گَرْدُوْنْ = آسمان۔
فَغْفُوْرْ = شاہان چین کا لقب۔
حَبَابْ = پانی کا بلبلہ۔

(۲۵)

پَنْجْتَنْ کِے چَرَنْ (*)

۱۔صَدْقِے نَبِیْ کِے دِیْپِے مِرَا بَھاگْ سُورْ تِھے
پَنْجْتَنْ کِے چَرَنْ بَاجْ قُطْبْ سَرْ رَکْھیَا نَہِیْنْ

(*) محمد قلی بن ابراہیم قلی قطبشاہ، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
دِیپِے = چراغ۔
بَھاگْ = تقدیر۔
سُورْ = سورج۔
چَرَنْ = قدم۔
بَاجْ = بغیر۔
رَکْھیَا نَہِیْنْ = رکھتا نہیں۔

(۲۶)

گُولْ مُحَمَّدْ کِے چَمَنْ کَا (*)

۱۔گُــولْ مُحَمَّــدْ کِـــے چَمَــنْ کَــا یَــا حُسَــیْنْ
سُــــورْحَیْدَرْ کِـــے گگَــنْ کَــا یَــا حُسَــیْنْ

۲۔کِیُــونْ پَڑْیَــا اَنْــدْکَارْ جُــونْ تُــو شَــمْعْ تَھــاْ
فَاطِمَــہْ کِـــے اَنْجُمَــنْ کَــا یَــا حُسَــیْنْ

(*) تانا شاہ بن عبد اللہ قطبشاہ، وفات سنہ:۱۱۰۱ھ۔
(**)
گُولْ = گل۔
سُورْ = سورج۔
گگَنْ = آسمان۔
اَنْدْکَارْ = اندھیرا۔

(۲۷)

یَا حُسَیْنْ (*)

۱۔ آرَامْ تِیـرِے نَـانُوں بِـنْ یَـکْ پَـلْ نَـیَنْ کُـو جَـانْ تُـونْ
قُرْبَـانْ تِیـرِے نَـانُوں پَـرْ جِیْـوَانْ ہَمَـارِے یَاحُسَـیْنْ

۲۔ تِیرِے بَدَلْ سُکْھ چُھوڑْ کَرْ مُکْھ جِیوَنِے تِے مُوڑْ کَرْ
نِرْجِیو ہُو رَہِے ہَیْں سَبْ جِیْوَانْ جِیُودِے جِلَارِے یَاحُسَیْنْ

۳۔ تَپْتِے ہَیْں کَبْ تِے بَنْدْ کَرْ پِچْ دِیکْھنِے کُوں اَنْکھیَانْ
کَوْلَکْ چُھپَا رَہِے گَا اَجُھوں دَرْسَنْ دِکَھارِے یَاحُسَیْنْ

۴۔ تُـجْ چَوْدْھـوِیْں چَنْـدَا بَـدَلْ پِھـرْتِے ڈَاوَانْ ڈُولْ ہُـو
دُکْـھ سَـاتْ چَھـاتِیْ پُھـوڑِے پِھـرْتِے تَـارِے یَاحُسَـیْنْ

۵۔ دُکْھ کِے دَرْیَا مِیںْ ڈُوبْ غَوْطِے کَھاتِے ہَیْں تِیرِے دُوسْتَانْ
ٹَکْ بَاتْ دِسِے جُو سَبْ نِکَلْ آوِیںْ کَنَارِے یَاحُسَیْنْ

۶۔ تُـجْ لُطْـفْ کَـا بَـارْ اَگَـرْ یَـکْ سَـاتْ ہَمْنَـا پَـرْ بَہِـے
تُو پُھلْ اَبَدْ لَگْ خُوشْ رَہِیں چَمَنَانْ کِے سَارِے یَاحُسَیْنْ

(*) حسین بہاء الدین غواصی، وفات سنہ: ۱۱۰۲ھ
(**) الفاظ ومعانی:
نَانُونْ = نام کی جمع۔
جِیْوَانْ = جانیں،جان کی جمع۔
سُکْھہ = آرامش۔
مُکْھہ = چہرہ۔
نِرْجِیُو = بے جان۔
تَپْتِے = بے قرار۔
کَبْ تِے = کب سے۔
اَجُھونْ = اب، ابھی۔
دَرْسَنْ = دیدار۔
تُجْ = تجھ، تیرا۔
پُھوڑِے = کھولے۔
دُوسْتَانْ = دوست کی جمع۔
ٹَکْ = ذرا۔
ہَاتْ = ہاتھ
پُھلْ = پھول۔
لَگْ = تک۔
چَمَنَانْ = چمن می جمع۔

(۲۸)

تَابُوْتْ (*)

۱۔دِلْبَنْــدِ مُصْــطَفٰی کَــا تَــابُوْتْ لِــے چَلِــے ہَــیْنْ
فَرْزَنْـدِ مُرْتَضٰـی کَـا تَـابُوْتْ لِـے چَلِـے ہَـیْنْ

۲۔سُــلْطَانِ دُو جَہَــانْ کَــا سَــرْدَارِ اَوْلِیَــاء کَــا
مَظْلُــوْمِ کَــرْبَلَا کَــا تَــابُوْتْ لِــے چَلِــے ہَــیْنْ

۳۔حَضْـرَتْ حُسَـیْنْ حَسَـنْ کَـا شَـاہِ زَمِـیْنْ زَمَـنْ کَـا
حَضْـرَتْ نَبِـیْ مَنْگَـا کَـا تَـابُوْتْ لِـے چَلِـے ہَـیْنْ

۴۔حَضْرَتْ کِے تِھے نَوَاسِے حَیْدَرْ کِے تِھے خُلَاصِے
ہُـووِے شَـہِیْدْ پِیَاسِـے تَـابُوْتْ لِـے چَلِـے ہَـیْنْ

۵۔اَے ہَاشِــمِیْ شَــہَانْ کَــا سُــلْطَانِ دُو جَہَــانْ کَــا
مَقْبُـوْلْ اُسْ جَـوَانْ کَـا تَـابُوْتْ لِـے چَلِـے ہَـیْنْ

(*) میران علی ہاشم دکنی، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ

(۲۹)

شُگُنْ (*)

۱۔اَےْ نُجُـوْمِیْ شَـاہْ زَادِے کَـا دِکَھـاتِـے ہَـیْنْ لَگَـنْ
کُھولْ پَتَّـرَا تُـو شِـتَابِیْ سُـونْ بَتَـا ہَـمْ کُـو شُـگُنْ

(*) میران علی ہاشم دکنی، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ

(۳۰)

شَاہْ مَاتَمْ (*)

۱۔شَــاہْ مَــاتَمْ تَخْــتِ گَــرْدُوںْ پَــرْ وَ سَــامَانِ مِحَــنْ
فَوْجِ غَمْ نِـے مُلْـکِ دِلْ وِیْـرَانْ کِئِـے ہَـیْںْ چَوْکُـدَھنْ
۲۔تَــبْ ہَــزَارَانْ دَرْدُ و غَــمْ سُــوں شَــہْرْ بَــانُوْ نِــے کَہَــا
مُجْھ کُوںْ کِسْ کُوںْ سَوْنْپْ کَرْ جَاتِے ہُو اَےْ سَرْوَرْ تُمُنْ
۳۔تُمْ بِنَانْ اَےْ جَانِ جَانَانْ کِیُونْ کَرُوْںْ مَیْںْ زِنْدَگِیْ
تُمْ بِنَانْ کِسْ کُونْ کَہُوْںْ مَیْںْ یہْ اِپپَسْ کَا دُکْھ کَٹِھنْ
۴۔تُمْ بِنَـانْ ہَـرْ رُوزْ مُجْ سِینِے مَنِے یَـکْ سَالْ ہَـے
تُمْ بِنَـانْ ہَرْ رَاتْ غَمْ سُونْ مُجْ اُوپَرْ ہَـے یَـکْ قَرْنْ
۵۔شَہْ نِے فَرْمَایَا کِہْ کُچْھ نَہِیْںْ چَارَہْ جُزْ صَبْرُ و شَـکِیْبْ
ہَـے تُمَـارَا یَـاوَرْاِسْ غَـمْ مِـیْںْ خُـدَائِے ذُوْالْمِـنَنْ
۶۔تُمْ کُونْ رُوتِے سُونْ نَہِیْںْ کَرْتَا مَنَعْ اَےْ غَمْ گُسَارْ
مُــوْ پَرِیْشَــانْ مَــتْ کَــرُوْ اَوْرْپَــارَہْ پَــارَہْ پَیْــرَہَنْ

۷۔گرْچہْ اَےْ ذَوْقِیْ تِرِے بِے حَدْ گُنَاہَانْ ہَیْنْ وَلِے
شُـــکْرْاَللہْ ہَـــیْنْ شَـــفِیْعِ رُوْزِ مَحْشَـــرْ پَنْجْـــتَنْ

(*) شاہ حسن ذوقی، وفات بعد از سنہ: ۱۱۳۴ھ
(**) الفاظ و معانی:
چَوْکُدَھنْ = چاروں طرف۔
مُوْ = مجھے۔

(۳۱)

شَمْعِ بَزْمِ مُصْطَفیٰ (*)

۱۔اَے شَمْعِ بَزْمِ مُرْتَضیٰ گھرْ آجْ آتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ
تَارِیْکْ ہَے تُمْ بِنْ جَہَانْ جَلْوَا دِکَھاتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ

۲۔وُہْ جَاہِلْ دُوزَخْ وَطَنْ آئِے ہَیْنْ بَالْ کِے نِمَنْ
جُوْنْ بَرْقِ تِیْغِ صَفْ شِکَنْ شَہْ جَگْمَگَاتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ

۳۔وُہْ شَمْعِ بَزْمِ مُصْطَفےٰ بَادِ اَجَلْ سُونْ گُلْ ہُوَا
سَبْ سُوزِدِلْ سُونْ تَنْ سَدَا یَارَانْ گَلَاتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ

۴۔چُھوڑُوسَگَلْ دُنْیَا کِےکَامْ دَسْ دِنْ تَکْ اَےْ خَاصُ وعَامْ
مَاتَمْ کِیْ آتَشْ مِیںَ مُدَامْ تَنْ کُوْنْ مِلَاتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ

۵۔ذَوْقِیْ تُمَھارَا ہَے غُلَامْ، فَضْلُ و کَرَمْ سِے یَا اِمَامْ
اَپْنِیْ زِیَارَتْ کُونْ مُدَامْ اِسْ کُونْ بُلَاتِے کِیُوْنْ نَہِیْنْ

(*) شاہ حسن ذوقی، وفات بعد از سنہ: ۱۱۳۴ھ۔
(**) الفاظ و معانی:
نِمَنْ = مانند،طرح۔
سَگَلْ = تمام۔

(۳۲)

اَےْ مُومِنَانْ (*)

۱۔تُمْ کُو خَبَرْ ہَے آیَا مُحَرَّمْ اَےْ مُومِنَانْ

دِیکُھو قَمَرْ شَفَقْ مِینْ ہُوا غَمْ سِے خُوْنْ فَشَانْ
اَنْدُوہْگِیْنْ زَمِیْنْ ہَے غَمْنَاکْ آسْمَانْ
کِیُوْنْکَرْ کِسِیْ کِیْ آنْکْھ سِے آنْسُوْ نَہْ ہُو رَوَانْ
یِہْ کِیَا سِتَمْ ہَے مُومِنُو رُووْ بَہْ شُورُ و شَیْنْ
گُھوڑُوْنْ پَہْ شَامِیَانْ عَلَمْ پَرْ سَرِ حُسَیْنْ

۲۔ جِسْ نِے غَمُ و اَلَمْ کِیَا اِسْ اِمَامْ کَا

وُہْ بَہْرَہْ یَابْ ہُو گیَا کَوْثَرْ کِے جَامْ کَا
مَقْدُوْرْ آرْزُوْ کُو نَہِیْنْ اَبْ کَلَامْ کَا
آگِے دَرَازْ قِصَّہْ ہَے اَحْوَالِ شَامْ کَا
جُو مَاتَمِ حُسَیْنْ سِے رُوْتَا ہَے یَا رَسُوْلْ
ہُوئے ہَرْ اِیکْ اَمْرْ مِینْ اُسْ کِیْ دُعَا قَبُوْلْ

(*) علی خان سراج الدین آرزو بن حسام الدین اکبر آبادی، وفات سنہ: ۱۱۶۹ھ

(۳۳)

حُسَیْنْ (*)

۱۔تُجِھــــــے فَاطِمَـــــہْ آبُلَاوِیــــنْ حُسَـــــیْنْ
تِـــــرِے بِـــنْ کِتَّـــا تِلْمِلَاوِیــــنْ حُسَـــــیْنْ
ڈُھوْنْـــڈِیںْ بِـــے خُـــودِیْ سُـــونْ نَپَـــاوِیںْ حُسَـــیْنْ
رُوئِـــیںْ ہَاتْـــھ مَـــلْ حَیْـــفْ کَھـــاوِیںْ حُسَـــیْنْ

۲۔کَہِـــیںْ مِیـــرِیْ جَـــانْ کِـــے پِیَـــارِے کَہَـــانْ
مُجِھـــے چُھـــوڑَا اَکِـــیلَا سِـــدَھارِے کَہَـــانْ
دِکُھـــو مُجْـــھ دُکِھـــیْ کِـــے دُکْھیَـــارِے کَہَـــانْ
سَـــــبَبْ کِیَـــا نَہِـــیْنْ آجَ آوِیـــنْ حُسَـــــیْنْ

۳۔پَـــلَا تَھـــاْ مِـــرِے گُـــودْ مِـــیںْ وُہْ صَـــدَا
ہُـــوَا نَـــیْنْ کَبِھـــیْ مُجْـــھ سُـــونْ یَـــکْ پَـــلْ جُـــدَا
ہُـــــوَا کِـــــسْ بَـــــلَا مِـــــیںْ وُہْ جَـــــاکَرْ مِـــــلَا
نَہِـــیْنْ آ مُجِھـــے سُـــکْھ دِکَھـــاوِیںْ حُسَـــیْنْ

۴۔دَرِیغَـــــا مُجِھـــــے چُھـــــوڑْ نِیَـــــارَا ہُـــــوَا
اَکِـــــیلَا کَہَـــــانْ جَـــــا بِچَـــــارَا ہُـــــوَا
یُـــونْ غَـــمْ اُسْ کِـــے جِیُـــو مِـــیںْ اَنْگَـــارَا ہُـــوَا

لَگِـــیْ آگْ دِلْ مِـــیں بُجَھـــاوِیں حُسَـــیْنْ

۵۔ ہَـــے قَـــائِمْ غُلَامِـــیْ مِـــیں اُمِّیْـــدْوَارْ
گُنَاہَـــانْ مِـــیں غَـــرْقْ آجَ ہَـــے بِیشُـــمَارْ
ہَـــے مَحْشَـــرْ کُـــو حَـــامِیْ مِـــرَا بَرْقَـــرَارْ
شَـــفَاعَتْ جُـــو کَـــرْ کَـــرْ چُھـــڑَاوِیں حُسَـــیْنْ

(*) قائم بیجاپوری، وفات سنہ: ۱۱۷۷ھ
(**) الفاظ و معانی:
کِتَّا = کتنا۔
نِیَارَا = علاحدہ۔
جِیُو = زندگی، جن۔

(۳۴)

یَارَانْ ہَزَارْ حَیْفْ (*)

۱۔یَــــارَانْ ہَــــزَارْ حَیْــــفْ رَسُــــوْلِ خُــــدَا نَہِــــیْنْ
اَوْرْ فَاطِمَــــہْ عَلِــــیُ و حَسَــــنْ مُجْتَبٰــــی نَہِــــیْنْ
تَنْہَــــا حُسَــــیْنْ اُنْ مِــــیں کُــــوئِیْ آشْــــنَا نَہِــــیْنْ
بَــــازُو نَہِــــیْنْ رَفِیْــــقْ نَہِــــیْنْ دِلْرُبَــــا نَہِــــیْنْ

۲۔ اَصْغَرْ کُو شَہْ نِے گُودْ مِیں لِے کِے مَنْگِے جُو نِیرْ
مَلْعُــوْنْ نِــے جَــوَابْ مِــیں مَــارَا سِــتَمْ کَــا تِیْــرْ
بِیــــدَادْ کِیَــــا کِیَــــا تِــــرِیْ تَقْصِــــیْرْ یُــــو صَــــغِیْرْ
سِــیَانَا نَہِــیْنْ، زُبَــانْ نَہِــیْنْ، دَسْــتُ و پَــا نَہِــیْنْ

۳۔کَہْنِے لَگَا جَبْ سُونْ اَلَمْ کِے نَظْمْ مِیں بَیْتْ
دُنْیَا کُوْنْ دِلْ سُوْنْ ہَٹْ کِے تُو یُونْ اِسْ اَلَمْ مِیں بَیْتْ
دُو جَــــگْ مِــــیں نَظَــــرْ کُــــوْنْ بَجُــــزْ اَہْــــلِ بَیْــــتْ
مَقْصَــــدْ نَہِــــیْنْ، مُــــرَادْ نَہِــــیْنْ، مَــــدَّعَا نَہِــــیْنْ

(*) نظر، آپ کی وفات ظاہرا قبل از ۱۳ ہجری واقع ہوئی۔
(**) الفاظ و معانی:
نِیرْ = پانی۔

(۳۵)

اَےْ اَہْلِ دَرْدْ (*)

۱۔اَے اَہْلِ دَرْدْ اَشْکْ سُونْ اَنْکھیَانْ (کُونْ) تَرْ کَرُوْ
نِکَلْیَا ہَے پِھرْ کِے مَاہِ مُحَرَّمْ نَظَرْ کَرُو

۲۔ نَازِلْ زَمِیْنْ پَہْ سَرْتِھے ہُوَا غَمْ حُسَیْنْ کَا
مَاتَمْ زَدْیَانْ کُونْ اِیکْ طَرَفْ تِھے خَبَرْ کَرُو

۳۔سُلْطَانِ کَرْبَلَا کِیْ غَرِیْبِیْ کُونْ یَادْ کَرْ
ٹُکْڑِے جِگَرْ کُونْ ہُورْ سِینِے کُونْ جَھجَرْ کَرُو

۴۔بِے دِیْنْ ہُوَا یَزِیْدْ کِیَا دِیْنْ مِیْنْ خَلَلْ
لَعْنَتْ مُدَامْ اُنْ کِے اُوپَرْ سَرْبَسَرْ کَرُو

۵۔ہَے ڈَرْ اَگَرْ تُمُنْ کُونْ قِیَامَتْ کِیْ آگْ کَا
سَایِے کُونْ اَہْلِ بَیْتْ کِے سَرْپَرْ چِھتَرْ کَرُو

(*) حسین بہاء الدین غواصی، وفات سنہ: ۱۱۰۲ھ
(**) الفاظ و معانی:

سَرْتِھے = پھر سے۔
جَھجَرْ = سوراخ۔
تُمُنْ = تم۔

(۳۶)

بَالِے اَصْغَرْ (*)

۱۔سِیجْ جُھولِے کِیْ مَیْنْ بَنَاتِیْ تِھیْ

بَالِے اَصْغَرْ کُو تَبْ جُھلَاتِیْ تِھیْ

۲۔جَبْ دُلَارَا وُہْ نِیْنْدْ بَھرْ سُوتَا

دُوْدْھ پِینِے کُو مَیْنْ جَگَاتِیْ تِھیْ

۳۔پُھوْپِیَانْ صَدْقِے اُسْ کِے جَاتِیَانْ تِھیْنْ

چَاؤنْ سُونْ جَبْ اُسِے رَچَاتِیْ تِھیْ

۴۔ پَانِیْ بِنْ خُشْکْ ہُو گَیَا تَھا شِیْرْ

دِیکْھ اَصْغَرْ کُو تِلْمِلَاتِیْ تِھیْ

۵۔ظَالِمَانْ سَنْگْدِلُونْ نِے مَارَا تِیْرْ

سَخْتْ فَوْلَادْ اُنْکِیْ چَھاتِیْ تِھیْ

۶۔تِیْرْ گُزْرَا گَلِے سُونْ اَصْغَرْ کِے

ہَائِے کِسْ دُکْھ سُونْ جَانْ جَاتِیْ تِھیْ

۷۔شَــاہْ پِھــرْ کَــرْ لِــے آئِــے اَصْــغَرْ کُــو
بُــولِـے رُو کَــرْ یَہِــیْ حَیَــاتِیْ تِھــیْ

۸۔آجْ جَنْگَــلْ مِــینْ تُــوْ اَکِــیلَا ہَــے
رَاتْ دِنْ مَــیْنْ تِــرِیْ سَــنْگَاتِیْ تِھــیْ

۹۔آجْ کَہْــہ کِیَــا پُکَــارْوَانْ کَہْــہ مُجــھ کُــونْ
تَــبْ مَــیْنْ اَصْــغَرْ کِــیْ مَــانْ کَہَــاتِیْ تِھــیْ

۱۰۔شَــہْرْ بَــانُو کِــے شُــورْ کِــیْ آوَازْ
اَےْ شَــرَفْ لَامَکَــانْ کُــو جَــاتِیْ تِھــیْ

(*) غلام اشرف بیابانی، وفات سنہ:۹۲۱ھ
(**)
سِیْجْ = بستر، پلنگ، چارپائی۔
بَالِے = بچہ۔
چاؤں = شوق۔
سَنْگَاتِیْ = ساتھی، ہمراہی، رفیق۔

(۳۷)

ہَائِے ہَائِے (*)

۱۔شَہْ کِے غَمْ سُوْنْ دِلْ ہَے نَالَانْ ہَائِے ہَائِے

جَگْ بَرَسْتِے خُوْنْ اَیُّہَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۲۔ جَگْ کِے سَرْدَرْ دِلْ کے لَہُوْ سُوْنْ بَھرْ چَلِے

پُورْ کَرْ پَلّکَانْ کِے بَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۳۔یَکْ شِگُفْتَہْ گُلْ نَہْ اِسْ غَمْ سُوْنْ رَہَا

ہَرْ خَزَانْ یُوْ نِہَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۴۔کَرْبَلَا کِیْ سَبْ زَمِیْنْ رَنْگِیْنْ ہُوئِیْ

لَہُوْ بَھرِیْ دُلّدُلْ کِیْ نَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۵۔اُسْ دُکْھ سُونْ بَھرْ کِے اُمَّتِیْ سَبْ تَنْ مَنِیْ

نِتْ جَلِینْ اَنْکھیَانْ ہِلَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۶۔اُس دُکْھ سُوْنْ حُوْرَانِ بُسْتَانْ ہَاتْھ کُونْ

تُوڑْ کَرْ زُلّفَانْ کِے بَالَانْ ہَائِے ہَائِے

۔نِــتْ کَــرِیںْ عَــادِلْ عَلِــیْ یَــکْ دِلُ سُــنِــے

شَـاہْ کَـا مَـاتَمْ مَـاہُ و سَـالَاںْ ہَـائِـے ہَـائِـے

(*) علی اول بن ابراهیم عادلشاہ، وفات سنہ: ۹۸۷ھ

(**)

مَنِیْ = میں۔

(۳۸)

زَارِیْ (*)

۱۔دُوجَگْ اِمَامَاںْ دُکْھ تِھے سَبْ جِیُو کَرْتِے زَارِیْ وَائِے وَائِے
تَنْ رُوںْ کِیْ لَکْڑِیَاںْ جَالْکَرْ کَرْتِے ہَیْں خَوَارِیْ وَائِے وَائِے

۲۔سَاتُو گَگَنْ آٹھو جَنَّتْ سَاتُو دَرْیَا سَاتُو دَھرْتْ
اِیکْسْ تِھے آپْ مِیںْ آپَسْ دُکْھ کَرْتِے کَارِیْ وَائِے وَائِے

۳۔ لَوْحْ ہَوْرْ قَلَمْ کُرْسِیْ عَرْشْ قُدْسِیَاںْ مَلَکْ غِلْمَانْ سَبْ
بِجْلِیَاںْ بَدَلْ اُڑَاوتِے ہَیْں رَاتْ سَارِیْ وَائِے وَائِے

۴۔ دُو نُوْرْ دِیدِے بِیْ بِیْ کِے آخِرْ دِیکْھو کِیُوںْ دُکْھدُکِھے
لَہُوْ مِیںْ لَڑِے پِیَاسِے بُھکِے دِیکْھو یِہْ خَوَارِیْ وَائِے وَائِے

۵۔دُکْھ بَاتْ کُو تُو جِیبْ جَلِے لِکْھنِے قَلَمْ بِیْ نَا چَلِے
دِلْ جِیُوںْ شَمِے جَلْ تِلْمِلِے سُدْھ کِیْ ہَمَارِیْ وَائِے وَائِے

۶۔پَنْکِھیْ سَٹِے ہَیْں سَبْ پَرَاںْ رُو رُو بَھرَائِے سَمْدَرَاںْ
چُھوڑِے ہَیْں سَبْ اَپْنِے گھرَاںْ دِیکْھو تُو زَارِیْ وَائِے وَائِے

۷۔کَالِے ہُوئِے دُکْھ تِھے مَنْگلْ سَرْ پَرْ سَٹِیںْ مَاٹِیْ سَگلْ
تُو پَکْڑِے اِسْ دُکْھ تِھے جَنْگلْ ہَے بِیقَرَارِیْ وَائِے وَائِے

۸۔دُو جَگْ خَرَابَانْ ہُو رَہِے حَیْوَانْ کَبَابَانْ ہُو رَہِے
سَمْدَرْ سَرَابَانْ ہُو رَہِے نَاہُوئِے جَارِیْ وَائِے وَائِے

۹۔ قُطْبَا کَہِے دِلْ کِے بَچَنْ ہَرْ دَمْ مَدَدْ مُنْجْ پَنْجْ تَنْ
رَاکِھے خُدَا مُنْجْکُو جَتَنْ دُشْمَنْ کُو خَوَارِیْ وَائِے وَائِے

(*) محمد قلی بن ابراھیم قلی قطبشاہ، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ
(**) الفاظ و معانی:
اِیْکْسْ = ایک۔
جِیْبْ = زبان۔
سُدْھ = خبر۔
پَنْکِھیْ = پرندہ۔
سَمْدَرَانْ = سمندر کی جمع۔
سَٹْنَا = گرانا۔
مَنْگلْ = افراد شاد۔
مَاٹِیْ = مٹی۔
سَگلْ = سب، تمام، پورا۔
بَچَنْ = بات۔
جَتَنْ = محفوظ۔

(۳۹)

دُو جَگْ اِمَامَانْ (*)

۱۔دُوجَگْ اِمَامَانْ دُکْھ تِھے سَبْ جِیُو کَرْتِے زَارِیْ وَائِے وَائِے
تَنْ رُونْ کِیْ لَکْڑِیَانْ جَالْکَرْ کَرْتِے ہَیْنْ خَوَارِیْ وَائِے وَائِے
۲۔آسْمَانْ جُھجِے جَھالَا ہُوَا سُورَجْ اَلْگَنْ وَالَا ہُوَا
جَنْدَرْ سُو جَلْ کَالَا ہُوَا دُکَھاّ پَارِیْ وَائِے وَائِے
۳۔یَکْ پُوتْ کَرْدِیتِے زَہْرْ یَکْ پُوتْ پَرْ کَھیْنْچِے خَنْجَرْ
کَافِرْ کَیْسِے کَیْسِے قَہْرْ یُو زَخْمِ کَارِیْ وَائِے وَائِے
۴۔قُطْبَا کُو ہَے اَللهْ مَدَدْ سُنْتَا ہَے اِسْ دِلْ مِیںْ خُدَا
کَرْ تُوْ مَدَدْ حَیْدَرْ وِلَا بَرْپَانْ کُو بِیْ زَارِیْ وَائِے وَائِے

(*) محمد قلی بن ابراهیم قلی قطبشاه، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ

(۴۰)

لَہُوْ رُوتِیْ ہَیْنْ (*)

۱۔لَہُوْ رُوتِیْ ہَیْنْ بِیْ بِیْ فَاطِمَہْ اَپْنِے حُسَیْنَا تَئِیںْ
لَہُوْ کَا رَنْگْ سَاتُوںْ گگَنْ اُوْپَرَانْ چھایَا ہَے

(*) محمد قلی بن ابراھیم قلی قطبشاہ، وفات سنہ: ۱۰۲۰ھ

(۴۱)

اِمَامْ حُسَیْنْ کِیْ وَصِیَّتْ (*)

۱۔ عَلِیْ ہُورْ فَاطِمَہْ کَرْتِے ہَیْنْ دُونُونْ آجْ زَارِیْ بِھِیْ
حَسَنْ کَا ہُورْ حُسَیْنْ کَا دُوْکْھ لِےآیَا جَگْ پُوْخَوَارِیْ بِھِیْ

۲۔ حُسَیْنَا جَبْ چَلِے لَڑْنِے سَرَانْ ہَیْنْ پَرْ لَگِے پَڑْنِے
شَہِیْدَانْ ہَرْ طَرَفْ چَرْنِے لَگْیَا بُودَدْ کِہْ پِیَارِیْ بِھِیْ

۳۔ وَصِیَّتْ یُو کَہِے جَاتِے نَکُّورُو تُمْ آپْ بَہَائِے
نَہِیْ تُو پِھرْ کُونَیْنْ آتِے اَجَلْ آئِیْ ہَمَارِیْ بِھِیْ

۴۔ یَتِیْمَانْ کُو سَنبَھالُو ہُورْ غَرِیْبِیْ سِنِے مِیْنْ سُکَھالُو ہُورْ
بَہُوتْ مِیرَانْ سُونْ پَالُو ہُورْ رَہِیْنْ گِے یَادْ گَارِیْ بِھِیْ

۵۔ پَڑِے گَا غَمْ تُمُنْ پَرْجَبْ مِرَا غَمْ یَادْ کَرْنَا تَبْ
یُو دُوْکْھ یَادْ آوِے گَا ہَرْ کَبْ کَرُو نَیَنْ اَشْکْبَارِیْ بِھِیْ

۶۔ سُونِے یُوْ غَمْ حَرَمْ سَارَا، مُسَلَّمْ ہُو، نِرَادَھارَا
سُومَارِیْ کُلْ گَلَا نَعْرَا، پَکَڑْ کَرْ بِیقَرَارِیْ بِھِیْ

۷۔ شَــہْرْبَانُو کَہــے آکَـرْ اَےْ سَنْسَــارْ کِــے سَــرْوَرْ
مُنْجِے غُرْبَتْ مِنِے بھاؔکَرْ، نَہْ جَاؤ چُھوڑؔ بَارِیْ بِھیْ

۸۔ مُنْجِےکِےجَاوْتِے یُوْنْ جَالْ، تُمُنْ بَعْدْ اَزْ مِیرَا کِیَا حَالْ
رُو مَتْ غَمْ مَنِے پَامَالْ، دِیُو دَرْسَنْ تُمَارِیْ بِھیْ

۹۔ حُسَیْنْ پَانِیْ پِیْنِے آئِے، بَدَانْ سَبْ تِیْرْ بَرْسَائِے
سُوپَانِیْ پِیْنِےنَہِیْنْ پَائِے لَگِے مُکْھ لَہُوْ کِیْ دَھارِیْ بِھیْ

۱۰۔ دِکُھو طِفْلَانْ مَنگِے پَانِیْ نَہْ کَرْ ذَرَّہْ مِہْرْبَانِیْ
سِتَمْ سُونْ تِیْرْ مَارِے کِہْ رُونَا بُکَارِیْ بِھیْ

۱۱۔ بَغَیْرْ اَزْ ظُلْمْ بِیدَادِیْ نَہْ تِھیْ اُسْ وَقْتْ کُچْھ شَادِیْ
ہُوئِیْ قَاسِمْ کِیْ دَامَادِیْ دِکُھو تَقْدِیْرِ بَارِیْ بِھیْ

۱۲۔ حُسَیْنْ کَا وَقْتْ جَبْ آیَا شِمْرْ نِے آگَلَا کَاتِیَا
دَمْ کَا اِیکْ سِینَا پِیَاسَا دُنْیَا اَوْرْ اُپْکَارِیْ بِھیْ

۱۳۔ نَنْگِے پَاؤںْ چَلِے آئِے تُو پَاوَانْ کُونْ چھِلِے آئِے
اَگَنْ دِیکِھے چَلِے آئِے نُکْتِے دُوسْتْ دَارِیْ بِھیْ

۱۴۔ کَرُو اَےْ دُوسْتَانْ مَاتَمْ ثَوَابْ ہَے بَہُتْ کَرْنَا غَمْ
مَدَدْ ہُوِیںْ اِمَامْ ہَرْ دَمْ کِیْ ہَے اُمِّیْدْ دَارِیْ بِھیْ

۱۵۔ حُسَیْنْ کَادُوْکْھ دِلْ مِیںْ آنْ لَگَایَکْ چَتْ سُونْ دَائِمْ دَمَانْ
کَرِےقُطّبْ عَبْدُاللهْ سُلْطَانْ دُوْکُھونْ سُونْ شَہْرْیَارِیْ بِھیْ

(*) عبد الله بن محمد قطبشاه، وفات سنہ: ۱۰۸۳ھ
(**)
نِرَادَھاْرَا = بے سہارا۔
بَھاکَرْ = ڈال کر۔
جَاوْتِے = جَاتِے۔
جَاْلْنَا = جلانا۔
اَگَنْ = آگ۔
دُوْکُھونْ = دکھ۔

(۴۲)

عَابِدْ کِیْ غُرْبَتْ (*)

۱۔ہَائِے غَرِیْب یَتِیْمْ نُمَائِیْ عَابِدْ تِیرِیْ زَارِیْ ہَے
بَاپْ کَا مَرْنَا دُکْھ بَھرْنَا تُسْ پَہْ یُو بِیْمَارِیْ ہَے

۲۔تِیغْ کَھڑِیْ لِے دُشْمَنْ سَرْ پَرْ وَاوَیْلَا دُکْھ بَھارِیْ ہَے
دَرْدِ مُصِیْبَتْ عَابِدْ تُمْ پَرْ آجْ کِے دِنْ بِسْیَارِیْ ہَے

۳۔کَرْنِیں مَحْفِلْ سَخْتِیْ اَیْسِیْ کَہْہ نَا سَکِیں دِلْ کِیْ بَاتْ
چَمْکِے بِجْلِیْ گَرْجِے بَادَلْ مُنْہ کِیْ رَاتْ اَنْدَھارِیْ ہَے

۴۔ ٹَھنْڈِے تَپْ اَوْرْتَنْ بَرَہْنَہْ سُنْدْ ہُونْ سُنْدْ سَبْ اَکْڑِے ہَیْنْ
نَنْگِے پَاؤنْ بَاکَرْ بِیڑِیْ طَوْقْ گَلِے مِیں جَکْڑِے ہَیْنْ

۵۔ بِے گُنَاہْ نَبِیْ کِےفَرْزَنْدِیں تَقْصِیْرُونْ فَرْیَادِیْ پَکْڑِےہَیْنْ
بُھوْکِے پِیَاسِےکَئِیْ کَئِیْ دِنْ کِےمُدَّتْ سِے بِیْدَارِیْ ہَیں

۶۔وَحْدَتْ بَیْعَتْ اَوْرْ وِلَایَتْ یِہْ ہَیْنْ وَصِیْ کِے مَرْتَبِے سَبْ
دُوسْتْ دُوسْتْ اَوْرْ دُشْمَنْ دُشْمَنْ ہُوِے مُومِنْ سَبْ

(*) قلی خان شاہی، وفات تقریبا سنہ: ۱۱۰۰ھ

(۴۳)

جَوْرُ و جَفَا (*)

۱۔جَورُ و جَفَا سُونْ کَسْ کَمَرْ آلِ عَلِیْ سُو بُغْضْ دَھرْ
اَےْ بےحَیَا اَےْ بِے کَٹَرْ کِیَا کَامْ کِتْیَا ہَائِے ہَائِے
۲۔دِلْ کُونْ رَسُولُ اللهْ کِے گھالِیَا تَپِشْ مِیںْ آہْ کِے
تُونْ حَقْ پُو وَیْسِے شَاہْ کِے کِیَا کَامْ کِتْیَا ہَائِے ہَائِے
۳۔کِیُونْ تُونْ حُسَیْنْ اُوپَرْ اُٹَھاْ کِیُوْنْ کَرْبَلَا مِیںْ سَرْسَٹْیَا
تُونْ حَقْ کِیْ رَحْمَتْ سُونْ ٹُوٹْیَا کِیَا کَامْ کِتْیَا ہَائِے ہَائِے
۴۔کَالِے چَھبِیلِے بَالْ سَبْ لَہُوْ مِیںْ ہُوئِے ہَیْنْ لَالْ سَبْ
رُوتِے نَبِیْ اَطْفَالْ سَبْ کِیَا کَامْ کِتْیَا ہَائِے ہَائِے
۵۔بُولِیَا غَوَّاصِیْ مَرْثِیَہْ سُونِے وَلِیْ ہُورْاَنْبِیَاء
تَرْخَا لِیِے اَپْنَا ہَیَا کِیَا کَامْ کِتْیَا ہَائِے ہَائِے

(*) حسین بہاء الدین غواصی، وفات سنہ: ۱۱۰۲ھ
(**)

بِے کَٹّرْ = بے شرم۔
پُو = پر۔
چَھبِیلَا = چمکدار۔
ہِیَا = قلب۔

(۴۴)

مَرْثِیَہْ گُو (*)

۱۔گُجْرَاتْ مِیںْ پَڑِھے جَبْ یِہْ مَرْثِیَہْ گُو یَارَانْ
مَنْ کَرْ چَلِے ہَیْں رُونِے دَکَنِیْ دَکَنْ کُو اَپْنِے

(*) میران علی ہاشم دکنی، وفات سنہ: ۱۱۰۹ھ

(۴۵)

سَرْ حُسَیْنْ کَا (*)

۱۔جَب تِے دَھرْیَا اِمَامْ قَدَمْ کَرْبَلَا مَنِے
تَبْ تِے ہُوَا ہَے غَمْ کُونْ رَہَنْ کَرْبَلَا مَنِے
اَفْسُوسْ صَدْ ہَزَارْ کِہْ سَرْ حُسَیْنْ کَا
ہُو کَرْ رَہَا ہَے سُرْخْ بَدَنْ کَرْبَلَا مَنِے

(*) محمد فیاض ولی اورنگ آبادی، وفات سنہ: ۱۱۵۵ھ

(۴۶)

اِطَاعَتْ حُسَیْنْ کِیْ (*)

۱۔لَازِمْ ہَے مُجْرَئِیْ کُو اِطَاعَتْ حُسَیْنْ کِیْ

مَغْفُوْرْ پِہْلِے ہُوگِیْ جَمَاعَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۲۔مَشْکِیںْ بَہَا کِے رِیگْ پَہْ ہَنْسْتِے تِھے اَہْلِ شَامْ

تَغْیِیْرْ تِھیْ جُو پِیَاسْ سِے حَالَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۳۔رُوتِے تِھے زَارْ زَارْ پَیَمْبَرْ بَہِشْتْ مِیںْ

کَرْتِے تِھے جَبْ کِے یَادْ مُصِیْبَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۴۔ سَجْدِے مِیںْ سَرْ جُھکَا دِیَا مِحْرَابِ تِیغْ مِیںْ

زَخْمُوںْ سِے صَرْفْ سَبْ ہُوئِیْ طَاقَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۵۔بَیْعَتْ طَلَبْ حُسَیْنْ سِے کِیْ ظَالِمُوںْ نِے ہَائِے

وَاجِبْ یِہْ تَھاْ کِہْ کَرْتِے وُہْ بَیْعَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۶۔خَنْجَرْ چِلَا کِیَا نَہْ اُٹِھیْ سَجْدِے سِے جَبِیْنْ

اَفْزُوْںْ ہَے سَبْ جَہَاںْ سِے عِبَادَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۷۔جُو جُو سِتَمْ لَعِیْنْ کَرِیْںْ صَبْرْ کِیْجِئے
اَہْلِ حَرَمْ کُو تِھیْ یِہْ وَصِیَّتْ حُسَیْنْ کِیْ

۸۔گَہْوَارَہْ اَکْثَرْ آکِے ہِلَاتَا تَھاْ جِبْرَئِیْلْ
سَمْجُھو تُو کِسْ قَدَرْ ہَے فَضِیْلَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۹۔آتِے تِھے یَا تُو اُسْ کِے لِئِے حُلَّۂ بَہِشْتْ
یَا سَرْ بَرَہْنَہْ پِھرْتِیْ ہَے عِزَّتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۰۔خَنْجَرْ بَکَفْ جُو آیَا شَقِیْ سَرْ جُھکَا دِیَا
کِسْ مَرْتَبَہْ ہَے وَاہْ مُرَوَّتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۱۔مَاںْ بِنْتِ مُصْطَفٰے ہَے تُو ہَے بَاپْ مُرْتَضٰی
عَالَمْ سِے ہَے زِیَادَہْ شَرَافَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۲۔کِیَا رُتْبَہْ ہَے کِہْ چُھوڑْ کِے اِبْنِ خَلِیْلْ کُو
مَقْبُوْلْ کِیْ خُدَا نِے شَہَادَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۳۔سَرْ نَیْزَہْ پَرْ بِھیْ سُوْرَۂ یُوْسُفْ پَڑْھاْ کِیَا
نَاغَہْ کَبِھیْ ہُوئِیْ نَہْ تِلَاوَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۴۔اَفْسُوسْ جَلْتِیْ رِیگْ پَہْ بِے غُسْلْ بِے کَفَنْ
چَالِیْسْ دِنْ پَڑِیْ رَہِیْ مَیِّتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۵۔ہَرْ چَنْدْ دُھوْپْ مَوْسَمِ گَرْمَا کِیْ تِھیْ مَگَرْ
شَادَابْ مِثْلِ گُلْ رَہِیْ صُوْرَتْ حُسَیْنْ کِیْ

۱۶۔گُویَا کُو یِہْ کَہِیْں کِہْ ہَمَارَا ہَے یِہْ مُحِبْ
ہُو رُوزِ حَشْرْ اِتْنِیْ عِنَایَتْ حُسَیْنْ کِیْ

(*) فقیر محمد گویا، وفات سنہ: ۱۱۷۰ھ

(۴۷)

وَاسِطَہْ (*)

۱۔دِیتے تِھے اَہْلِ بَیْتِ پَیَمْبَرْ کِے وَاسِطِے

سُنْتِے تِھے مُجْرَئِیْ نَہْ لَعِیْنْ زَرْ کِے وَاسِطِے
کَہْتِے تِھے شِیْرْ تَکْ نَہِیْنْ اَصْغَرْ کِے وَاسِطِے
پَانِیْ پِلَاؤ سَاقِیِ کَوْثَرْ کِے وَاسِطِے

۲۔ جَبْ تِیْرْ کَھاْ کِے اَصْغَرِ بِے شِیْرْ مَرْگَیَا

گُودِیْ کُو خَالِیْ دِیکْھ کِے بَانُو نِے یِہْ کَہَا
یَاشَاہِ دِیْنْ بَتَاؤ مِرَا لَالْ کِیَا ہُوَا
اَصْغَرْ کُو لَاؤ خَالِقِ اَکْبَرْکِے وَاسِطِے

۳۔کَہْتِیْ تِھیْ بَانُو بِیٹِے سِے لَڑْنِے کُو تُوْ نَہْ جَا

اَوْرْ جَائِے گا تُو پِھرْ مُجِھے جِیْتَا نَہْ پَائِے گا
مَانْ ہُوْنْ مَیْنْ تِیرِیْ مَانْ لِے اِتْنَا مِرَا کَہَا
اَکْبَرْ مَیْنْ دِیتِیْ ہُوْنْ تُجِھے سَرْوَرْکِے وَاسِطِے

۴۔سَمْجَھاْ نَہْ یِہْ شَقِیْ کِہْ سَکِیْنَہْ ہَے بِے پِدَرْ

کَانْٹِے پَڑِے ہَیْنْ پِیَاسْ سِے اُسْ کِیْ زُبَانْ پَرْ
مُطْلَقْ رَہَا نَہْ دِلْ مِیْنْ یِہْ اَللّٰہْ کَا خَطَرْ
دَوْڑَایَا ہَاتْھ اُسْ نِے جُو گَوْہَرْ کِے وَاسِطِے

۵۔تِھیْ بَہْرِ اَہْلِ بَیْتِ مُحَمَّدْ بِنَائے خُلْدْ

زِنْدَانْ ہُوَا نَصِیْبْ اُنِھیںْ یَاںْ بَجَائے خُلْدْ
آتے تِھے جِنْ کے وَاسِطے یَاںْ حُلّۂ ہَائے خُلْدْ
مُحْتَاجْ تَرْ وُہْ ہُو گئے چَادَرْ کے وَاسِطے

۶۔زَیْنَبْ یِہْ کِہْتِیْ تِھیْ کِہْ مِرَا کَاٹْ ڈَالْ سَرْ

اَےْ شِمْرْ مِیرِے بَھائِیْ کِیْ چھاتِیْ سِے تُوْ اُتَرْ
آخِرْ کُو کَاٹْ ڈَالَا سَرِ شَاہِ بَحْرُ و بَرْ
دِیْتِیْ رَہِیْ خُدَا و پَیَمْبَرْ کے وَاسِطے

۷۔صُغْرَا کُو نَاگَوَارْ تِھیْ جُو فُرْقَتِ پِدَرْ

کَہْتِیْ تِھیْ خَطْ کُو بَالِ کَبُوْتَرْ سِے بَانْدْھ کَرْ
لَائِے اِلٰہِیْ جَلْدْ مِرِے بَاپْ کِیْ خَبَرْ
شَہْپَرْ بَنِے یِہْ نَامَہْ کَبُوْتَرْ کے وَاسِطے

۸۔سَبْ کَٹْ گئے تُو لُٹْ گَیَا خَیْمَہْ اِمَامْ کَا

بِے رَحْمْ جَبْ کِہْ سَرْ سِے لَگِے چِھیْنْنِے رِدَا
رُو رُو کِے ظَالِمُوںْ سِے سَکِیْنَہْ نِے تَبْ کَہَا
چَادَرْ تُو چُھوڑْ دُو مِرِیْ مَادَرْ کے وَاسِطے

۹۔زَیْنَبْ پُکَارِیْ قَتْلْ کِیَا سَبْ کُو ظَالِمُو

اِتْنَا تُو رَحْمْ حَالْ پَہْ بَچُّوںْ کِے تُمْ کَرُو
سَرْ پَرْ ہَمَارِے اِیکْ تُو سَرْوَرْ کُو رَہْنِے دُو
دِیتِیْ ہُوْںْ تُمْ کُو رُوْحِ پَیَمْبَرْ کے وَاسِطے

۱۰۔آیَـا جُـو غَـیْضْ مِـیںْ پِسَـرِ شَـاہِ ذُوْالْفِقَـارْ
آپَـسْ مِـیںْ کَانْـپْ کَانْـپْ کِـے بُـولِـے وُہْ بَـدْ شِـعَارْ
حَضْـرَتْ کِـے ہَاتْـھ مِـیںْ ہَـے وَہِـیْ تِیـغِ آبْـدَارْ
اُتْـرِیْ تِھـیْ آسْمَانْ سِـے جُـو حَیْدَرْ کِـے وَاسِطِـے

۱۱۔صُغْرٰی کُـو چُھوڑْ کَرْ جُـو چَلِـے کَرْبَلَا کُـو شَاہْ
اَہْـلِ حَـرَمْ کَـا حَـالْ تَھـا کِـسْ مَرْتَبَـہْ تَبَـاہْ
دُخْتَـرْ بِلَکْتِـیْ رَہْ گَئِـیْ مَـادَرْ کِـیْ خَـاطِرْ آہْ
مَـادَرْ تَڑَپْتِـیْ جَـاتِیْ تِھـیْ دُخْتَرْ کِـے وَاسِطِـے

۱۲۔"گُویَـا" فَقِیْـرْ ہَـے تِـرِے نَانَـا کِـے نَـامْ کَـا
یَـا شَـاہِ دِیْـنْ ہَـے بَـسْ یَہِـیْ مَطْلَـبْ غُـلَامْ کَـا
رَوْضَـہْ ہَـے جِـسْ زَمِـیْنْ پَـہْ خَیْـرُ الْاَنَـامْ کَـا
تُھوڑِیْ سِیْ جَا مِلِـے مُجِھـے بِسْتَرْ کِـے وَاسِطِـے

(*) فقیر محمد گویا، وفات سنہ: ۱۱۷۰ھ

(۴۸)

یَاعَلِی (*)

۱۔ ہُوْں سَخْتْ بِے کَسِیْ مِیں گِرَفْتَارْ یَا عَلِیْ

تِیـرِے بَغَیْـرْ کَـوْنْ ہَـے اَبْ یَـارْ یَـا عَلِـیْ

۲۔اَبْ حَادِثَــاتْ مِــیں مُضْــطَرْ نَــہْ رَکْــھ مُجِھــے

کَشْـتِیْ مِـرِیْ تَبَـاہْ ہَـے کَـرْ پَـارْ یَـا عَلِـیْ

۳۔اُمِّیْــدْوَارِ نَقْــدْ تَفَضُّــلْ ہُــوْں رَحْــمْ کَــرْ

تُـونْ جِنْسِ قَلْبْ کَـا ہَـے خَرِیْـدَارْ یَـا عَلِـیْ

۴۔لَایَـا ہُـوْں تُجْـھ سِیں بَـاطِنُ و ظَـاہِرْ کِـیْ اِحْتِیَـاجْ

بَرْمَــدْ بِحَــقِّ اَحْمَــدِ مُخْتَــارْ یَــا عَلِــیْ

۵۔جَلْدِیْ سِتِیْ شِفَا دِے کِہْ تَشْخِیْصْ تُجْھ کُو ہَے

ہُوْنْ جِسْ مَرَضْ کِے بِیْچْ گِرَفْتَارْ یَا عَلِیْ

۶۔ہَـے ظِـلِّ عَاطِفَـتْ کِـیْ تِـرِے مُجْـھ کُـو اِلْتِجَـا

ہَـرْ چَنْـدْ نَـیْں ہُـوْنْ اِسْ کَـا سَزَاوَارْ یَـا عَلِـیْ

۷۔ بیتَابْ ہُو اَگَرْ نَہْ کَہے حَالِ دِلْ سِرَاجْ

یِہْ دَرْدْ کِسْ سِے جَا کَرِے اِظْہَارْ یَا عَلِیْ

(*) سراج الدین سراج بن شاہ درویش چشتی، وفات سنہ: ۱۱۷۷ھ

(۴۹)

اَہْلِ جَبْرْ (*)

۱۔کُچْھ فَائِدَہْ نَہْ سِبْطِ نَبِیْ سے اُٹَھا سَکے
دُنْیَا پَرَسْتْ، سَنْگِ مَلَامَتْ ہِیْ پَا سَکے

۲۔دُھویَا بَہُتْ حُسَیْنْ کَا خُوْنْ اَہْلِ جَبْرْ نے
اِحْسَاسْ پَرْ پَڑے ہُوئے دَھبّے نَہْ جَا سَکے

۳۔اِنْسانِیَتْ کے رُخْ پَہْ، اُبھرْنے تِھے کُچْھ نِشَانْ
بَچّیْ کُو وَرْنَہْ شِمْرْ طَمَانچے لَگَا سَکے؟

۴۔فَتْحِ مُبِیںْ کُو اَیْسے مُجَاہِدْ کِیْ تِھیْ تَلَاشْ
جُو اَپْنِیْ پِیَاسْ تِیرِ سِتَمْ سے بُجَھا سَکے

۵۔ تِھیْ اُسْ کے اِنْتِظَارْ مِیںْ مُدَّتْ سے کَرْبَلَا
پَیْغَامِ زِنْدَگِیْ کِیْ جُو فَصْلِیںْ اُگَا سَکے

۶۔بَسْ اِیکْ ہِیْ تُو غَمْ ہے جَہَاںْ مِیںْ، غَمِ حُسَیْنْ
اِنْسَانْ جِسْ کُو اَپْنے دِلُوںْ سے لَگَا سَکے

۷۔حُرْ کُو نَصِیْبْ ہُو گَئِیْ، وُہْ چَشْمِ مُعْتَبَرْ
اِکْ سَنْگِ رَاہْ کُو جُو سِتَارَہْ بَنَا سَکِے

۸۔مُمْکِنْ کَہَاںْ خَزَانَۂ جَنَّتْ کِے بَاوُجُودْ
رِضْوَانْ اِکْ اَشْکِ غَمْ کِیْ بِھیْ قِیْمَتْ چُکَا سَکِے

(*) سراج الدین سراج بن شاہ درویش چشتی، وفات سنہ: ۱۱۷۷ھ

(۵۰)

مَحْشَرْ مِیںْ جَبْ (*)

۱۔مَحْشَرْ مِیںْ جَبْ مُحَمَّدْ شَاہِ زَمَنْ اُٹِھیںْ گِے
سَبْ اَنْبِیَائِے مُرْسَلْ پُرْ غَمْ حُزَنْ اُٹِھیںْ گِے
حَیْدَرْ عَلِیْ لُہُوْ سُوںْ آلُوْدَہْ تَنْ اُٹِھیںْ گِے
لِیتِے لَہُوْ کِے ہَلْکَاںْ ہَے ہَے حَسَنْ اُٹِھیںْ گِے

۲۔آلُوْدَہْ خَاکُ و خُوْنْ مِیںْ دَنْدَانْ مُصْطَفٰے لِے
لُوہُو سُوںْ تَرْ بَتَرْ سَبْ دَسْتَارْ مُرْتَضٰے لِے
ٹُکْڑِے حَسَنْ کِے دِلْ کِے جَامَہْ حُسَیْنْ کَا لِے
تُرْبَتْ سِے فَاطِمَہْ جَبْ لِے یُو بَرَنْ اُٹِھیںْ گِے

۳۔دَرْیَائِے غَمْ مِیںْ ہَرْگِزْ کَرْنِے نَہِیْںْ غَوَّاصِیْ
ہَرْ چَنْدْ تُوْ اِمَامِیْ عَالَمْ سُنِے ہَے عَاصِیْ
اُمِّیْدْ تُو قَوِیْ ہَے پَائِے گَا تُوْ خَلَاصِیْ
کَرْنِے کِیتِیںْ شَفَاعَتْ جَبْ پَنْجْتَنْ اُٹِھیںْ گِے

(*) امامی، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ

(۵۱)

جَلْوِے کِیْ رَاتْ (*)

۱۔جَلْوِے کِیْ رَاتْ اَوْرُوںْ کِے گھرْ ہَنْسْ ہَنْسْ دُلْہَنْ سَنْوَارِیںْ
نَاکْ سِے نَتْھ ، مَاتِھے سِے بِنْدْیَا، یَاںْ رُو رُو کِے اُتَارِیںْ
دُوْلَہاؔ کِے مُکْھ اُوْپَرْ دِیکُھو سَبِھیْ لَہُوْ کِیْ دَھارِیںْ
جُوںْ کَفَنِیْ، کَرْ چَاکْ گرِیبَاںْ، خَلْعَتْ بَرْ مِیںْ پِنَھائِیْ ہَے

۲۔اَبْ تَکْ دِیکَھاْ ہَے کِسْ نِے بِیَاہْ کِیْ شَادِیْ کَا مَعْمُوْلْ
یَاںْ جُو پَھلْ ہَیْں سُو جَمْدَھرْ کِے پُھوْلْ جُو ہَیْں دُوْلَھا کِے پُھوْلْ
صَنْدَلْ کِیْ جَا، ہَرْ سَمْدَھنْ نِے مُنْہْ پَرْ اَپْنِے مَلِیْ دُھوْلْ
ہَارُوںْ کِے بَدْلِے اَبْ ہَرْ اِکْ زَنْجِیْرْ پَہَنْ کَرْ آئِیْ ہَے

(*) محمد رفیع سودا دہلوی بن محمد شفیع، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ

(۵۲)

چَرْخْ کِیْ بِیدَادِیْ (*)

۱۔ دِیکھِیُو چَرْخْ کِیْ بِیدَادِیْ ہَائِے
فَاطِمَہْ آجْ ہَیْں فَرْیَادِیْ ہَائِے

۲۔اَہْلِ بَیْتِ نَبَوِیْ بَیْٹھِے ہَیْں
شَہْرْ کُو تُجْ کِے سُوئِے دَادِیْ ہَائِے

۳۔شَامْ کِیْ فَوْجْ نِے آکَرْ دِیکُھو
پَلْ مِیں وِیْرَانْ کِیْ یِہْ آبَادِیْ ہَائِے

۴۔یَانَبِیْ تِیرِیْ ہِیْ اُمَّتْ نِے آجْ
یُوْں تِرِیْ آلْ کُو اِیْذَا دِیْ ہَائِے

۵۔پِیْٹْ کَرْ سَرْ کُو مَلَائِکْ رُوئِے
دِیکْھ کَرْ شِمْرْ کِیْ جَلّادِیْ ہَائِے

۶۔صَفِ مُژْگَانْ کِیْ طَرْحَ اِکْ پَلْ مِیں
صَفْ اِیْمَانْ کِیْ اُلَٹَادِیْ ہَائِے

۷۔ "سَــوْدَا" یِــہْ سُــنْ کِــے تِــرَا نَظْــمْ کَــلَامْ

کَہْتِــیْ ہَــے سُــوزْ کِــیْ اُسْــتَادِیْ ہَــائِـے

(*) محمد رفیع سودا دہلوی بن محمد شفیع، وفات سنہ: ۱۱۹۵ھ

(۵۳)

ہَمَارَا سَلَامْ لِے (*)

۱۔ اَےْ شَمْسِ ذُو الْجَلَالْ ہَمَارَا سَلَامْ لِے
اَےْ بَدْرِ بِے مِثَالْ ہَمَارَا سَلَامْ لِے

۲۔شَمْسُ و قَمَرْ ہَیْں نُوْرْ تُمَھارِے سِے سِتِیزْ
خُورْشِیْدِ بِے مِثَالْ ہَمَارَا سَلَامْ لِے

۳۔رُوْزِ اَزَلْ سِے تَا اَبَدْ تُمْ سَا نَہِیْں ہُوَا
مَحْبُوْبِ ذُوالْجَلَالْ ہَمَارَا سَلَامْ لِے

۴۔ کُچْھ قِیْلُ و قَالْ مُجْھ کُو نَہِیْں آتِیْ یَاحُسَیْنْ
تُوْ قَبْلِ قِیْلُ و قَالْ ہَمَارَا سَلَامْ لِے

۵۔اَےْ مَصْدَرِ فُیُوْضِ اِلٰہِیْ سَلَامْ لِے
اَےْ زِیبِ تَاجِ مَسْنَدِ شَاہِیْ سَلَامْ لِے

۶۔جِتْنِے سِیَاہْ پُوشْ ہَیْں مَاتَمْ مِیْں یَا حُسَیْنْ
بَخْتُوںْ کِیْ اُنْ کِے دُھوکِے سِیَاہِیْ سَلَامْ لِے

۔مَـیْں بَنْـدَہٗ حَسَـنْ ہُـوْںْ غُـلَامِ حُسَـیْںْ ہُـوْںْ

دِیـتِے ہَـیْںْ کُـلْ عِبَـادْ گـوَاہِیْ سَـلَامْ لِـے

(*) غلام حسین ضاحک، وفات سنہ: ۱۱۹۶ھ

فہرست مرثیہ و شعراء

شمارۂ شعر	شاعر	تاریخ وفات	شعری ابیات
۱	برہان الدین جانم	۹۹۰ھ	۱۸
۲	اسد اللہ وجیہ الدین وجہی	تقریبا سنہ ۱۰۴۵ھ	۸
۳	محمد نصرت نصرتی	۱۰۹۵ھ	۱۶
۴	حسین بہاء الدین غواصی	۱۱۰۲ھ	۱
۵	حسین بہاء الدین غواصی	۱۱۰۲ھ	۹
۶	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۵
۷	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۱

۸	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۱
۹	فقیر محمد گویا	۱۱۷۰ھ	۱۲
۱۰	محمد رفیع سودا دہلوی	۱۱۹۵ھ	۲۴
۱۱	غلام حسین ضاحک	۱۱۹۶ھ	۳
۱۲	نامعلوم شاعر	بارہویں صدی	۱
۱۳	شاہ مبارک نجم الدین آبرو	۱۱۶۰ھ	۷
۱۴	محمد قلی قطبشاہ	۱۰۲۰ھ	۲
۱۵	محمد قلی قطب شاہ	۱۰۲۰ھ	۱
۱۶	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۳
۱۷	نجابت علی نجابت	۱۱۴۹ھ	۱
۱۸	محمد فیاض ولی اورنگ آبادی	۱۱۵۵ھ	۱۰

۱۹	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۱
۲۰	رضی الدین رضی	۱۱۷۷ھ	۶
۲۱	روحی	۱۱۹۳ھ	۶
۲۲	علی نقی ایجاد	۱۱۸۵ھ	۱۴
۲۳	محمد رفیع سودا دہلوی	۱۱۹۵ھ	۱
۲۴	محمد رفیع سودا دہلوی	۱۱۹۵ھ	۱۳
۲۵	محمد قلی قطبشاہ	۱۰۲۰ھ	۱
۲۶	تانا شاہ قطبشاہ	بعد از ۱۱۰۱ھ	۲
۲۷	حسین بہاء الدین غواصی	۱۱۰۲ھ	۶
۲۸	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۵
۲۹	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۱

۳۰	شاہ حسن ذوقی	بعد از ۱۱۳۴ھ	۷
۳۱	شاہ حسن ذوقی	بعد از ۱۱۳۴ھ	۵
۳۲	علی خان سراج الدین آرزو	۱۱۶۹ھ	۲
۳۳	قائم بیجاپوری	۱۱۷۷ھ	۵
۳۴	نظر	قبل از قرن ۱۳	۳
۳۵	حسین بہاء الدین غوصی	۱۱۰۲ھ	۵
۳۶	غلام اشرف بیابانی	۹۲۱ھ	۱۰
۳۷	علی اول عادلشاہی	۹۸۷ھ	۷
۳۸	محمد قلی قبطشاہ	۱۰۲۰ھ	۹
۳۹	محمد قلی قبطشاہ	۱۰۲۰ھ	۴
۴۰	محمد قلی قبطشاہ	۱۰۲۰ھ	۱
۴۱	عبد اللہ قطبشاہ	۱۰۸۳ھ	۱۵
۴۲	قلی خان شاہی	۱۱۰۰ھ	۶

۴۳	حسین بہاء الدین غواصی	۱۱۰۲ھ	۵
۴۴	میران علی ہاشم دکنی	۱۱۰۹ھ	۱
۴۵	محمد فیاض ولی اورنگ آبادی	۱۱۵۵ھ	۱
۴۶	فقیر محمد گویا	۱۱۷۰ھ	۱۶
۴۷	فقیر محمد گویا	۱۱۷۰ھ	۱۲
۴۸	سراج الدین سراج	۱۱۷۷ھ	۷
۴۹	سراج الدین سراج	۱۱۷۷ھ	۸
۵۰	امامی	۱۱۹۵ھ	۳
۵۱	محمد رفیع سودا دہلوی	۱۱۹۵ھ	۲
۵۲	محمد رفیع سودا دہلوی	۱۱۹۵ھ	۷
۵۳	غلام حسین ضاحک	۱۱۹۶ھ	۷

لغت نامہ

(الف)

اَنْجُو = آنسو۔
اَنْجُھوْ = آنسو۔
اِمَامَانْ = ائمہ۔
اِسْمَانْ = اسم کی جمع۔
اُوْہِیْ = اسی وقت۔
اُوْ = وہ۔
اِکْ = خاک۔
اَدِکْ = بہت زیادہ۔
اُچَھاْ = اونچا۔
اَنْجُوَانْ = اَنْجُوْ کی جمع ہے جس کے معنی آنسو کے ہیں۔
اُنُھوْنْ کَا = انکا۔
اَسْوَارْ = سوار۔
اَہِیْنْ = ہیں۔
آپَارْ = اوپر۔
اَلَنْگْ = دیوار۔
اُلَنْگْ = چھلانگ۔
اُنُھوںْ کِے = انھیں کے۔
آرْسِیْ = آئینہ۔
اَنْدْکَارْ = اندھیرا۔
اَجُھونْ = اب، ابھی۔
اِیْکْسْ = ایک۔
اَگْنْ = آگ۔
اِیپَسْ = آپس۔
اُپْکَارْ = احسان۔

(ب)

بَانْدْ = باندھ، روک۔
بَسَا = اکثر، بہت زیادہ۔
بَاؤ = آتش۔
بَھوَنْ = گھر۔
بَاجْ = بغیر، سوا۔
بَالْ پَنْ = بچپن۔
بَارْ = تکلیف۔
بَھاگْ = تقدیر۔
بَدَھاوِے = مبارک باد۔
بَسَا = جیو۔
بَھاکَرْ = ڈال کر۔
بِے کَٹَّرْ = بے شرم۔
بَچَنْ = بات۔
بَالِے = بچہ۔
بِیچْ = باہم، وسط۔

بَہُوتْ = بہت۔
بَرَنْ = قیمتی لباس، زیورات۔
بِیْ = بھی۔

(پ)

پُو = پر۔
پَلْ = خاک۔
پَھالْ = زمین جوتنے کا آلہ۔
پَایَکْ = پیامبر، سفیر۔
پَھاہَا = وہ کپڑا جس ہر مرہم رکھ کر زخم پرچپکاتے ہیں۔
پَالْنَا = گہوارا۔
پَتَنْگْ = پروانہ۔
پُھوڑِے = کھولے۔
پُھلْ = پھول۔
پَنْکِھیْ = پرندہ۔
پِیَارَانْ = پِیَارْ کی جمع۔
پُورْ = پُرْ۔

(ت)

تِسْ = پیاس،تشنگی۔
تِسْ = اسم اشارہ اس۔
تِے = سے۔
تَمُنْ = تمھارا۔
تَیْںْ = لئے۔

تَئِیْںْ = کو۔
تَئِیںْ = میں۔
تِھے = سے۔
تِیںْ = کے لئے۔
تَارُونْ تَارْ = بکھرے ہوئے۔
تَرَنْگْ = تیر کے چھوڑنے کی آواز۔
تَپْتِے = بے قرار۔
تُجْ = تجھ، تیرا۔
تُمُنْ = تم۔
تَارِیَانْ = ستارے۔
تُونْ = تو۔

(ٹ)

ٹَکْ = ذرا۔
ٹَھاْرْ = جگہ، ٹھکانا۔

(ج)

جَبَرُوْتْ = جاہ و جلال، عظمت۔
جِیوَنْ = زندگی۔
جِدَھانْ = جب۔
جَنَاوَرْ = جانور۔
جُوتِیْ = چمک، روشنی۔

جِنُھونْ کِے = جن کے۔
جَمْ = ناگوار بات یا چیز۔
جَگْ = جہان۔
جَگتْ = دنیا۔
جِیْوَانْ = جانیں،جان کی جمع۔
جِیُو = زندگی، جن۔
جَھجَرْ = سوراخ۔
جَتَنْ = محفوظ
جَاوْتِے = جَاتِے۔
جَالْنَا = جلانا۔
جِتَا = جتنا۔
جِیُونْ = جان۔
جِیْبْ = زبان۔
جِیُو آنَا = زندگی حاصل ھونا۔
جُونْ = مانند، مثل۔
جِیُونْ = جب۔
جِگَرْ گُوشِیَانْ = جگر گوشے۔
جُگْ = همشه۔
جَمْدَھر = خنجر یا وہ آله جس سے سوراخ کیا جاتا ھے۔

(چ)

چَنْدَرْ = چاند۔
چَرَنْ = قدم۔
چَمَنَانْ = چمن می جمع۔
چَوْکُدَھنْ = چاروں طرف۔
چَاؤنْ = شوق۔
چَھبِیلَا = چمکدار۔
چَھنْ چَھنْ = لمحه لمحه۔
چَتْ = دل۔

(ح)

حَبَابْ = پانی کا بلبلہ۔

(د)

دِلَانْ = دلوں۔
دَھرْتْ = زمین۔
دِیْوَا = چراغ۔
دَمْ = جان۔
دَشْنَہْ = خنجر۔
دَمَامَہْ = نقارہ۔
دَسْتُوْرْ = طرز، طرح، روش۔
دَابْ = دباؤ، فشار۔
دَاسْ = غلام۔
دَیَا = کرم۔
دَرْسَنْ = دیدار۔
دُوسْتَانْ = دوست کی جمع۔
دُوْکُھونْ = دکھ۔

دَسْتَا= دکھائی دیتا۔
دِیپے = چراغ۔
دُکھِیْ ہُوَا = رنجیدہ ہوا۔
دِیْپَکْ = چراغ۔
دُوْکْھ = دکھ۔
چِتْ = دل۔

(ڈ)

ڈُھلْکَا = لڑھکا، افتاد۔

(ر)

رَہْ = راہ۔
رَہْیَا نَہْ = رہی نہ۔
رَمْ = گریز کرنا، بھاگنا۔
رُوْحَانْ = روحوں۔
رَکْھیَا نَہِیْں = رکھتا نہیں۔
رَہَنْ = مسکن،اقامت گاہ۔

(س)

سَبْ شَہَانْ = ھمہ تمام شاہوں کا۔
سُونْ = سے۔
سُوْرْ = سورج۔
سَاذْنَا = مکمل کرنا۔
سِیںْ = سے۔
سَاتْ = ساتھ۔
سُنْ اِسْ کُو = اس کو سن کر۔
سَمَنْ = یاسمن، چنبیلی کا پھول۔
سِتِے = سِے۔
سُورْ = سورج۔
سُکْھہ = آرامش۔
سَگَلْ = تمام۔
سَرْتِھے = پھر سے۔
سِیْجْ = بستر، پلنگ، چارپائی۔
سَنْگَاتِیْ = ساتھی، ہمراہی، رفیق۔
سُدْھ = خبر۔
سَمْدَرَانْ = سمندر کی جمع۔
سَٹْنَا = گرانا۔
سَگَلْ = سب، تمام، پورا۔
سَوْ = بہت زیاد۔
سَمْ = سامنہ۔
سَمْدَرْ = سمندر۔
سَٹْ = چھوڑ۔
سِفْلِیْ = پستی۔
سُو = وہ، جو، تو۔
سُنْڈْ = بے حواس۔

(ش)

شَبِ تَارْ = اندھیری رات۔

(ع)

عُلْوِیْ = عالی مرتبہ یہاں علوی سے مراد اللہ کی ذات ہے۔

(ف)

فَغْفُوْرْ = شاہان چین کا لقب۔
فَوْجَانْ = فوجیں۔

(ق)

قِسْمَانْ = قسم کی جمع۔

(ك)

کَدْخُدَا = دولھا۔
کُہَنْ = آسمان۔
کِیرِے = کے۔
کِیرَا = کا۔
کَھڑْیَانْ = کھڑ کی جمع بمعنی قیمتی موتی کا ریزہ، کانچ کا ٹکڑ۔
کِیَاں = کی کہ جمع۔
کِیْںْ = کہیں۔
کِیتِے = کتنے۔
کِیتَا ہے = کیا ہے۔
کَرْتَارْ = خالق۔
کَانْ تِے = کہاں سے۔
کَرْنِے ہَارَا = کرنے والا۔
کُونْ = کو۔
کَنِے = پاس۔
کَبُھو = کبھی۔
کَارِیْ = گہرا۔
کِتَّا = کتنا۔
کَبْ تِے = کب سے۔
کِتْیَا = کیا۔
کَوْلَکْ = کب تک۔

(گ)

گُمْ رَہْ = گمراہ۔
گَگَنْ = آسمان۔
گِیْتِیْ = جہان۔
گَرْدُوْنْ = آسمان۔
گُولْ = گل۔
گھالْنَا = تباہ کرنا، برباد کرنا۔

(ل)

لِے = لے کر۔
لَاہُوتْ دَمْ = لاہوت نفس۔

لِکْھیَا = لکھا۔
لِیَایَا = لے آیا۔
لَاجْ = شرم و حیا۔
لُوْہُوْ = لہو۔
لَکْ = تک۔
لَگْ = تک۔
لَگْنْ = شادی کی تاریخ۔

(م)

مُحِبَّانْ = محبوں۔
مِیَانِے = درمیان۔
مَنِے = میں۔
مَلَکُوْتْ = عالم ارواح۔
مِیْخْ = ہم نے یہاں اس کلمہ سے محور مراد لیا ہے۔
مُہَارْ = اونٹ کی نکیل۔
مُنْجِے = مجھے، میرے لئے۔
مَعَاذْ = پناہ گاہ۔
مُصْحَفْ = رخسار معشوق۔
مُکْھہ = چہرہ۔
مُوْ = مجھے۔
مَنِیْ = میں۔
مَنْگَلْ = افراد شاد۔
مَاٹِیْ = مٹی۔
مَنْگْ = مَانْگْ۔

مِیرَا = میل و محبت۔

(ن)

نَاوَکْ = تیر۔
نِکَلْ = نکل کر۔
نَاسُوْتْ = عالم اجسام۔
نَیَنْ = آنکھ۔
نِسْ = رات۔
نَرْ = مرد۔
نَارْ = زن۔
نِتْ = ہمیشہ۔
نِیْمْ بِسْمِلْ = آدھا ذبح کیا ہوا، مجروح، گھائل۔
نَیْنْ = نہیں۔
نَانُونْ = نام کی جمع۔
نِرْجِیُو = بے جان۔
نِمَنْ = مانند،طرح۔
نِیَارَا = علاحدہ۔
نِیرْ = پانی۔
نِرَادَھاْرَا = بے سہارا۔

(و)

وَلِے = مگر۔

وَانْ = وہاں۔
وَے = وہ۔

(ہ)

ہَاتْ = ہاتھ۔
ہَیَا = قلب۔
ہَمَنْ = ہم۔
ہُورْ = اور۔
ہُو = وہ۔

(ي)

یُو: یہ۔
یَمْ: بڑا دریا، سمندر۔
یَارَانْ: یارو۔

حجت الاسلام والمسلمین مولانا میرزا محمد جواد کی طبع شدہ کتب وتراجم

۱۔ تجلیاتِ حسینؑ

۲۔ حسینیؑ صحیفۂ کاملہ

۳۔ اردو ادب پر نقوش کربلاء

۴۔ گفتگو کا سلیقہ

۵۔ انقلابِ حسینیؑ کے سیاسی عوامل

۶۔ اجمالی تعارف حسینیؑ دائرۃ المعارف

عنقریب نشر ہونے والی کتب

۱۔ دیوان امام حسین علیہ السلام

۲۔ رسالۂ حقوق

۳۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

۴۔ محبت علیؑ کردار وآخرت کی ضامن۔



اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی گئی ہے:

امام حسین علیہ السلام قرآن مجید کی روشنی میں

امام حسین علیہ السلام احادیث کی روشنی میں

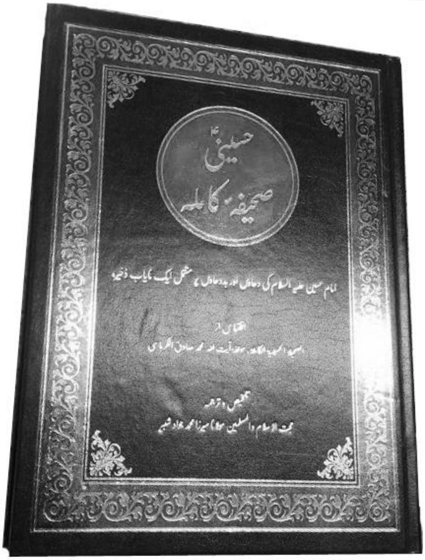
سیرت امام حسین علیہ السلام از ولادت تا شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصہ اول و دوم

نسل ابوطالب علیہ السلام سے کربلاء کے ۲۷ شہید حصہ اول تا حصہ سوم

کربلا میں حاضر ہونے والی بی بیاں اور ان کی قربانی و ایثار حصہ اول تا حصہ سوم

شہادت امام حسین علیہ السلام سے متعلق خواب اور ان کی تعبیریں

امام حسین علیہ السلام اور اسلامی شریعت حصہ اول تا حصہ چہارم



اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی گئی ہے

اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے:

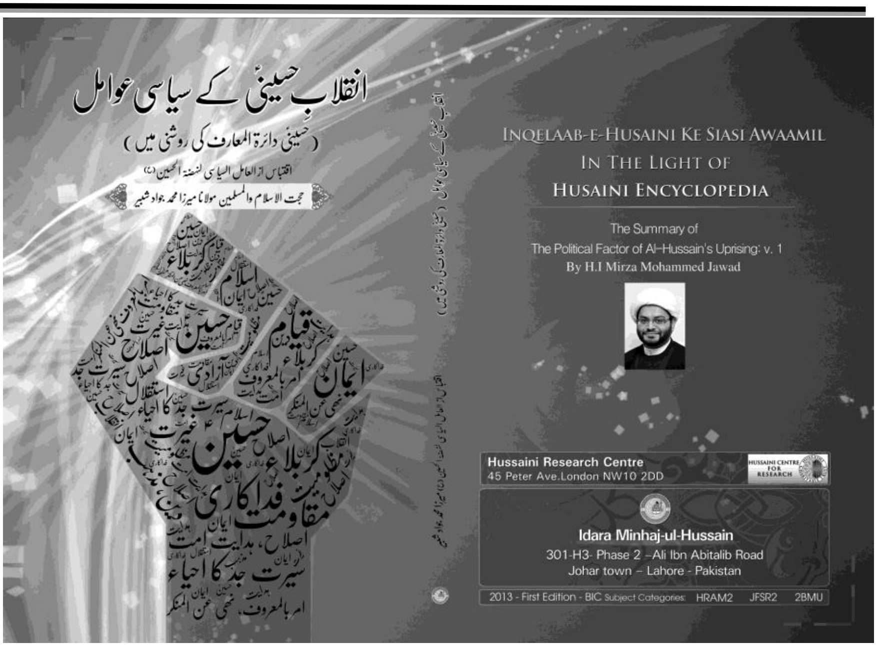
دعاء اور اس کی اہمیت، دعاء کے فائدے، دعاء مانگنے کے آداب، دعاء کی قبولیت کے شرائط، دعاء کے قبول نہ ہونے کے عوامل، دعاء کرنے کا انداز و طریقہ، قرآنی دعائیں

دعاء کی اقسام

پہلی فصل، امام حسین علیہ السلام کی وہ دعائیں جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کی

دوسری فصل، امام حسین علیہ السلام کی اپنے چاہنے والوں اور شیعوں کے حق میں دعائیں

تیسری فصل، امام حسین علیہ السلام کی بد دعائیں



اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی گئی ہے

دین اور سیاست کا تعلق

خارجی ، داخلی، اقتصادی، قضائی ،میڈیائی سیاست اور ان کے ارکان

خارجی ، داخلی، اقتصادی، قضائی ،میڈیائی سیاست میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار

حضور ۔ع۔ کے بعد آنے والی خلافتوں میں روش حکومت کا مختصر تجزیہ

Contribution

Please Recite Fatehah For